اہل شرک سے اور اہل شرک کے نہین کیجاتی ہی پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان
لشکرگاہ کیا وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبداللہ بن عمرو و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و
زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت نے
سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی لیئے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ یعنے
رافع بن خدیج تیرانداز و سنگ انداز ہی اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تا کہ اونچا معلوم ہون اور مین
موزے پہنے ہوئے تھا کہ کچھ اُس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو اجازت
مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اسکو پالا تھا اور اُسکی مان کا شوہر تھا
کہا ای ابا رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحال آنکہ مین رافع کو کشتی مین
گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن
خدیج کو لے لیا وحال آنکہ میرا بیٹا اسکو کشتی مین گرا دیتا ہی حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا
ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اُترا تب اسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تونے اپنی رائے محمد سے ظاہر کردی اور اُسکی خیرخواہی کی اور اُسکو خبر دی تونے کہ یہی رائے اُن لوگون
کی تھی جو گذر گئے تمھارے باپ دادا اور پہلی رائے انکی بھی موافق تیری رائے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اُسکے قبول
کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اُن چھوکرون کا جو اسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے از راہ نفاق و کینہ
کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے
درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے اُن لوگون کے جو پیش کیئے گئے تھے فارغ
ہوئے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان
بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اُترے
تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب تمام
ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوئے تو مشرکین نے بھی
اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو بسر کردگی
اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے اُنکے صہلہ کرتے رہے یعنے ہنہناتے رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک
آتے تھے طلائے انکے دبے ہوئے بمقام حرہ جو موضع سنگ لاخ ہی اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے
تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
ونگرانی کریگا تو ایک شخص نے اُٹھکر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اُسنے کہا ذکوان بن عبدقیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اُسنے کہا مین ابوسبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کرسکتا ہون کہا تو
کون ہے اُسنے عرض کی مین ابن عبدقیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کر کے فرمایا تم تینون
آدمی جو اُٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس ذکوان بن عبدقیس کھڑے ہوے حضرتؐ نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا
ہوے انھون نے عرض کی مین نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی
کریگا پس انھون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت
صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت
سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتا دیگا اور راہ مطلوب پر لگا دیگا کہ ہمکو قریب کی
راہ سے اس قوم پر پہنچا دے تب ابوحثمہ الحارثی اُٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اُس رستے پر لیچلونگا اور
بعضون نے کہا وہ اوس بن قبطی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا
ابوحثمہ کا ثابت و محقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے
تو ابوحثمہ حضرت کو بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ احاطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور یہ مربع
اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل احاطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اوڑانے
لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسولؐ خدا کا ہے تو میرے حاطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشۂ کمان سے
جو اُنکے ہاتھ مین تھی اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اُسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اُن
لوگون مین سے جو مربع کی رائے پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے اے بنی عبدالاشہل یہ تم لوگون کے عداوت
کی باتین ہین کہ اسکو تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑو گے تب اُسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمھارے
نفاق کا ہے واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو مین بےشک
مربع کو اور جو کوئی مثل اُسکے اسکی رائے پر ہے اسکو بھی قتل کرتا پس اُن سب نے یہ بات سُنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور راہ مین درمیان مین کہ حضرتؐ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابوبردہ بن نیار کے
گھوڑے نے دُم اُچھالی اور ابوبردہ کے نیام شمشیر پر دُم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت
نے فرمایا اے صاحب سیف اپنی سیف کو اونچی رکھ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھنچینگی پھر اسکا اثر ہوگا

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون طیرہ بد شگون اور رسول خدا صلعم
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد میں پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوہ آہنی
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اُسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کو روانہ کیا پھر
وہانسے وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر میں اُسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم احد میں گئے اور اُسی ذو قنطرہ
قنطرہ میں آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اُسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلالؓ
کو اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہؓ کی صفین بہ چین حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اسی مقام سے
ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کی طرح سر اُٹھائے چلا جاتا
تھا اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام ان لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمائش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو بندہ نصیحت
کرتا ہون اور یاد دلاتا ہون در بارہ خدا و رسول و دین تمھارے و بمقدمہ عہد تمھارے جو تم لوگون نے رسول
خدا صلعم سے شرط کی ہے کہ تم انکی حمایت کروگے اور انکو باز رکھوگے اس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہین کر فیمابین انکے اور انکے قتال ہوا ای ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و راے ہین وہ سب مدینے کو پھر
اور ہم لوگ محمدؐ کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین و حال آنکہ انھون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے انسے
اپنی راے بیان کی مگر انھون نے ہمارا کہنا نمانا مگر کہنا ماننا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی
نے عبد اللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہوگئے تو ابو جابر نے اُن لوگون سے
کہا خدا تمکو دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنے نبیؐ اور سارے مومنین کو تمھاری نصرت سے
بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی نے پھیر چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہوسکتا ہے کہ محمدؐ میرا کہنا نمانین اور لڑکون
کا کہا کرین پس عبد اللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسول خدا صلعم سے آملے اور اُسوقت حضرت صف کو صفوف
صحابہؓ سے آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو اسکو اتنی غنا
بہت خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمدؐ نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی راے پر
چلے الغرض جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مردان تیر انداز کو عینین[1] کی طرف
قائم کیا اور انپر عبد اللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی
نے کہا ہمارے نزدیک انپر افسر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اسطرح
سے مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے بیسار پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضون

[1] عینین بکسر عین و سکون یا ... پہاڑ ہے ... ۱۲

نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو
مواجہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہو کہ اُحد حضرت کے پس پشت تھا اور
مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن
عبد الرحمان بن عمرو سے انھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اُنھون نے کہا جب پہونچے رسول خدا
صلعم اُحد مین اور کفار قریب عینین اترے تھے تب حضرت نے اُحد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ
جب تک مین کسیکو حکم کرون کوئی قتال نہ کرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا
مین کھیت چرواؤن اپنے بیٹے کا جسکو اُن لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اُنکو نہین مارا اور متوجہ ہوے
مشرکین کہ انھون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل
کو مقرر کیا اور انھون نے اپنے یہان دو سو سوار کے دو مجنبے بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون
پر صفوان بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیراندازون پر عبد اللہ بن
ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیرانداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد اللہ العزی
بن عثمان بن عبد الدار بن قصی تھا اور اُس روز ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ ای بنی عبد الدار ہم خوب جانتے
ہین کہ تم لوگ نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری
ملی تھی اور تمھاری قوم سابق سے حامل لواء رہے ہین پس تم اپنے اس لواء کو مضبوط پکڑو اور اُسکی حفاظت کرو یا
ہمارے اور اُسکے درمیان چھوڑ دو یعنے اسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب
خون ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہو اور ابوسفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اُسکے
پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سُنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لواء کو
تمھارے سپرد کرین یہ کبھی نہو گا لیکن اُسکی محافظت کرینی پس قریب ہو کہ تو دیکھیگا تب اسوقت اعیان
لشکر نے اُس نیزہ نشان کے تیئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابوسفیان کو
سخت و نا سزا کہا اسوقت ابوسفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اُن لوگون نے کہا ہان مگر اُسکو بھی
سوا کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اُٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہ ہوگی اور حال
رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہو کر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے
آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اہو فلانے اور ای فلانے تو پیچھے ہو جا اور یہ اسلیے تا کہ اگر شانہ کسی
شخص کا باہر نکلا ہوا دیکھین تو اُسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آن حضرت اُن لوگون کو ایسا راست کرتے تھے
گویا کہ اُس صف سے تیرون کو راست کرتے ہین راوی نے کہا جب صفین برابر ہو چکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان

مشرکین کا کون شخص اٹھائے ہو لوگون نے کہا اُنکے لواء کے حامل بنی عبد الدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری
مین اُنسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہی مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا
تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرتؐ کھڑے
ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہی فرمایا ای گروہ مردم مین تمھارے تئین پند و
اندرز کرتا ہون اُس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجھکو نصیحت کی ہی کہ وہ عمل بطاعت اور
پرہیزگاری حرام چیزون سے ہی اور تم لوگ آج کے روز بمقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اُس شخص
کے لیے ہی کہ جو کچھ اُسپر واجب ہی یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر قائم
رکھے و بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت دشوار ہی اِس امر پر قائم رہنے والے بہت
قلیل ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہی پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہی اسکا مددگار
خدا ہی اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہی اُسکا یار شیطان ہی پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت
کرنے سے اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بدینوسیلہ جو کچھ خدا نے تمھارے حق مین وعدہ کیا ہی خدا سے طلب
کرو اور طریق طلب یہ ہی کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکو اپنے نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمھاری
راست بازی کا حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب سستی ہمت و ضعف ایمان
کا ہی اور ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہی ای گروہ مردمان اسوقت
ایک امر تازہ میری خاطر مین گذرا ہی کہ جو شخص حرام سے ہی حق تعالے اُسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر
ایکمرتبہ صلوۃ و درود بھیجیگا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجین گے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر اجر
اسکا خدا کے نزدیک ثابت ہی خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
و یقین لاتا ہی خدا پر اور برحق جانتا ہی روز حشر کو اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہی مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہی اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہی اور جو کوئی ان امور سے ناپرواہی
اُس سے خدا بے پرواہ ہی اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہی اور مجھکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو
تقرب بخدا حاصل ہو سواے اُس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجھکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو قربت
جہنم کی حاصل ہو سواے اُن کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہی کہ روح الامین جبرئیل نے میرے
دل مین القا کیا ہی یعنے مجھے وحی کی ہی کہ کوئی جاندار اُسوقت تک ہرگز نمریگا کہ جب تک پورا اور تمام رزق اپنا پالیوے
اور اُسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اُسکی طلب و حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین
خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنے بوجہ حلال طلب کرو اور اُسکی دیر یابی تمکو اِس بات پر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی

اور گناہ مین طلب کرو یعنے اُسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہی کوئی شخص اُسپر معصیت کر کے قدرت
نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہی تو خدا کی طاعت سے وبہ تحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال و حرام کو بیان واضح کر دیا ہی
سوائے اُن امور کے جو درمیان حلال و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اُسکی حلت و حرمت کا معلوم نہین کہ
وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردمان کثیر اُسکو نہین جان سکتے سوائے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین
پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن شبہات
کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہی جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہی کہ اُسمین در آوے
یعنے کیا عجب کہ اُسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہی کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی
حد محدودہ یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خدائے عزوجل اور حدیقہ اسکا اسکے محارم ہین یعنے
وہ چیزین اور وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اُس سے موجب حفاظت دین ہی اور مومن مومنون مین جیسے
سر ہوتا ہی دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہی تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ و مصروف ہو جاتا ہی والسلام علیکم راوی
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبد اللہ سے اُنھون
نے کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بناے حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر
میدان مین آیا اور اُسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین پس
پس اُسنے ندا دی ای قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا ای فاسق لا مرحبا بک ولا اہلا یعنے تجکو فراخی و وسعت
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین روز
بدر کہ وہ حاضر نہ تھا) اور اُسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا
کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہی اور نہین کر سکتے ہین
اسلیے اُنکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل و دف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبد اللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اُن
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اُنمین سے پیچھے ہٹتا اور
منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین ابھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ اُحد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اُسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین ای قزمان مردون نے

جانب اُحد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا ای قزمان جو تو نے ایسا کیا ہی تو تجکو شرم نہین آتی ہی تو مرد نہین بلکہ
زن ہی تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اُسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ قزمان
اپنے گھر کے اندر گھُسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے
تھے پس وہ صفوں کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اُسی صف مین شامل تا پس مسلمین مین سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اُسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اُسنے تلوار پکڑی بھی بڑے بڑے کام کیے مگر آخر کو اُسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اُسکے عین حیات جب ذکر اُسکی شجاعت و قتال کا بحضور رسول
خدا صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہی اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اُس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہی ای آل اوس
مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑکر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اُنمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنے قبیلۂ ظفر سے ہون غرض اُسکے اس کلمہ سے
کنایہ بشجاعت بنی ظفر ہی چنانچہ اُسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اُسکے پاس آئے اور اُسکو آواز دی کہ ای ابو الغیداق تیرا کیا
حال ہی قزمان بولا یا للیتک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا ای ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالین گے یا آنکہ جب قریش یا
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اُسکے مجروح ہونیکا پیش رسول
خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہی چنانچہ جب اُسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اُسنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہی اور بیان
کیا راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور اُن لوگون سے فرمایا ہمارے
پیچھے والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے
رہو اُس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اُنکو بھگا کر اُنکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نچھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اُنکو ہم سے دفع کرنے کو اپنے مقام سے

جدا ہوجیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَشْھَدُکَ عَلَیْھِمْ یعنے اے خداوند مین تجکو اُنپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا
کہ تم انکے گھوڑون کو چوڑے بھال کے تیرون سے ماریو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رُخ نہین کرتے ہین اور
حال یہ ہی کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور
میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ
جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لواء اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اسید بن حضیر کو عنایت ہوا
اور لواء خزرج کو سعد یا خباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوئے سواران
مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس گھوڑے سامنے سے منھ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا
کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اُنکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو
یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہدیگر قریب قریب ہو گئے
اور اُنھون نے اپنے صاحب لواء یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون
کو پس پشت مردون کے قریب اُنکے شانون کے کیا کہ ہند اور اُسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا
کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین
اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہی کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہای نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ
اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم مل جلین گے اور اگر پیٹھ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے
تمہارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہو گی تب اُدھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ
کون شخص لڑنے کو نکلتا ہی پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اُسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون
اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود و قبّہ بالاے خود
پہنے ہوئے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوئے پس علیؓ نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت
اُسکے سر پر لگائی کہ تلوار اُسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اُسکا اُسکے ریش و ذقن تک دوپارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین
پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علیؓ سے کہا کہ آپ نے اُس بسمل کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور
اُسکو جان سے کیون مار نڈالا اُنھون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو
اُسپر رحم و ترس آیا کہ مین اُسپر رواہ ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہی اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اُسکو قتل کریگا یعنے
وہ ایسا زخمی ہی کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہی کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اُسکے وار کو علیؓ نے سپر پر روکا
پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا تو پھر علی نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکے زرہ مشمّرہ یعنے ران تک اونچی تھی یا دامن گردانے
ہوئے پہنے تھا پس علی نے اُسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پانون اُسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اُسکو قتل کرین تو اُسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو پس علیؓ نے اُسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے اُسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہی کہ خود علیؓ نے اُسکو قتل بھی کیا پس جب طلحہ قتل ہوگیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعدازان اصحاب نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اُنکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اُنکی پراگندہ ہوگئین اور اُسوقت تک کہ سواے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تھا اور وہ آگے آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہیؔ کہ اہل لواء یعنے نشان بردار پر حق یہ ہی کہ نیزہ اسکا خون مین رنگین ہو یا ٹوٹ کرے کیا جاوے آخرکار ابو شیبہ نشان لیے ہوئے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین کہ لوگون کو اُبھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ہاتھ و شانہ جدا ہوگیا یہانتک کہ تلوار اُسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اُسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعدازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوئے پھرے کہ مین اُس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اُسوقت اُس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اُسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود منڈھا تھا اور اُسمین دامن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہی اسوجہ سے حلق اُسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھید گیا پس زبان اُسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہی کہ جب ابو سعید نے نشان اُٹھایا تھا تو عورتین اُسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہی کہ اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اُسکو یعنے ابو سعید بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اُسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اُسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اُس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اُسنے نشان کو دونون بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اُوس سے پشت اُسکی خمیدہ ہوگئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اُسکے ڈال کر کھینچا تو خود اُسکا اُتر آیا مین نے اُس خود کو اُسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہوگیا بعدازان مین اُسکی زرہ اُتارنے لگا کہ دفعۃً شیخ بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اُتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سارا زرہ جملہ مشرکین سے اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اُسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اُسکا خود اور اُسکی تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن شبیع درمیان میرے اور مقتول کے آنکر حائل ہوگیا راوی نے کہا دونون قول مین قول اصح و اثبت ہی (یعنے لینا زرہ و خود کا یا نہ پانا باعث حائل ہونے شبیع کے) اور اسیطرح اتفاق ہی اس بات پر

کہ سعد نے اُسکو قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن طلحہ نے وہ نشان اُنکا اُٹھایا اُسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح
نے مسافع کو تیر مارا اور کہا لے اسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اُسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی
اُسمین جان باقی تھی لوگ اُسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس زخمی اُٹھا لیگئے اور وہ اُسوقت سب عورتون کے
ساتھ تھی تو سلافہ نے کہا تجکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اُسکا سُنا کہ لے اُسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہی اور بعض روایت مین یون ہی کہ سعد نے
کہا لے اُس وار کو اور مین بعد ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب
سلافہ نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کسنے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسقدر
کہتے سنا کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسر سے یعنے وہ کسر سے ایک شخص ہم مین سے
پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ ابن عاصم کے کاسۂ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور
جو کوئی اُسکا سر لاوے مین اُسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اُٹھا لیا تو اُسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو اُسکو طلحہ بن عبد اللہ
نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اُسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد
ازان شریح بن قارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہی ہم نہین جانتے اُسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اُٹھایا اُسکے قاتل مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو قتل کیا
اور بعضے کہتے ہین علیؑ نے قتل کیا اور بعض کا قول ہی کہ قزمان اسکا قاتل ہی راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح قزمان ہی کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اُسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین چھپا
لیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ ای بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہی تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا
اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا جیسا
اُنکو اور اُنکے اصحاب کو روز اُحد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخود ہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رُخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین ڈھول ہوف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اُنکو اُس جا
بلاتی نہین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اُسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اُٹھا نہ سکتی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم
آتا تھا تا کہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہی تو اسکو زبیر نے

تیر مار کر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیر اندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیر اندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیر اندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جاے مصاف پر
کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم آکر شریک ہونا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری حفرت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا انکو قتل کیا تا آنکہ انکو لشکر سے دور بھگا
دیا اور لشکر یعنے لشکر گاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اسوقت تیر اندازون مین سے جو مصاف پر امور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالے نے
تمھارے دشمنون کو ہزیمت دیا اور یہ لوگ برادر تمھارے یعنے مسلمین اُنکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیر انداز نے دوسرے سے
کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری اضرت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے
مین مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اُن دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا
صلعم کا نہ تھا جو تم سمجھے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور انکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے
بھائیون کے ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبد اللہ ابن جبیر نے جو ان تیر اندازون کے
افسر تھے انکو نمائش کی اور اُنکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اس روز اسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا
خدا و ند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اُن لوگون کو حکم بطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نہ کرے لیکن لوگون نے اُنکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف انہین سے قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبد اللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے از انجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے
قوم اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر ان لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے
لیے چلے ہی گئے مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا و چونکہ صفوف مشرکین درہم
برہم ہو گئی تھین اور لوگ اُنکے منتشر ہو گئے تھے اور اسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ
اُن لوگون نے رجوع کی اسوقت ہوا ایروا تھی پھر دفعتہً پچھوا ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رُخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے
کی تھی اسوقت مشرکین پھر آئے اور اس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے قسطاس مولی صفوان بن امیہ جو آخر
کو بوجہ احسن اسلام لایا تھا اُسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نہ تھا اور مین اُن لوگون مین تھا
جنکو مشرکین بھاگتے وقت لشکر گاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اس روز تک سواے وحشی و صواب غلام بنی عبد الدار کے

کسی مملوک نے مقابلہ نکیا تھا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ ای گروہ قریش اپنے اپنے غلامون
کو اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمھارے اسباب اور خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق
کو ایک جا جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب
پر پوشش ڈال دی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد وکمک کو لڑنے جاتا تھا
اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمدؐ
ہمارے لشکرگاہ مین داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب انھون نے
ہمین گھیر لیا اور جن غلامون کو انھون نے اسیر کر لیا انھین مین بھی تھا پھر انھون نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص
نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لادہ نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد راہ لایا ہے وہ انھین
خورجیون مین ہے تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال بمقدار
سو مثقال کے تھا اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا وہرگاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم انسے
مایوس ہو گئے تھے اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اُن عورتون کا
ارادہ رکھتے تھے اُن سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اُسی حالت اسیری مین تھے کہ
ناگاہ مین نے سوارون کو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی انکو رد کرنے والا
نتھا کیونکہ انھون نے اپنے مورچال جاے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوے تھے خالی دیکر وا چھوڑ کر لوٹنے چلے
آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور اُنمین سے ہر ایک
نے جو کچھ پایا تھا اُسکی گود مین تھا لیس اُسی حالت مین کہ یہ لوگ بیخوف وخطر غارت وتاراج مال مین معروف
تھے سوار ہمارے آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور جابجا دستی سے بہتون کو قتل کیا
کہ مسلمین ہر طرف متفرق وپریشان ہوگئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم
لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اُسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوے تھے وہ بھی چھوٹ
رہے اور وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ یکصد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص
کو مین نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہے تا آنکہ مین جا پہونچا
تو اُسمین کچھ جان باقی تھی اُسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون
شخص ہے کسی نے کہا یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے وبعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور
واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے انھون نے عمر بن الحکم سے انھون
نے کہا کہ اصحاب نبی جو غارت وتاراج مین لگ گئے تھے اور قسم ذہب وغیرہ سے جو کچھ انکے ہاتھ لگا تھا لیس جسوقت مشرکین

آنپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہوگئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ ان اصحاب مین سے کسی کے پاس اُس
مال مغروشہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے بھرا ہو سوا ے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمر بند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اُسمین پچاس دینار تھے کہ انھون نے زیر جامہ اپنے اُسکو ازار بند کی
گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اُسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اُسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اُسپر اور ایک قمیص اور اُسکے اوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اُسکو درمیان
مین کرکے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اُس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم اُحد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اُسکا خمس لیا نہ اُن دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اُسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر انداز اُس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اُسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اُسمقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اُن لوگون نے اُنپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اُس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اُنپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جُبیر جو تیر انداز تھے جب اُنکا ترکش تیرون سے خالی ہوگیا تو انھون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اُنھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اُنسے مقاتلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہوگئے تب جعال
ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اُس
شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون انھین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اُنکے اخیر مین چلے آئے تھے اور قوم
مین مل گئے اور اُسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین اُسوقت
ابلیس بصورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ بتحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اُس روز
جعال بن سراقہ بلیۂ عظیم مین مبتلا ہوگئے اسلیے کہ ابلیس لعین کی صورت بنکر پکارا تھا حال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے موجود
تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوئے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کہ جلدی سے ہمپر پھیری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اُسکے قتل کا کیا اور
کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوئے تب خوات بن جبیر اور ابو بردہ نے اُسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے
کہا کہ بعد اُسکے مین نے بھی اسکی گواہی دی تھی ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفس و بمعصیت اپنے

بنی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہوکر مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود ہا ایکدوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اُسکو پہچانتے
نتھے کہ وہ کون ہی چنانچہ اُسی روز اُسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابوبردہ کی ضرب سے لگا مگر
وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اُسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین پسر انصاری ہون یعنے دستور حرب
عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خُذہَا اَنَا فلانِ بن فلانٍ اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن
فلان ہون اُسوقت ابوزعنہ اُس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابوبردہ کو دشمن سمجھ کر انکو دو ضربتین مارین اور
بولے لے اس ضربت کو مین ابوزعنہ ہون مگر ابوبردہ نے اُسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سُنی
کہ مین ابوزعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تو نے میرے ساتھ کیا کیا تب ابوزعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو لاعلمی مین اُسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہی
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہی ای ابوبردہ اس جراحت کا تیرے
لیے اجر ہی گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور رفرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہی اور ایسا ہوا کہ
یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے ٹیلون
اور کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا اَبا لکَ یہ کلمہ
بد دعا ہی یعنے تیرا باپ مرے یا کلمہ غیرت ہی کہ تیرے لیے باپ نہین ہی کیا وجہ ہی کہ ہم اپنے ہمنفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہی جو ہمنے انکو چھوڑ دیا واللہ سوا اسکے کیا ہی کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور ہماری
مرگ مین کوئی دم بقدر ظمئی دابہ باقی ہی یعنے اسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے سانس لیتا ہی
کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسول خدا صلعم کے ساتھ چلکر اُحد مین کچھ دن رہے تک بھی ملجاوین راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا و اما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہوگئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اُسوقت اُنپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
لگگئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہی میرا باپ ہی تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا ای
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہی جو کچھ تمنے کیا اُسنے میرے باپ کے درجات وخیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہی
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا و بہرکیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر بخش دیا
اور اُسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ ای آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوے یکبارگی اپنی
گردنون کو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اُسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت ناوانستہ سر حباب بن المنذر کے

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخود یا یہ نشانی قرار دی کہ اَمِت اَمِت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے نا لوگ اپنے لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اُنھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اُسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب متشکل ہو کر علم کو اٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑھ اُسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہو کر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہی تائید کو آیا ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اُنھون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا اُس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلاتا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہی (یعنے اُسوقت جب مسلمین بہ مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اُس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتھ سے دھوکے مین خطاءً و نادانستہ قتل ہوتے تھے) اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اُنمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اُنھون نے عبید بن عمیر سے اُنھون نے کہا جب قریش اُحد سے پھرے بین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفر یابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے اُنکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم سے منقول ہی کہ معرکہ اُحد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر مؤید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہی کہ روز اُحد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنے لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نتھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہی کہ سواے بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہی اُنھون نے کہا حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمھاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسےٰ بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے

سلہ جرأت بیعۃ الرضوان بیعت ... بزرگان ... تھا اور سنا ... علی کا جامین جا ... [illegible]

اپنے باپ سے انھون نے ابی بشیر المازنی سے انھون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل ہین یون تھا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف متفرق
ہوکر جبل پر چڑھ جاوین تو پہلے جسنے انکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب نے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ منھ پر رکھکے میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہی کہ کعب نے کہا جب
مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آن حضرت صلعم زندہ و
سالم ہین اور کعب نے کہا اسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اسوقت رسول خدا صلعم نے
کعب کو اپنے پاس بلایا اور انکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرد رو بینہ تھی یا کچھ رو بکبتہ تھی اور کچھ غیر رو یکینہ اور حضرت
نے اپنی زرہ اتار دی اسکو کعب نے پہن لیا پس اس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کر سب اتنے
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کعب نے کہا مین نے اس روز حضرت کی آنکھون کو تحت خود سے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ ای گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
انھون نے اعرج سے انھون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئینہ محمد قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے
کہا ای گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمد کو ابن قمیہ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے
ہین چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے
اس حال مین گذر اسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا ای ابو سفیان تو جانتا ہی یہ قتیل کون
ہی اسنے کہا مجکو معلوم نہین اسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار بنی حرث بن الخزرج کا ہی
وبعد ازان گذر اسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن نوفل ہی جو بیت الشرف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اس قوم کے سادات سردارون مین ہی بعد ازان گذر اسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا
ابو سفیان نے کہا ای ابو عامر یہ کون ہی اسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہی یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہی یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی بھی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنے انکی نعش
کہین نظر نہین آتی ہی اگر انکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم انکو دیکھتے ابن قمیہ جھوٹھ کہتا ہی بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اسنے اس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تجکو کچھ معلوم ہی اسنے کہا قبل ازین مین نے انکو دیکھا ہی

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہی اور ابن قمیۃ جھوٹھ کہتا ہی کہ انکو قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے انھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے سُنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے کانون سے سُنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا صلعم کی طرف رخ نہین کرتے تھے تو اس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری طرف آ مین رسول خدا ہون مگر اُن دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مُڑا اور وہ دونون یعنے جنکو بلاتے تھے چلے ہی گئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا انھون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا حمد ہی اُس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز اُحد جسوقت مسلمین رو گردان و گریزان ہوے تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ کوئی نتھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اُنمین سے کسی نے میرے سوا اُنکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ و دانستہ انکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسیکو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین انکو اغوا و اغرا کرونگا اس بات مین کہ لوگ انکو سردار سمجھکر اُنکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ شعب جبل کی جانب متوجہ تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انھون نے ابی الحویرث سے انھون نے نافع بن جبیر سے انھون نے کہا مین نے مہاجرین مین سے ایک شخص سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر اُحد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہی وہ حضرتؐ سے کترا کر نکل جاتا ہی اور مین نے عبداللہ بن شہاب کو دیکھا کہ اُس روز وہ کہ رہا تھا یا رد مجھے بتا دو محمدؐ کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچین گے وحالآنکہ رسول خدا صلعم اُسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرتؐ کے ساتھ کوئی نتھا تا آنکہ وہ اُس جگہ سے چلا گیا اور اُس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا اتبو تو محمدؐ سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نتھا کہ تو اُنکو قتل کرتا اور اُس ہم شاقہ کو قطع کر دیا ہوتا وحالآنکہ خدا نے اسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اُسنے کہا کیا تو نے اُنکو کہین دیکھا تھا اُسنے کہا ہان تو انھین کے پہلو مین تو تھا اُسنے کہا بخدا مین نے اُنکو نہین دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہ ہملوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اُسکے قتل پر قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نملا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے انھون یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نملہ سے یعنے نملہ بن ابی نملہ سے

اور نام ابی نملہ کا عبد اللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبد اللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور
کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اُس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اسوقت
مہاجرین و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرتؐ کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف
چلے اور اُس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ انکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے گھیرنے
مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے انکے آگے پیچھے اُس وادی مین پھرتے تھے کبھی وہ غول غول باہدیگر ملجاتے
تھے کبھی پھر جدا ہوجاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو نہ تکتے تھے کہ جو انکا مانع ہووے اور اسوقت مین بھی
رسول خدا صلعم سب کے پیچھے تھا اور دیکھا جاتا تھا کہ حضرتؐ اُن چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور لشکرگاہ کی طرف پھر آئے اور باخود باہم مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین
نکلین پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسولؐ خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو
نظر آئے تو جسوقت انھون نے حضرتؐ کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوے گویا انکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے انھون نے بیان
کیا کہ ہرگاہ لشکر اسلام مین حامل لواء مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اُس علم کو لیے ہوے
ثابت قدم رہے اسوقت ابن قمیئہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اُنکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا
اسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہے حق سبحانہ تعالے
نے کہ جز این نیست محمد رسول ہے اسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک یہ مضمون ہے
کہ اگر وہ محمدؐ مرجاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور سر جھک گئے تب اُسنے اُنکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اُس علم پر جھکے
اور اُس علم کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ بعد ازان ابن قمیئہ نے تیسری مرتبہ اُنپر نیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار مین سے دو آدمی نے
شتابی و چالاکی سے اُس علم کو اٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اُس علم کو
لے لیا اور بدستور ہمیشہ اُسیکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ اُنکے
مع علم داخل مدینہ ہوے اور واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسے بن یعقوب نے اپنی عمہ خواہر یدر سے
ان بی بی نے اپنی مادر سے اُس بی بی نے مقداد سے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو
واسطے قتال کے آراستہ کیا اسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب نشان برداران

لشکر اعدا قتل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اُنکے لشکرگاہ مین
اُتر پڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اُسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اٹھایا کہ بعد اُسکے وہ شہید ہوگئے
اور علم کتیبۂ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اُٹھایا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر اُس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرتؐ کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنے بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا ینن نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اُسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہو گئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اُس روز ادی
مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نہ تھا اُسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عزے کے ندا دی کہ ای
آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنے آنحضرت
صلعم سخت متالم ہوئے پر آنکے ہاتھ نہ آئے وحال آنکہ قسم اُس خدا کی جسنے آنکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو
ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوئے نہین دیکھا بلکہ اُسیطرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرتؐ کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور
جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
ٹھہر گئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرتؐ کے ساتھ بصیر ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابو بکرؓ و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالبؑ و سعد بن ابی وقاصؓ و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ
بن الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمۃ و سہل
بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اُس روز آٹھ آدمیون نے حضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت مرنیکی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ و
حباب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے یہ سب قتل
سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ انمین سے بعض اشخاص
قریب تیس کے حضرتؐ کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے
یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نے بیان کیا کہ اُس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین تیس آدمی
ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پہ فدا اور جان ہماری آپکی جان پہ

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع ہے یعنے خدا نخواستہ یہ سلام وداعی و رخصتی نہین ہے اور جب رسول خدا صلعم کو قتال شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان بیچتا ہے یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اچھل پڑی اور سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک انمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سبھی نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آجب وہ نزدیک آئے تو انکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ انکے چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مرگئے اور اس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اعدا کو قتال پر برانگیختہ کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار کر مسلمین کو پریشان و ازجا رفتہ کرتے تھے ان لوگون مین یہ دو آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ مان تیرے فدا ہون مار تیر اور اسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اسکے دامن کو لے اڑا یعنے دامن الٹ گیا اسکو برہنہ کر دیا اس بات سے حبان کو ضحک و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نہ تھا حوالہ کیا اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے کہا مین نے رسول خدا صلعم کو اس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آگئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا لیا ام ایمن کا حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اس روز مالک بن زہیر برادر ابو اسامہ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون بہت درپے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور ان لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے کہ ناگاہ سعد ابن ابی وقاص ہی نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اسکا سر نظر آتا ہے تب سعد نے اسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اسکی آنکھ مین جا لگا اور اسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد بلند ہو کر گرا اور خدا نے اسے قتل کیا یعنے وہ مرگیا اور اس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان ریزہ ریزہ ہوگئی اور اسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ انھین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اسی روز جنگ احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ انکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ بیان کرتے ہین کہ مین اسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجہ ہے مین

ایک عورت ہی کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن وجمال ہی مین اُسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہی مجکو
اندیشہ وخوف ہی کہ میری آنکھ اُسکو مکروہ وناگوار نظر آوے گی یعنے مین اُسکی نگاہ مین معیوب وبدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اُسکی آنکھ کو ہاتھ سے اٹھاکر صدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہوگئے اور جیسی تھی ویسی ہوگئی پھر کبھی اُس
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب وروز مین اُنکو ایذا ندی چنانچہ بعد ازان جب سن انکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہی اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما وخوش منظر زیادہ تھی یعنے
کجی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول ومعروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہانتک
کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین
ایک ٹکڑہ باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اُس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اسکا
رودہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہی یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا
عکاشہ نے کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے اُس رسول کو بحق مبعوث کیا ہی آخرش مین نے اُس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہوکر دو تین پھیرے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اُس کمان کو لیا
اور بدستور اُسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے
سامنے سپر روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو
اسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنے ترکش سے تیرون کو نکالکر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور ڈانٹ ڈپٹ اُنکی بڑے زور وشور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین الکار ابو طلحہ کی بہتر ہی چالیس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور وشور سے یا اُنکے حرب وضرب سے اور ابو طلحہ کے تیردان مین پچاس
تیر تھے اُنھون نے اُن سب تیرون کو روبرو سے حضرت بکھیر دیے وباواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہی پھر ہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر ودوش اُنکے سر قدس
نکالے ہوے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہی اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہی اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اُنکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تیر چک گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
اباطلحہ تا آنکہ وہ اُسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہوجاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور ومشہور تھے
ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے وصائب بن عثمان بن مظعون ومقداد بن عمرو وزید بن حارثہ وحاطب بن ابی بلتعہ
وعتبہ بن غزوان وخراش بن صمہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ وبشر بن البراء بن معرور وابو نائلہ سلکان بن سلامہ

و ابو طلحہ و عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح و قتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابو رہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن ال دیا وہ اچھے ہوگئے چنانچہ ابو رہم
بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہم قسم و ہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات مین ان چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب و عتبہ بن ابی وقاص
و ابن قمیہ و ابی بن خلف اور اسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین انکو رباعیہ کہتے ہین بس انہی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہوگیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہان تک کہ
کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون زانون کا چمڑا پھٹ گیا
اور ابو عامر نے کچھ گڈھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ پکڑ
تھے یعنے خدا نے اس سے بچالیا اور واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہی کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے
پتھر مارا وہ ابن قمیہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اس
روز ابن قمیہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتاوے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہی اسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہی اگر مین
محمد صلعم کو دیکھ پاؤن تو بے شک انکو قتل کرون تا آنکہ جب اسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوئے دوڑا اور عتبہ
بن ابی وقاص نے بھی تلوار کی دار کے ساتھ پتھر مارا اسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون زانین
چھل گئین اور ابن قمیہ کی تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اسنے بھر زور ضرب لگائی تھی تو ثقل و صدمہ سیف سے حضرت
صلعم غار مین گر گئے بعد ازان حضرت اس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر
کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ
بن سعید ابی بشیر المازنی سے انھون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیہ کو کہ
اسنے رسول خدا صلعم پر تلوار اٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بھل آگے کے غار مین جا رہے
اور اسکی آڑ مین ہو رہے وچونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اس غار مین کو دوڑے
اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ انھون نے حضرت کو گود مین اٹھایا کہ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہی کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر
ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین پیٹھ گئین وہ ابن قمیہ تھا اور جبین منور جو شق ہوگئی تھی اور اس سے خون
بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہوگئی تھی چنانچہ سالم موسلے ابی حذیفہ چہرۂ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے

کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحالآنکہ نبی انکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق
تعالے نے اسوقت یہ آیہ نازل کیا لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم انپر متوجہ ہون
خواہ انپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سنا کہ غضب خدا
کا اُس قوم پر بہت سخت ہی جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا و نیز غضب خدا اسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بددعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئینہ مجکو اسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہی کہ بے شک وہ والد کا عاق
و نافرمان بردار اور اُنکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہی اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کنائی کٹا جاتی ہی جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا ای بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہی
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہی پس مین اس ارادہ سے یعنے انکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا پھر حضرت
نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلَنَّ الْحَوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ یعنے اے پروردگار انمین سے کسی پر یہ
سال ہرگز نہ گذرے سعد نے کہا واللہ انمین سے جنھون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مرگیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ وہ اُسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اُسنے تیر چلایا اور تیر اسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اُسنے کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس اُسکے اُس تیر نے مصعب کو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سواے اسکے کیا ہی کہ خدا تعالے اُسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اُسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اسے دوہنے لگا
اُسنے اُسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیئہ نے اُسکی ٹانگ چیر ڈالی اور پارہ ڈالا اور وہ خود بھی بموجب
بددعاے رسول خدا صلعم کے اُسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے
یارون کی طرف پھرا تو انکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد آرزم بنی فہر سے تھا اور ایسا ہوا
کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اُس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا ارٹھا کر آیا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے
محمد کے تئین بتاؤ تاکہ مین انکو قتل کرون یا پہلے انسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا
اُس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہی یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کرکے
ابن زہیر کے گھوڑے کو پے کیا کہ گھوڑے نے دُم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اُسپر تیغ علم کرکے
للکار کے اُس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم انکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَرْضِ عَنِ ابْنِ خَرْشَۃَ کَمَا اَنَا عَنْہُ رَاضٍ یعنے اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسے بن طلحہ سے اُنھون نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے اُنھون نے کہا مین نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روی مبارک پہ پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرتؐ کے رخسارون مین چبھ گئین تب مین حضرت کی طرف
دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اُڑتے ہوئے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرتؐ کی خدمت مین جمع
ہوگئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوئے پہونچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون
کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اُسمین چبھا ہے
مین اُسکو نکال ڈالون ابو بکر نے کہا تب مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقہ مغفر کو اپنے
دندان پیشین سے بھرزور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بھل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا
بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسیوجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان
مین کھونڈے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا
تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب
بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ روز اُحد جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ
مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا
بہتا تھا جیسے رخنہ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہے اور حال ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے منھ
مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا
خون میرے خون مین مخلوط ہوگیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو
پی لیتا ہے اُنھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے
کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہوجاوے گا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین
اُن لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلہ کے ساتھ حاضر نہوے تھے جب دوسرا دن ہوا
تو ہم حرگاہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوے جاتے تھے چنانچہ مین دو بچے
بنی خدرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرتؐ کی طرف آنے نپاوے
اور ہم حضرتؐ کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل اور قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے

جو پھیرے جاتے تھے مقام قناۃ کے درے مین اور ہماری ہمت سواے نبی صلعم کے اور کسیطرف مصروف نتھی
تاہم انکو دیکھتے رہین اور نگہبانی کرین پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہی مین نے (بطن یعنے گھاٹی ۱۲)
عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پانون کو
بوسہ دیا اور حضرت اسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر خیر
عطا کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر مثل زخم
کے غار ہے اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب مبارک سے خون جاری
ہے اور داہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے مین نے لوگون سے
پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہے ان لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر اسکی لگائی گئی ہے پھر مین نے
پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہے انھون نے کہا ابن قمیہ نے پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر
کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہے انھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا لب پر کسنے پتھر مارا
انھون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا
پر پہونچے پس گھوڑے سے اترنے لگے مگر لوگون نے اٹھا کر اتارا اور مین حضرت کی دونون رانون کو
دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنے سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا مین
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد مین آگ جلائے ہوے اپنے زخمون کو سینک رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب
ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی کہی اسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ اَلصَّلوٰۃُ یَا رَسُولَ اللہِ یعنے جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت آہستہ
آہستہ قدم اٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کی طرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اسوقت حضرت
تنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل و قوم کی طرف
پھرا اور انکو سلامتی حضرت کی خبر دی ان لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سو رہے اکثر
اس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش
سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور رواۃ کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتین

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہوکر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھا تو حضرت
کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرۂ انور سے خون پوچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ
دَمُّوا وَجْہَ رَسُوْلِہٖ یعنے غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہی جنھون نے اُسکے نبیؐ کے منھ سے خون بہایا
اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیے رہو اور اُس
پانی کو اپنے سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اُسمین سے پیئین اور حضرت پیاسے بھی تھے مگر
پی نسکے اور اُس پانی مین بو بھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہی پر اُس پانی سے صرف
کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہوجاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھوکر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی و ہر آئینہ
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہؓ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم ہی
الغرض جب حضرت نے اُس پانی کے پینے کی طاقت نپائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اُسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اُنھین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھین
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لاتی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اُنکی دوا کرتی تھین
کعب بن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ روز اُحد یہ دونون
اپنے دوش پر مشک اُٹھائے ہوے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحون کا علاج
کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس پانی
نپایا اور اُس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تیمیین ہی پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند نہوتا تھا اور اُس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی ہی نہ
پہونچین گے یہان تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے مکہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون
زخم بند نہین ہوتا و حال آنکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی علیہ السلام مجن سے اُسپر پانی ڈالتے تھے بعد
ازان فاطمہ نے ایک ٹکڑہ حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اُس کو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہوگیا اور
بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا ہڈی کہنہ
بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اسقدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضربت ابن قمیۃ کا حضرت کے
شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی دوا خصر سے

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کر کے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اسکو روکا اور ارادہ اسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
وتاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوے اور اسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب دستی
باسنان اس سے اسکو مارا کہ درمیان خود وزرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہے وہان اسکے
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اسکے
ہمراہی اسکے تیئن زندہ مع رخست تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثنائے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیۃ نازل ہوئی وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے جب تونے اسکو
مارا تو تونے نہین مارا بلکہ خدا نے اسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے انھون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بیان
کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ مین اسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون بخوف
تیزی اسکے (یعنے براے عادت ومہارت) تا مین اسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اسی پر انشاء اللہ یعنے درآنحالیکہ تو اسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہے کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اسوقت فرمایا
کہ انشاء اللہ مین اسکو قتل کرونگا درآنحالیکہ وہ اسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان کیا کہ عادت
رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہے کہ ابی
بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اسکو آتے دیکھو تو میرے تیئن مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہے تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اسنے حضرت کو دیکھکر
پہچانا و بآواز بلند کہنے لگا ای محمد اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ اگر
آپ کو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہے
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اسپر بحملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی جب
نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ
سامنے سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال شفقت ومشاق حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش
کرتے تھے تو کوئی انکا اس کام مین مشابہ نہین ہوسکتا تھا یعنے مثل انکے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا انکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اُسی حربہ سے اُبیّ کی گردن مین انی ماری کہ وہ
اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور ڈکارتا تھا جسطرح بیل ڈکارتا ہی اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے ای ابو عامر
واللہ تجکو کچھ ضرر نہوگا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑجائیگا تو کسقدر ضرر
اٹھاویگا اُبیّ نے کہا قسم ہی لات وعزے کی یہ شخص جسنے مجکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے
پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام
ہو منا مین کہ اُبیّ وہین کا باشندہ تھا) بالآخر اُبیّ کو اُسکے اصحاب اُٹھا لیگئے اور اُس شغل کے باعث وہ لوگ
طالب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی
جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ اُبیّ بن خلف وہان
وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون
کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈر گیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا
نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل وشور کرتا تھا و ناگاہ ایک شخص کہتا ہی کہ اسکو پانی
نہ پلا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہی یہی اُبیّ بن خلف ہی مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ
بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہی کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اسوقت
اُبیّ نے حضرت پر حملہ کیا تاکہ اُنپر تلوار کا وار کرے دفعتہً مصعب بن عمیر اُسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان
اُسکے اور حضرت پر حملہ کیا تاکہ اُنپر تلوار منھ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اُسکے
ایک فرجہ شگاف یعنے جاے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل
کی طرح بھبکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق
دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تا بپا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جاتے
تھے تب عثمان بن عبد اللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچیگا تو میں
مین تجھسے نہ بچونگا یہ سُنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پانون پھسلکر درمیان کسی غار کے اُن غارون
مین سے جا تارہا جسکو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھودا تھا پس اُسمین گھوڑا منھ کے بھل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے
اُچھلکر نکل آیا اُسکو اصحاب نبی نے پکڑ کر دیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون
مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اسوقت اُسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث پہلے
چابکدستی کرکے اُس زخمی پر تلوار مارکر قتل کیا اور حارث نے اُس روز اُسکی زرہ جیّد نفیس اور خود وسیف کہ
بہت عمدہ تھے لے لی اور اُس روز اُنکے سوا کسیکو نہین سُنا کہ کسیکا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

اُن دونون کی قتال ملاخطہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن
عبداللہ بن المغیرہ ہی فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَہٗ یعنے حمد ہی اُسکی جسنے اُسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ اسی عثمان
بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش نے بمقام بطن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اُسکو رسول خدا صلعم
کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہان تک
کہ احد مین آکر لڑا اور مارا گیا اور اُسوقت اسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے دیکھا تو
آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہو کر زمین پر گرے تا آنکہ اُنکو اُنکے اصحاب اُٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر ان دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش و کاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تا آنکہ ابو دجانہ نے اُسپر حملہ کیا اور اسکو گود مین اٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اُسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی بکری
کو ذبح کرتا ہی بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن حنیف
دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اور تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت
وہ سہل ہی یعنے سہل الحق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ صحابہ ہر طرف
شکست پا کر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہی بخلاف اس بات کے کہ لوگ
کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد
بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انھون نے حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے کہا مجھسے
بیان کیا اُس شخص نے جسنے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل مین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اُن دونون نے بایکدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس
اُس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اُن دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو
مضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اسیرہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار
سے اُسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہین اور اسکو اسیطرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد رض بن الولید اپنے چکیلیان
گھوڑے پر سوار اور نیزۂ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اُسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہی مین نے دیکھا
نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اُسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد رض بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے اُس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ کہتے
ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکو انکو ہر طرف سے

گھیر لیا اسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین
آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملۂ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے
چنانچہ اُس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز احد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا ای ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہے انھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنی ساتھی ساتھ رہے
اور ہم لوگ اُنسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہوجاتے تھے مگر انھون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے
انکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کردیا تھا یعنی سینہ سپر تھے
اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا انھون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اُسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ
روے مبارک کے سامنے کردیا کہ وہ تیر میری انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ انگلی بیکار ہوگئی اور
جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حسّ (اور حسّ ایک آواز ہے کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہے) تب
حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر تصریح فرمایا کہ جو کوئی
چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہے یعنی زندہ ہے وحال آنکہ وہ اہل جنت سے ہے تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اُن لوگون مین سے ہے جنھون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنی شہیدون مین سے ہے اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے وبعد ازان پھر پھر آئے
تو ایک شخص بنی عامر بن لوئیّ بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے
پر سوار مغرق بآہن آگے بڑھا اور بآواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر
ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا کہ وہ اپنی دُم رانون مین دباکے رہ گیا یعنی گر پڑا
تب مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اُسکی آنکھ کی تیلی مین انی ماری وہ بیل
کیطرح بکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پر پاؤن اپنا رکھے رہا یہان تک کہ مین نے اُسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اُس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال انکا یہ تھا کہ خون اُنکا
سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان وبیہوش تھے مین نے انکے مُنھ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین آئے

اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین انھون ہی نے مجکو تیرے پاس
بھیجا ہی تب وہ بولے الحمدللہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہی اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ
مین نے طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھا جب انھون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اُسکے سر مین
استخوان کاسہ پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی انکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے
سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اُسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے کر حملہ کر کے دوسری
ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اُن لوگون میں سے
قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوئے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اُنکے
کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہی تب علی اُس سے گھڑک کر بولے کیا تو روز اُحد حاضر نہ تھا عظم غنائہ یعنے بزرگ
تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنے حمایت کرنا اور بجائے خود قائم و ثابت قدم رہنا اُنکا پیش رسول خدا
صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غنایرہ و بلاء طلحہ رحمہ اللہ
یعنے کفایت کرنا اسکا اور سختی اُٹھانا انکار روز احد کیونکہ تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ خدا رحم
کرے طلحہ پر بتحقیق کہ مین نے اُسکو دیکھا کہ اپنے تئین اُسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر
ہو گیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اُس
حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن
اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوئے اور حضرت بھی اُسی روز زخمی ہوئے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا
شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اسفل
جبل مین بعد ازان علی نے کہا اُس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور
ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اُنمین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اُنمین سے ایک طرف سعد بن
ابی وقاص بھگاتا تھا یہان تک کہ حق تعالے نے ان سب کو دور کیا اور اُس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی
اور اُسی روز مین نے دیکھا کہ اُنمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوئے ہین اور اُسمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس
مین تیغ بکف اُنکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور انھون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت
تک پہونچا اور دوبارہ اُنمین مارتا ہوا پھر پھرا یہان تک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا و لیکن اجل نے مہلت دی تھی
کیونکہ جاری کرتا ہی حق تعالے اُس امر کو جو مقدر ہو گیا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے انھون نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز دشمنون کو مانند بھیڑون کے

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ اُنپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف میدان
مین نکلے اور وہ لوگ اُنسے متفرق ہوگئے اور جب حباب نے اُنکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور حباب اُس روز سربند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبدالرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
باآہن کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ انا عبدالرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سُنکر ابوبکرؓ اسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اُس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سوائے سپر کے کیونکہ وہ اُس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین مُڑکے تیر چلاتے تھے تو اسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے
وار سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تا آنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جاکر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منھ ایک
جماعت کا پھیر دیا اور اُنکے ہجوم مین گھُس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تا آنکہ قتل ہوے اور
قیس بن محرث اُنکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تا آنکہ انھون نے تنہا انمین سے چند
آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان
پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے اُنکے بدن پر
لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب
و حضور تھا عباس باآواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے سچا ہے اللہ و نبی تمھارا کہ یہ جو کچھ مصیبت ہمپر
نازل ہوئی اسوجہ سے ہے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حال آنکہ وہ تمسے
وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے تن سے
زرہ اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے انھون نے کہا مجکو حاجت نہین
بلکہ جو تمھارا ارادہ ہے وہ ہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھُس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ ہر گاہ رسول خدا صلعم مبتلاے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے ہون

تو پھر کیا عذر ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نہ کچھ عذر کی جا ہے نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو توسفیان بن عبدشمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی
اسکو دو ضربتین ایسی ماری تھین کہ اُسکو دونون زخم کاری لگے تھے تب لوگ اُسکو زندہ جنگ گاہ سے خستہ ومجروح
اٹھا لیگیے اور وہ اُسی حالت جراحت مین سال بھر رہا بعد ازان زخم اُسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید بن زیدہ سے
مجروح ہوے کہ زائد از دو زخم اُنکے بدن پر لگے تھے اُسوقت صفوان بن امیہ اُنکے پاس گیا اور اُنکو پہچان کر
کہا کہ یہ شخص محمدؐ کے اکابر اصحاب مین سے ہے اور اُسوقت تک رمق جان باقی تھی پس اُسنے انکو اُسی
حالت مین شہید کیا اور اُسی معرکہ مین اوس بن ارقم بھی شہید ہوے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ جنیب بن
لیساف کو کسنے دیکھا ہے کیونکہ وہ انکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اُسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اونکا گوش و بینی
اُنکی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب مین نے اپنے دل کو تشفی وتسلی دی جب کہ مین نے اماثل واکابر اصحاب محمدؐ کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو مین نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو مین نے قتل کیا اور ابن اوس کو مین نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز اُحد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اس تلوار کو
لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگون نے عرض کی وما حقہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنون کو
قتل کرنا عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو مین لونگا حضرت نے اُنکی طرف سے منھ پھیر لیا اور اُس تلوار کو
اِسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے اُن سے بھی
اعراض کیا تب عمرؓ اور زبیرؓ نے اپنے دلون مین بُرا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اُس تلوار کو پیش کیا
اُسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اِس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار انکو مرحمت کی چنانچہ جب انھون نے مقابلہ دشمنون کا کیا تو جو شرط اُس تلوار کے لینے کی تھی وہ
وفا کی کہ اُس نے داد تلوار کی خوب دی اُسوقت ایک نے اُن دونون سے یا تو عمرؓ نے یا زبیرؓ نے کہا کہ واللہ
مین بجاے خویشان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اسکو تلوار عطا کی اور مجکو اُس
باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمرؓ اُنکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ
ابو دجانہ کے قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ مین نے انکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہان تک کہ جب
وہ تلوار کُند ہو جاتی تھی اور اندیشہ اِس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اسکو پتھر پر لگا کر تیز
کر لیتے تھے تب دشمنون کو اُس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے مندرس وفرسودہ ہو گئی اور ایسا ہوا
تھا کہ جب رسول خدا صلعم نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونون صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے

ڈھال سے قدم اٹھاتے تھے کہ انکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے انکو اس روش کی رفتار سے
دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہی مگر مثل اس مقام کے پسند ہی اور اصحاب نبی مین
چار آدمی ایسے تھے جنھون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھے
تھے کہ ایک اُن چارون مین ابودجانہ تھے انھون نے اپنے سر پر سربند سرخ باندھا تھا اُسواسطے کہ جب اُنھون نے
سربند باندھین تو قوم انکی انکو پہچانین کہ اُسنے خوب قتال کیا ہی اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا سرپیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہؓ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابودجانہ نے بیان کیا کہ اُس روز مین نے ایک
عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بےشرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اُسپر تلوار اٹھائی اور پہلے مین اُسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہی تو مجکو ناگوار ہوا
کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اُس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنے گوش و بینی کاٹنا مشرکین کا
مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اٹھا اور قتلے سے علیحدہ جا کر ایک گوشہ مین
بیٹھا اور مین اپنے اُس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے
آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جس
طرح چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین وہ باواز بلند کہتا تھا کہ ای گروہ قریش محمدؐ کو قتل نکرو بلکہ اسیرون
کی طرح اُسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اُسکو آگاہ کرین جو کچھ اُسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اُسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ
وہ یہ کہ رہا تھا کہ قزمان نے اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے سینے تک مین کھلا دیکھا
بعد ازان قزمان نے اُسکی تلوار لے لی اور پھرا کہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آپڑا مین نے
اُسکی دونون آنکھون کے سوا اور کچھ اُسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اُسکا سارا جسم بجز
آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اسکو بھی ایک ضربت تلوار ایسی ماری کہ اسکو دو ٹکڑے کر دیا تب
ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اُس روز
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع بسیف یعنے ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اُسکے
لیے جو بات سے مہر کر دی گئی یعنی اُسکی مہر ہو گئی یعنے جو کچھ اُسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا ایک آدمی نے کہا کس بات سے
اُسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہی چنانچہ اُسی روز خودکشی کی یعنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اُس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب
حرب پہنے ہوے باواز بلند کہتا ہی کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اسکا جواب یہ تھا

کہ انکو باندھ لو جسطرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہی وہ یہ کہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین مین
سے اپنی زرہ پہنے ہوے اُسکے مقابل ہوا مین اُسوقت اپنی جگہ سے جا کر ابن مسلم کے عقب پر ہو گیا بعد ازان مین
کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت
ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اُن دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دوچار ہو گئے
دیکھ رہا تھا یہان تک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اُس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ
اُسکے سُرین تک تلوار اُتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اُس سے جدا ہوا اور مجھسے کہنے لگا ای
کعب تو نے یہ کیفیت دیکھی اور کچھ پہچانا مین ابو دجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی
بنی معاویہ انھون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور زرہ لوہے مین
سراپا ڈھکا تھا یعنے اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویمر ہون اور اُسوقت
سعد مولی حاطب اُس سے قتال کر چکے تھے کہ اُسنے انکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اُسپر
حملہ کر کے اُسکے شانے پر ایسی ضربت تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اُسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لے اس
ضربت کو کہ مین غلام الفارسی ہون یعنے بچہ فارسی ہون اور رسول خدا صلعم اُسکی حرب وضرب کو دیکھ رہے تھے اور اُسکا
کلام سُنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نہ کہا کہ خُذْہَا وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ یعنے لے اس ضربت کو کہ مین غلام
الانصاری ہون اور اُسیوقت برادر ابن عویمر پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا مین
ابن عویمر ہون تب رُشید نے اُس خود کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود وسر اُسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور حسب
تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سُنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا
اور فرمایا احسنت وآفرین ای ابا عبد اللہ پس اُس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے انکو عطا کیا وحال آنکہ
وہ لاولد تھے یعنے عبد اللہ کوئی انکا پسر نتھا جسکے نام سے اُنکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی نے کہا ر وز احد
جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آیا تھا
کہ چار انمین سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوے تھے تو قوۃ وغلبہ واسطے
مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب نبی تاراج
لشکر کے لیے آگے بڑھے تا آنکہ مین پا پیادہ مقام جما تک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا ہمارے خیل نے پھر عود کیا
مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے یون تو عود نہین کیا مگر کوئی امر انکی راے مین بہتر آیا ہو گا پس ہم بھی انھین
قدمون پھر پڑے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب
صفوف مقاتلہ کر رہے ہین یعنے بایکدیگر مختلط ہو گئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہی

اور مسلمین کا علم تو برپا نہین ہی مگر ہمارے یہان کا نشان بنی عبدالدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہی اور مین صداے شعار فیما بین اصحاب محمد کی سنتا تھا کہ وہ آپسمین پہچان کے واسطے کہتے تھے اُمِتْ اُمِتْ (یعنے اس لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہی اور مین دیکھتا تھا رسول خدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور تیر اُنکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین اور سامنے اُنکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اُس روز مین نے پچاس تیر چلائے اُنمین سے بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالےٰ نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اُسکی درباب اسلام اُس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ درباب اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اُسکو حق جانتا تو مین اُس سے تاخیر وانکار نکرتا چنانچہ جب روز اُحد ہوا تو اُسکا اسلام ظاہر ہوا کہ رسول خدا صلعم جسوقت اُحد مین تھے اُسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش اُسکی پائی گئی اور جسوقت اُسمین کچھ جان باقی تھی تو مین اُسکے قریب گیا اُسوقت لوگ اُس سے کہ رہے تھے کہ اے عمرو تجکو اس معرکہ مین کون لایا اُسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اُسکے رسول کے ایمان لایا اور مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا پس حق تعالےٰ نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے اُنھین لوگون کے ہاتھ مین دم نکل گیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا وہ بے شک اہل جنت سے ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے اُنھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اُنھون نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اُنکے گرد تھے کہتے تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نکیا ہو اور وہ داخل جنت ہو گیا اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہی اور برادر بنی عبدالاشہل کا ہی اور راویون نے کہا کہ اسی طرح مُخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اُسنے روز سبت جب رسول خدا صلعم اُحد مین تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد بے شبہ نبی ہی اور نصرت اُسکی تمپر حق وواجب ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہی یعنے اسلیے کہ شریعت یہود مین روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مُخیریق نے کہا لا سَبْتَ یعنے اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے اُسنے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہو لیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے اُحد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنے وصیت کی تھی کہ اگر مین قتل ہون تو میرا سارا مال مال محمد کا ہی اُسکو صرف کرین جیسا اُنکو خدا حکم کرے بس وہ رسول خدا صلعم کا

عامہ صدقات تھا یعنے اُنکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اُسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز تھا
ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُسکو زخمی و زندہ اُٹھا لے گئے اور اُسکے
گھر پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر کہنے لگا
واللہ تمھین لوگون نے اُسکے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اُسنے کہا تمنے اسکو
ورغلانا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اور ہی حالت مین ہو گیا
یعنے وہ تمھا مسلمان ہو گیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اُس حالت مین داخل
جنت ہو گا و حال آنکہ جنت ایک باغ ہی نباتات سے (یعنے گھاس پھوس ہی) تب اُن لوگون نے
کہا قاتلک اللہ (یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اُسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا رواۃ نے
کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا ولیکن معلوم نہ تھا کہ کسکی اولاد مین ہی اور قزمان اُس قبیلہ کے واسطے
دیوار محکم و معظم تھا یعنے اُنکے لیے پناہ تھا اور وہ مقل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن اور فیما بین اُس
قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوئی تھین تو اُنمین شجاعت قزمان کی مشہور رہتی چنانچہ جب وہ حاضر
اُحد ہوا تو اُسنے قتال شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے
حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہو گیا پس وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا وہ
اہل جہنم مین سے ہی اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ ای ابو الغیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو
اُسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہی تو محض اپنی شرافت
آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اُسنے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کو ہی ہی واللہ
ہمنے قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے
اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑے دینے لگا و باوجودیکہ پیکان تیز و پہنا در تھا مگر برش مین
درنگ ہوئی تب اُسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑا کر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ پیلا پشت کے پار ہو گیا
جب پیش رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہی اور راوی کہتے ہین کہ عمرو
بن الجموح جو مرد اعرج یعنے لنگڑے تھے اُنکے چار بیٹے تھے جب روز اُحد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جملہ مشاہد مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز اُحد ہوا اور عمرو آمادۂ جنگ ہوئے تو
اُنکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
تکلیف جنگ تمسے ساقط ہی و ہر آئینہ بیٹے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہی انھون
نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمھارے پاس بیٹھا رہ جاؤن تب اُنکی زوجہ ہند

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین انکو اسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ اُنھون نے اپنی سپر اُٹھائی اور یہ دعا پڑھتے چلے اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خِزْیًا یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیریو پس جب وہ گھر سے نکلے تو اُنکے بیٹے بھی ساتھ چلے و در بارہ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے پر اُنھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپکے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجکو تو حق تعالے نے معذور کیا ہی تجھپر جہاد واجب نہین ہی اور اُنکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہو کہ اُسکو باز رکھو کیا عجب ہو کہ حق تعالے اُسکو شہادت روزی کرے پس اُسکی راہ اور اُسکا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اُسی روز شہید ہوے اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر آئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق نہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ اُسوقت اُنکی کجی اور خمیدگی پاؤن کی طرف مین دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت ہون بعد ازان مین نے اُنکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہی یہان تک کہ وہ دونون باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اُس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب منتہاے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جاے ورود بنی حارثہ کی ہی وہان ہند بنت عمرو بن حرام خواہر عبداللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اُس ناقہ پر شوہر اُسکا عمرو بن الجموح اور بیٹا اُسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبداللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہی تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کسطرح چھوڑ آئی ہی ہند نے کہا خیریت ہی رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اُسکے آسان ہی پھر ہند نے یہ پڑھا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُھَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید لیا ہی اور کافرون کو باعث غیظ اُنکے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالے واسطے مومنین کے قتال کے تئین کفایت کرتا ہو اور حق سبحانہ تعالی بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہی چنانچہ حضرت عائشہ رض نے کہا یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہی اُنھون نے پوچھا پھر تو اُنکو کہان لیے جاتی ہی اُسنے کہا مدینے مین اُنکو

دفن کرنے لیے جاتی ہون پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اُسکا زمین پر بیٹھ گیا ہند نے کہا اسپر بار بہت
ہی اُسنے کہا یہ کیا بار ہی اکثر اُس ناقہ نے دو بار بسیر اُٹھایا ہو ولیکن اسوقت اسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون
چنانچہ پھر اُسنے اسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اُسکو لے چلی مدینے کی طرف تو وہ ناقہ پر بیٹھ گیا اور
جب اُسنے اسکا رخ پھیرا پھر چلنے کو اُحد کی طرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور با مر خدا ہی بھلا تیرے
شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اُسنے کہا ہان یارسول اللہ جب عمرو جانب اُحد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اُسنے
رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اللھم لا تردنی الی اھلی خزیا وارزقنی شھادۃ یعنے اے پروردگار میرے مجکو
میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیریو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسی وجہ سے ناقہ نہین چلتا ہی
یامعاشر الانصار ہر آئینہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اُنہین سے کسی بڑے نیکوکار کی قسم دون تو وہ
عمرو بن الجموح ہی اے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہی اُس دم تک ہمیشہ ملائکہ اُسپر سایہ کیے ہوے
ہین اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اُن شہیدون کے وہین توقف کیا و
بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہمدیگر
رفیق ہین ہند نے عرض کی یارسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُنکی رفاقت
مین پہونچا دے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز اُحد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنے صبح کی مے نوشی کی اُنہین
میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوئے اور کہا جابر نے کہ روز اُحد مسلمین مین سے جو لوگ
شہید ہوئے اُنہین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اُنکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا
اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور
جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون
روتی ہی وحالانکہ اُسکو یہ مرتبہ ملا ہی کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اُسپر سایہ کیے ہوئے رہے
اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ اُحد کے مین نے بشر بن عبد المنذر
کو خواب مین دیکھا تھا کہ اُنھون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہی مین نے
اُس خواب ہی مین اُس سے پوچھا تو کہان ہو اُسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر
کرتے پھرتے ہین اسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اُسنے کہا ہان
مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت
تھی یعنے جو اُسنے خواب مین دیکھی تھی اور آنحضرت صلعم نے روز اُحد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اُن دونون کی جب ملی ہو تو دونون کے
عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم از یکدیگر پہچانے نجاتے تھے اسلیے رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت سے جو حکم کیا
کہ اُن دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اُن دونون مین دوستے خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونون
جو دُنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام
مرد سرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قد نہ تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اِسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے وچونکہ قبر اُنکی نشیب مین سیل روان سے متّصل تھی کہ جب اُسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور اُن دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے زخم
زخم لگا تھا اُسوقت ہاتھ اُنکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اُنکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ اُنکا
پھر اُسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اُسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا مین نے
اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اُنکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے
اُسکے کفن کو کیسا دیکھا اُنھون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اسمین اُنکا چہرہ
بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور اُنکے پانون حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اُس نمرہ و حرمل کو
بدستور اُسی حال و ہیئت پر پایا وحال آنکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر لیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اُس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور
کہا اُس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
کظامہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اُسوقت اُسکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنے اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اُسکا اُسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کے
لیے نکلے چنانچہ اُنکی نعشین تر و تازہ دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اُن شہداء مین سے ایک شخص پر
بیل آہنی پہونچا اُس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی
انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح خارجہ بن
زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اُس قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ
وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ اُن دونون قبرون پر مٹی برابر کر دی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اٹھتی
تھی تو اُن لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ مان آپ پر فدا ہون فرمایا ہر آئینہ حق تعالے نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اُس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اُسنے عرض کی میری آرزو یہ ہی کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن
بعد ازان پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم جاری
ہوچکا ہی کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بطرف دنیا نہ کرینگے اور کہا راویون نے کہ نسیبہ بنت کعب یا
عمارہ ہو کہ شک راوی ہی پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ اُحد مین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُسکے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلاوے پس اُسنے بھی
اُس روز قتال کی اور بلا حسنہ مین مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن
ربیع نے کہا کہ مین اُس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اُنھون نے بیان کیا
کہ مین اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک
مشک تھی اُسمین پانی تھا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ
تھے اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کے گرد ہو کر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی ہوگئی
ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اُس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جسمین غار و جوف تھا مین نے پوچھا
اے ام عمارہ یہ زخم تجکو کسکے ہاتھ سے لگا اُسنے کہا جب لوگون نے حضرت کے پاس سے روگردانی کی تو ابن
قمیہ آگے بڑھا اور آواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ محمد کہان ہین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اُسوقت مصعب
بن عمیر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضربت
لگائی پر اُسپر بھی یعنے باوجود زخمی ہونے کے مین نے بھی اُسکو کئی ضربتین مارین مگر اُس دشمن خدا پر دو زرہین
تھین یعنے اس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست دی
کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو لو یعنے ہم تم باہم ہوجاوین پس انصار
آملے اور مجتمع ہوگئے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہملوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان
ہملوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابودجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے مین گھس گئی
اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ اُنھین سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ حدیقہ میرے تئین باہر آنے سے مانع نہ تھا مگر

مین اُس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اُسکے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اُس خبیث مردہ مقتول پر
پہونچی اور میرا بیٹا عبداللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اسکو
قتل کیا اُسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے سُنکر ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ اُحد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اُنھون نے کہا مین نے سُنا رسول خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان وفلان سے بہتر ہو اور حال یہ ہو کہ حضرت اسکو
اُس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تاآنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اُسوقت مین نے
اُسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اُسنے اس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے برائے جنگ حمراءالاسد کے ندا دی تب اُس بی بی نے اُس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کسکے
باندھا مگر خون بہنے سے اُسمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی
تکمید تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین
داخل نہین ہوے تھے کہ عبداللہ بن کعب بن المازنی کو پاس اُس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبداللہ
پھرے اور حضرت کو اُسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے
بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوئے اور حضرت کے
پاس سوائے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہون گے باقی رہگئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر
میرا ہم چارون پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت کے پاس سے
بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہو تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا اُسکے
پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اُس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہو تب اُسنے اپنی سپر ڈال دی
مین نے اُسکو اُٹھالی اور اُسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر اپنا وار کر رہے تھے اگر وہ لوگ بھی
مثل ہمارے پاپیادہ ہوتے تو انشاءاللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ اُنہین سے ایک سوار آگے بڑھا اور مجھپر تلوار چلائی مین نے
اُسکو سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا تاآنکہ وہ پشت پر اپنے
چت گرا اُسوقت نبی صلعم نے باواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ اُٹھ اُٹھ یعنے جلد جا اپنی مان کی خبر لے اُسکی اعانت کر
ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اُسپر میری اعانت کی یہانتک کہ مین نے اُسکو شعاب مین وارد کیا یعنے اُسکو

ہوا لہ بمرگ کیا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحیی سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے عبد اللہ ابن زید سے اُنھون نے کہا مین اُس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ دقل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری اور پھر اُسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا تھمتا نہ تھا تب حضرت نے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ لے اُسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اُنکے پاس چند پٹیان کپڑے کی موجود تھین کیونکہ اُنھون نے اسی خیال سے چند پٹین زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار اور حضرت فرماتے تھے یَا اُمَّ عُمَارَۃَ مَنْ یُّطِیْقُ مَا تُطِیْقِیْنَ کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہی جیسی تو طاقت رکھتی ہی یعنے جو کچھ تجھسے ہو سکتا ہی ویسا کون کر سکتا ہی ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہی ام عمارہ نے کہا پھر مین اُس سے پیش آئی مین نے اُسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اُسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرت نے فرمایا ای ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان ہم اُسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اُسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا حمد ہو اُس خدا کو جسنے تجکو ظفریاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھون سے دکھا دیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسی بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اُنکے عہد دولت مین چند مرط یعنے گلیم صوف و خز سے بنے ہوے کہین سے آئے تھے اُسمین ایک گلیم بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بُنا ہوا تھا مردم حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اسی اس قدر قیمت کا ہی کاش آپ اس چادرے کو صفیہ بنت ابی عبید کے تئین جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہی بھیجدیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہی ہنوز عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہی (یعنے تا روز عروسی اُسکے لیے زینت ہو) عمرؓ نے کہا مین اس گلیم کو اُس شخص کے تئین بھیجون گا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہی وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہی کیونکہ مین نے روز اُحد رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑ کے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہی اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی سعید ابن ابی زید نے مروان بن ابی سعید بن المعلے سے اُنھون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا ای ام عمارہ روز اُحد کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنے خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے اُنکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اُسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اُن عورتون کے پاس دف و دہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اُنکے مردے
مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اُنکے
مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور
کہتی تھین کہ تو عورت ہی (یعنے عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اُن عورتون کو دیکھا کہ منھ پھرائے بھاگی
جاتی تھین اور دامن کمر مین لپیٹے ہوے تھین اور اُنکے مرد گھوڑون پر سوار اُنکے سامنے سے جان بچانے مُنھ چھپائے
بھاگے جاتے تھے تا آنکہ او رعورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین
اُسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہی اور وہ خوشخو تھی چنانچہ
سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہی اور چل نہین سکتی ہی اور اُسکے ساتھ ایک دوسری عورت
بھی ہی یہانتک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ ہمسے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے
اور ہمکو اُس روز جو کچھ صدمہ منجانب تیراندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن
عبد اللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سُنا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم
کے حاضر اُحد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہو گئے تو مین حضرت کے قریب گیا اُسوقت میری والدہ
دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا
رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا
ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اُوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اُسپر
انبار ہو گیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کر کے تبسم فرماتے تھے اُسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم
دیکھکر فرمایا اُمَّکَ اُمَّکَ یعنے خبر لے اپنی ماں کی اُسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر
اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھروالون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے
رتبہ و درجہ اُسکا) بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابک) یعنے تیری مان کے
شوہر کا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے حق تعالے تم لوگ
اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہمکو جنت
مین آن رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّةِ یعنے اے پروردگار ان لوگون کو
جنت مین میرا رفیق کر اُسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہی اُس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

لہ فلان و فلان سے
مراد بعض اصحاب غیر معین ہو
بعض دیگران ۱۲

اور راوی کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول سے ناگاہ
اُس دُلھن کو اُنکے گھر مین اُس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال اُحد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے
اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اُسوقت جمیلہ اُنسے لپٹ گئین تو وہ اُس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اُس سے
جدا ہو کر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اُس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے
چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اُنکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اُس سے ہم بستر ہوے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس
واقعہ کے جب اُس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اُن لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اُسنے جواب دیا مین نے
دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہی اور حنظلہ اُسمین داخل ہوے ہین اور آسمان پھر بدستور لگ گیا ہو تب مین نے
جانا کہ یہ اُنکے لیے شہادت ہی اسلیے لوگون کو مین نے اُنپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہمصحبت ہوے چنانچہ
اُسی شب سے اُس بی بی کو حمل عبداللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اُس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور اُحد مین
پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اُسوقت آن حضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابوسعید بن عرب کے سامنے آئے اور اُسکے گھوڑے کو پکڑ لیا
وہ گھوڑا اٹر پکر گر پڑا تب ابوسفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابوسفیان
بن حرب ہون اور حنظلہ اُسکو ذبح کیا چاہتا ہی ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے
اُسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اُسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہو گیا اور اسی سے
اُنکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چھدے ہوے اُس سے قریب ہوے تب اُوسنے دوسرا ضرب لگا کر
اُنکو شہید کیا اور ابوسفیان پاپیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اُتر کر ابوسفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابوسفیان کا ہی کہ جب حنظلہ شہید ہوئے تو اُنکے
والد اُنکی نعش پر گئے اور نعش اُنکی پہلو مین حمزہ بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اُنکے
والد نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈراتا تھا واللہ
تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکوکار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین وہر آئینہ ممات تیری ساتھ
انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالے جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کسیکو اصحاب
محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اُسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو مثلہ کرو
یعنے اُسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمہارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ جس امر کو

خیر جانتا تھا اُسمین اُسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و
بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہندہ تھی اور
اُسی نے اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان وناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی
نتھی کہ جو چوڑیان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے نہو یہان تک کہ سوا ے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو
اُنھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان
و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ما مزن سے (یعنے آب باران ابر سپید سے) غسل میت
دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جا کر دیکھا تو واقع مین اُنکے سر سے پانی ٹپکتا تھا
ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب
حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت
جنب مین نکلے تھے اور مروی ہی کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے
اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال
و زنان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش
سے قتال کرنے اُحد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ بعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُنکے
پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکل کر اُحد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور
لوگون کو مشغول بقتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا
پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آ پہونچے چنانچہ
اُنکے عقب سے پر اسواروں کا آپڑا کہ منجملہ خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ اگر
باہم مختلط ہو گئے تا آنکہ اُن دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا
جُدا ہو کر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اِس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہی وہب
بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ
لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اُنکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے
کون ہی پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور اُن
لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور
کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہی مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ
مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان و فرحان

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہوے
اور ان لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آنحضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہان تک کہ اُنکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنے اے پروردگار اُسپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اُنمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اُنکو گھیر لیا اور اُنکی
تلوارین اور برچھیان اُنپر پڑنے لگین پس اُنکو اُنھون نے قتل کیا اور اُس روز اُنکے بدن مین بیس زخم
سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اُس جگہ کو کہتے ہین جہان
زخم وضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہی) اور اُس روز لاش اُنکی بہت بری طرح سے مثل کی گئی
یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اُنکا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشترین موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہی جسپر مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان
کرتے تھے کہ ہملوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اُسوقت وہ سوکر اُٹھے تھے اُنھون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اُنھون نے کہا
مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمھارے ساتھ ہی مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہی
تب سعد نے کہا اے جوان تو اُس مزنی کا کون ہی جو روز اُحد شہید ہوا اُس جوان نے کہا مین اُس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحبا واہلا یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالے
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مزنی کہ روز اُحد مین نے اُس سے
ایسا مشہد ومقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اُس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چار دن
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اُنکے بشرے سے اُنکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہی تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اُس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اُسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہین بھولتا ہی آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آنحضرت صلعم نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کر پس وہ اُٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اُسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہی کہ اُس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اُسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ انھین مین پھر گیا اور ساعد اسکو قتل کرچکے تھے اور مجھے آرزو تھی کہ واللہ اُس روز آپکے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو و لیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے اُس جوان کا سہم اُسی وقت طلب کیا اور اسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہی کہ ہمارے پاس قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہی پس ہم دونون پھرے اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے خدا تجھسے راضی ہوے مین بیشبہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آن حضرت اپنے دونون پانون سے اُسکی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کسقدر اسکو غم اُٹھے مین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اسوقت اُسکی قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اُنکی نعش پر ایک چادر تھی اُسپر نقش علم سرخ یعنے بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے بنے تھے کہ حضرت نے اُس چادر کو کھینچکر اُنکے سر مین بطور خمار یعنے سر پیچ کے پیٹا اور اُسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے حرمل یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اُنکے دونون پانون پر پھیلا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کی طرف پھرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت میرے مرنی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا سے مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اُنھین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمانؓ ابو عبادہ تھا پھر بعد اُسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اُن عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم اُن لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اُنکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اُنھون نے کہا مجھے اُحد کے سیدھے راستے پر لگا دو تب لوگون نے اُنکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر آتے ہوے اُنکو ملتا تھا اُس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنھون نے سلامتی و خیریت نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اُس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اُنھین سے ایک تو فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سود بن عزیہ و سعد بن عثمانؓ و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر کہ پہونچا بمقام طل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اُنسے ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اُنکے مُنھون پر خاک اُڑاتی تھین اور اُنھین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

چرخہ ہی تو چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف احد کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہی کہتا ہی کہ مسلمین اُس جبل سے آگے نہ گذرے تھے
اُسکے درہ دامن مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز نکی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
تھا اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبد الرحمن اور عثمان کے کچھ کلام درپیش تھا چنانچہ عبد الرحمن نے ولید بن عقبہ
کو بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اُسکو تو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوائے
کسیکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اُسکے تئین پہونچاوے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبد الرحمن
نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبد الرحمن تجھسے کہتا ہی کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید
عثمانؓ کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمانؓ نے کہا میرے بھائی نے کہا سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے
بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا اسہم وجائزہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز اُحد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اُسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمانؓ
طاعت خدا اور طاعت رسولؐ مین جاتا ہی اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتون مین سے ایک ہاتھ
بیعت مین دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہی دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبد الرحمن کے پاس پھر آئے تو عبد الرحمن نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْکُمْ اور
کہا یہ اُن لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بخدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہکہ
اُنکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ یعنے جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اُنھون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمر سے حال عثمان کا سوال کیا اور کہا کہ اُنھون نے ہرگاہ روز احد
گناہ عظیم کیا اور خدا نے اُنسے عفو کیا و حال آنکہ وہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی پھر اُنھون نے تمھارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس تم لوگون نے اُسکی عوض مین
اُنکو قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز اُحد لوگون نے اُس معرکہ مین معاودت کی اُسوقت امیہ
ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سوائے دونون آنکھون کے اور کچھ
نظر نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہی پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اُسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اُسکے سر پر تلوار ماری و چونکہ اُسکے سر پر کلاہ آہنی اور اُسکے اوپر

خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اُسکے ضربگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہوئی اور اُسنے جو مجھپر تلوار چلائی تو مین نے سپر پر لی پس تلوار اُسکی سپر مین گڑگئی پھر مین نے اُسکو تلوار ماری و چونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا (یعنے پانوُن کھلے تھے) تو مین نے اُسکے دونون پانوُن کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اُسکے زیر بغل خالی و کشادہ دیکھکر اپنی تلوار کا پھیلا پھونک دیا کہ وہ مرگیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہی کہ حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے اُس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنے حضرت کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہی) وایضًا حضرت نے اُس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نبی کذب نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے آئے (یعنے روز احد) اور وہ اُسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اُسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم عم انس بن مالک بھی اُس محفل کی طرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود و تقاعد اختیار کیا (یعنے جنگ سے کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اُنکے تم لوگ زندہ رہ کر کیا کروگے اُٹھ کھڑے ہو اور لڑ مرو جس امر پر رسول خدا صلعم مر گئے بعد ازان انس بن النضر تیز دستی و چابکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوے اُسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اُسکو اُمّۃ واحدہ یعنے بے مثل و مانند و پیشوا اُٹھاویگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ اُنکی خواہر نے اُنکے حسن سرانگشتان یا حسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور کہا راویون نے کہ گذر مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ یعنے زمرۂ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اُنکے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے (مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہی جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہی) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہوا کہ محمدؐ قتل ہوے خارجہ نے کہا اگر محمدؐ قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہی جسکو موت نہین ہی اور حال یہ ہی کہ محمدؐ تبلیغ حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کر وایضًا گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور اُنکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہی کہ محمدؐ شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمدؐ نے رسالت اپنے پروردگار کی پہونچادی اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی و قائم ہی وہ تو نمریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اُنھون نے بیان کیا کہ

اُس روز جب مسلمین غول غول متفرق ہوگئے اور باخود ہا و پشیمان تھے اُسوقت ثابت ابن وحداحہ آگے بڑھے
و باواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو مین ثابت ابن الدحداحہ ہون اگر محمدؐ شہید ہوے تو حق تعالےٰ
تو زندہ و باقی ہی جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالیٰ تمکو غلبہ دینے والا ہی
اور تمھاری نصرت کرنے والا ہی پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہوگئے تب ثابت مع اُن مسلمین کے
جو اُنکے ساتھ تھے آمادۂ جنگ ہوے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا انمین
چند رئیس اُنکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمروؓ بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل او رضرارؓ بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالدؓ بن الولید نے ثابت بن دحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہوگیا اور وہ بیجان ہو کر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اُنکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوے چنانچہ کہتے ہین کہ جو لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے یہ لوگ یعنے ثابت بن دحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحابؓ کے ساتھ طرف شعب کے پہنچے پس وہان یعنے احد مین
کوئی قتال کنندہ نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابو لبابہ پر بقدر عذق یعنے نخل
خرماے باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابو لبابہ
کیا تھا اور اُس یتیم نے اُس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آن حضرت صلعم نے اُس عذاق کو ابو لبابہ سے
واسطے اُس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابو لبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آن حضرت ابو لبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت مین عذق ہی اسپر بھی ابو لبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر مین اُس یتیم کو اُسکا عذق دلوادون تو میرے لیے کیا جایزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اُسکی عوض تجکو جنت مین عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ
ابن المنذر کے گئے اور اُس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابو لبابہ سے خرید کر لیا اور اُس لڑکے مدعی کو حوالہ
کردیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبَّ عَذقٍ مُذَلَّلٍ لِابنِ الدَّحدَاحَۃِ فِی الجَنَّۃِ یعنے بہت سے
عذق جنت مین ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہین یعنے اُسکے لیے مہیا ہین پس بنا بر اس ارشاد کے شہادت
ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہان تک کہ وہ اُحد مین شہید ہوے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ درانہ
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہوگئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اُسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہان تک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ مُنھ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نکجیے تیری تزویج حور عین سے
کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد مین سے مین نے دس صحابہ کا عقد تزویج کردیا ہی ابن واقدی نے
ابن جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہین پہونچی مگر یہ کہ اُسنے

تین آدمی کو قتل کیا اور اُسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اُسوقت جب
اس معرکہ مین لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا ای ابن خطاب یہ ضرب نعمت
مشکورہ ہی واللہ ایسا نہین کہ مین تجھکو قتل کرون اور ضرار بن الخطاب اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر وقعہ یعنے
جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اُنپر رحمت بھیجتا تھا اور اُنکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت اُنکی
معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اُنکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب اشراف میری قوم کے
بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو
کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے
اور فلان کو کسنے مارا اُسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک
دخشم نے پھر جب ہمنے احد کی طرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون مین
اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہین ہمکو اُنکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہوگی سوا اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہکر
پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اُنپر ظفریاب ہونگے کیونکہ
ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہی جو اُنکی جمعیت سے بہت زیادہ ہی اور ہماری قوم موتور ہی یعنے عوض خون
سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی
(یعنے یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت وتہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ کراع ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے
ہین اور اُنکے یہان کراع نہین ہی اور ہمارے ساتھ سلاح اُنکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالاخر انہین یہی
امر قرار پایا کہ اُنھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اُنکے مقابلہ ہوا واللہ پس ہم اُنکے سامنے نہ ٹھہر سکے
یہانتک کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور گریزان وروگردان ہوے اُسوقت مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جنگ تو
جنگ بدر سے بھی سخت تر ہو اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ کہنے لگا تو کسی سمت
موقع دیکھتا ہی کہ اُس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کی طرف نگاہ کی جسپر گروہ تیر انداز تھے کہ وہ
خالی ہی تب مین نے کہا ای ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی
پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اُسپر ہمنے کسیکو ذی قوت
نپایا جسکا کچھ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اُنکو گرفتار کر لیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا
کہ قوم تاراج کر رہی ہو اور لشکر کو لوٹ رہے ہین تب ہمنے اُنپر بڑی شدومد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہوگئے
اور جسطرح ہمنے چاہا اُنکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس و خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
احبہ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے اُنمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اُسکو عرصہ بھی بقدر

دودھ دوہنے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی مابین مین انصار آپڑے اور بڑھکر ہم مین خلط ہو گئے اور ہم لوگ گو سوار تھے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہانتک کہ اُنھون نے میرے
گھوڑے کو پی کیا تب مین پیدل ہو گیا پس مین نے اُنمین دس مردون کو قتل کیا پر اُنمین سے ایک مرد
کے ہاتھ سے مین موت بالغ سے دوچار ہو گیا تھا اور اُسدم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نتھا
یہانتک کہ ہر طرف سے لوگون نے اُسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہو اُس خدا کی
جسنے اُنکو (یعنے شہدا کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اُنکو شہادت ملی) اور اُنکے ہاتھون سے میرا امر
مجھپر آسان ہوا اور صحابہ راویون نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کسیکو حال ذکوان بن عبد قیس
کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوے طرف ذکوان
کے دیکھا یہانتک کہ جب وہ اُنسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچگیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اُنپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اُنکو یہ کہکے تلوار ماری اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے اُسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اُسکے پاؤن پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پاؤن جدا ہو گیا بعد ازان مین نے
اُسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اُسپر چڑھ بیٹھا اور جو کہ وہ زخمی تھا جلد اُسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ
ابوالحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی اصلح بن خوات نے یزید بن رومان سے اُنھون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب
مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف منتہی ہوے تو اُسکو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ بن جبیر دس آدمیون سے
وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیے تو عبد اللہ نے
اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا پھیل جاؤ تا کہ قوم اپنی جا سے حرکت نکرین بعد ازان بمواجہ اعدا کے صف باندھی اور
آفتاب کو سامنے کر کے ایک ساعت سرگرم قتال رہے تا آنکہ افسر اُنکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اُنکے
زخمی ہوے پس جب عبد اللہ زمین پر گرے تو اُنکا رخت تن اُس قوم نے اُتار لیا اور اُنکو بری طرح مثل کیا یعنے
گوش و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُنکے شکم سے پار ہو گیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و شانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اس جولانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اُسی
حالت مین اُنکے پاس گیا تو وہان مجکو ایک محل پر ہنسی آئی کہ اُس محل پر کسیکو ہنسی نہین آتی اور ایک مقام
مین مجکو نیند آئی کہ ویسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان
کوئی بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے عبد اللہ کو اُٹھایا پس مین نے اُسکے دونون
بازو پکڑے اور ابوحنہ نے دونون پاؤن پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اُنکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ

اُسی عرصہ مین کہ ہم اُنکو اُٹھائے لیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تاآنکہ عمامہ میرا زخم سے
کھل پڑا پھر آنتین باہر نکل آئین تب ابوحنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن
آپہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اُس حالت مین دفعۃً
مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اُس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبداللہ
کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین ہمکو سخت دشوار ہوا تب ہم وادی
مین اُترآئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے وچونکہ اُسمین زہ چڑھی تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب وناکام ہوجائیگی
پس مین نے اُسکو اُتارلیا بعدازان گوشۂ کمان سے قبر کھودنے لگا تاآنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے نعش کو
دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اُنکو دیکھ رہے
ہوئے تھے پس اُنھون نے جنگ درمیان نہ ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہار اویون نے کہ وحشی نام ایک غلام
تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن معطم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اُس غلام
سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجکو آزاد کرون
اگرچہ تو قتل کرے محمد کو یا حمزہ بن عبدالمطلب کو یا علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ سوا ان تینون کے مین دل
قوم مین کسیکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین
تو مجکو یقین ہو کہ مین اُنپر قادر نہو سکونگا کیونکہ اُسکے اصحاب اُنکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر کرتا ہی
کہ مین نے کہا اور حمزہ پس بخدا کہ اگر اُنکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا واما علی پس اُنکو
مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تاآنکہ میرے
سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہی مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا
مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہی جسکو مین طلب کرتا ہون یعنے علی ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ
لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین اُنکو دیکھا ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور
پُر ریش تھے پس اُنسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی یعنے پیشہ ختنہ گری عورتونکا
رکھتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو نیار تھی چنانچہ حمزہ نے
کہا اے پسر مقطعۃ البظور کے تو بھی اُنمین ہی جو ہمپر ہجوم کر سکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی بظور وہ چیز کہ
درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہی اور اُسکا ختنہ کیا جاتا ہی پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ کرنے والی
کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہی) میرے قریب تو آ پس اُسکو اُٹھا لیا جب اُسکے دونون پاؤن
زمین سے اُٹھ گئے تو اُسکو زمین پر دے مارا اور اُسکو پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جسطرح

بکری وقت ذبح تڑپتی ہی پھر جب اُنھون نے سر بلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑھے اور ایک نالی
کے کنارے ہو کر گرنے لگے کہ پاؤن اُنکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور اُنکے گرنے سے خوش ہوا
پھر اُنکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ مثانے سے پار ہوگیا اُسوقت ایک گروہ نے اُنکے اصحاب مین سے
اُنکی طرف رجوع کی مین سنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب ندیتے تھے تب مین نے کہا
واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اُسنے اپنے باپ و چچا و بھائی کا صدمہ
حمزہ کے ہاتھ سے اُٹھایا تھا یاد دلایا اور اُسوقت اصحاب حمزہ کو جب اُنکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اُنکی
نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اُس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑ کر کلیجہ
نکال لیا اور اُسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اُس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون
تو میرے لیے کیا جائزہ ہی اُسنے کہا میرا سلب یعنے رخت تن سب حاضر ہی تب مین نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہی اُسنے اُسکو چبا لیا اور پھر منھ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اُسکو پھینک دیا
آیا نگل نسکی یا گھن کھا کر اُسکو اُگل دیا بعد ازان اُسنے اپنا لباس اور زیور مجکو اُتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب
تو مکے کو جائیگا تو مجکو دس دینار دونگی بعد ازان اُسنے کہا مجھے اُسکی نعش دکھادے تب مین نے لاش
اُنکی بتادی اُسنے اُنکے مذاکیر یعنے ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد
ازان اُسنے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازو بند اور پازیب اُتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ
وغیرہ اپنے ہمراہ لائی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے
ابن ابی عون سے اُنھون نے سنا زہری سے اُنھون نے سنا عروہ سے اُنھون نے کہا ہمسے حدیث
بیان کی عبید اللہ بن عدی بن خیار نے اُنھون کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہملوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہی
لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اُسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہی اور نشے مین ہی
اور پھر صبح تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اُسکے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسّی آدمی تھے پھر جب ہم
نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہی اور بقدر اُسکے بیٹھنے کے ایک
زربیہ (یعنے پوستین یا قالین ادنی) بچھا ہی اُسپر وہ بیٹھا ہی ہملوگون نے اُس سے کہا کہ کچھ حال
قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات او سنے منھ پھیرا تب
ہمنے کہا کہ آج کی رات ہملوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اُسنے بیان کرنا شروع کیا
کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے اُحد کی طرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بُلایا اور کہا

تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہی کہ اسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اسوقت سے
آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہی تب مین
لوگون کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا ہی تو وہ مجھسے کہتی تھی
ایہا با دسمہ (یعنے خاموش ای ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تندہی کر آخر جب ہم وارد احد ہوے تو
مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف دیکھا
اور مین نے ایک درخت کے نیچے انکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اسی وقت
سباع الخزاعی انکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی ای پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے ان لوگون مین ہی
جو مجھپر ہجوم و زیادتی کر سکتے ہون میرے پاس تو آیہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اسکو اٹھا لیا تا آنکہ مین نے
دیکھا کہ اسکے دونون پانون زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پانون تلے کی نظر آئی تب اسکو زمین پر پٹک مارا
پھر اسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک انکے سامنے پڑا کہ وہ اسمین گرپڑے
اسوقت مین نے انکو برچھی ماری کہ ای اسکی انکے زیر ناف جا لگی کہ انکے دونون زانون کے پار نکل گئی اسوقت
مین نے انکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اسنے مجکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا محمد
بن الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ اما مسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین داخل ہوے
اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہی
کہ ہم دونون مین سے کسنے اسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے
کلیسا سے یہ کہتے ہوے سنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے
پہچانتا ہی اسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی و ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہی مین نے کہا ہان اسنے کہا کیا مجکو تیرا
زمانہ یاد نہین ہی یعنے درمیان ہمارے تمھارے بہت زمانہ نہین گذرا بعد ازانکہ مین تجکو گود مین اٹھا کر تیری ماں
پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا (محفہ ہودج بے قبہ بمثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا
اٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے جانا تیرا) یہان تک کہ تو اسوقت موجود ہی اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پانون
مین دو پاے برنجن یعنے خلخال تھے جڑاو نگینہ یمانی سے بنے ہوے اور دو دستانے چاندی کے تھے یعنے کڑے اور انگشتریان
چاندی کی (یعنے چھلے) اسکے پانون کی انگلیون مین تھے پس اسنے یہ سب مجکو اتار دیا اور راویون نے کہا کہ
صفیہ بنت عبد المطلب کہتی ہین کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کیے
گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے (فارع بلندی کوہ و نام حصن ہی) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اس ٹیلے پر
تیر چلانے لگے تب مین نے کہا ای پسر فریعہ کچھ تیرے پاس اسباب حرب سے ہی انھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت

واختیار اُس امر کا نہین ہی جو مجکو ہمراہی رسول خدا صلعم سے مانع ہوا ہی یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ
حضرت کے اُحد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالا ئے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا یعنے حسان سے میرے ہاتھ مین
تلوار کو خوب مضبوط باندھدے پھر تو ہٹ جا تب اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندھدی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اُسکی گردن پر تلوار ماری یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑھ آیا تھا اور اُسکے سر کو اُسکے
ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اُنھون نے اُسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہوگئے اور مین فارغ مین کچھ دن چڑھے بالاے
حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھکر کہا کہ کیا یہ نیزے اُنکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون
نہین دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اُن نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے
کہ بعد از ان مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی وایضا صفیہ بیان کرتی تھین
کہ مین بالاے حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصاے حصن پر رجوع کی تھی
جب اُنھون نے وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آئے اور حصن پر کھڑے ہوے وایضا صفیہ
نے کہا کہ مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون
کو پایا کہ ام ایمن بھی اُنکے ساتھ تھین پھر ہم ال چلنا اُنکا ہے یعنے ہم سب باہم ملکر بشتابی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اُسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے
ملے اُنھون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہی تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا
صلعم کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا بحمد اللہ خیر ہی مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اُنکو دیکھون اُنھون
نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اُنکے پاس گئی تو اُنکو زخمی دیکھا اور راوی
کہتا ہی کہ رسول خدا صلعم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہو میرے عم کا کیا حال ہی میرے عم حمزہ کا اُسوقت حارث
بن صمہ دریافت حال کے لیے گیے جب اُنکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
یَارَبِّ اِنَّ الْحَارِثَ بن الصمہ + کَانَ رَفِیقًا وَبِنَا ذِمَّۃٌ + قد ضل فی مہامہ مہمۃ + یلتمس الجنۃ فیما ثمہ + یعنے
اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہین وہ صاحب عہد وہمت ہی وہ گم ہوگیا ہی
وادی پر آفت وسخت مین وہ طالب ہی جنت کا جس جا مین کہ وہ ہی واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو
اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اُسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سن ابی الزناد کا تھا چنانچہ علی رض حارث تک
پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش
حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ وغصہ مین لایا ہو
راوی نے کہا پس اُسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی مان کو روک

ے یعنے مین نہین جانتی تھی کہ یہ برچھے بھائی پر وار پڑ رہے ہین ۱۲

اور اسکو بچاؤ اور اسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا ای مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہی تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یارسول اللہ میرا بھائی حمزہ کہان ہی حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہی تب صفیہ نے کہا جب تک مین انکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی آڑ مین ٹھہرا کے رہا یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اس روز صفوان بن امیہ نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اُسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوا حمزہ کے نہین دیکھا اور اُس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سربند پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے تھے اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہی کہ جب حمزہؓ شہید ہوے تو صفیہ بن عبد المطلب آنکر انکو تلاش کرنے لگین اُسوقت درمیان اُنکے اور نعش حمزہؓ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو اور اسکو نہ روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہما السلام روتی تھین اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا ترے اس ماتم مین مبتلاے مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہی اور حمزہ بن عبد المطلب شیر ہی خدا کا اور شیر ہی اُسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش کی سختی مثلہ یعنے بُرید گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب ہونگے تو انمین سے تیس آدمیون کو مثل کرینگے دیعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین یعنے اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو بمثل و بمقدار اُسیکے کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہی چنانچہ رسول خدا صلعم نے اس امر سے قطعًا درگذر کیا کہ کسیکو مُثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلعم کے غم و الم حضرت کا اور جو صدمہ اُنکے مثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلعم اُنکی طرف

اشارہ کرتے تھے کہ بیٹھ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابو قتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا
ای قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا ای ابو قتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اُنسے باعث لغزش اقدام اُنکے بغاوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہی کہ مدت عمر تیری
طول ہوگی تو تو بلا اعمال اُنکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اُنکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر
قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اُنکے لیے پیش خدا مہیا تھا اُس سے مین انکو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے
عرض کی یا رسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا اور رسول کے جب کہ کیا اُنھون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہی وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یا رسول اللہ
ہر آئنہ یہ قوم بہت بُری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا اور رسول سے سوال کیا ہی اور
یہ کہا کہ ای پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح سے
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجکو مُثلہ کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہوکر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجاوین اُسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کیسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یا رسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کئے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ
بنت جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھ اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ھَنِیْئًا لَّہُ الشَّھَادَۃُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اُسیکی طرف
ہماری بازگشت ہی اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اُسپر رحم نازل کرے اور شہادت اُنکے لیے
سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُسنے کہا
کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ھَنِیْئًا الشَّھَادَۃُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ ای حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب
کی کر اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب کے عمیر کے اُسنے کہا واحزناہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اُسنے کہا واعقراہ (یعنے ہاے تباہی اُسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ سے
وہ مرتبہ ہی کہ کسیکے لیے نہین ہی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا یعنے (واعقراہ)

اُسنے کہا یارسول اللہ مین اُسکے اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت نے اُسکی اولاد کے لیے دعا
کی تا اُسکے اخلاف پر لوگ احسان و نیکوئی کرین بعد او ان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن طلحہ
جنی چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف اُحد کے ان
عورتون کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اُس روز
اُحد کی طرف نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلعم کے اُحد مین شہید ہوے
پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہی لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر و
صلاح ہین جیسا تو چاہتی ہی اُسنے کہا مجھے بتادو کہ مین اُنکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اُسکو حضرت کی طرف
اشارہ کیا تب اُسنے حضرت کو دیکھکر کہا کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَلَلٌ یعنے ساری مصیبتین بعد دیکھنا آپکے
آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپ کے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنی اہم و ہم بمعنی آسان لغات
اضداد سے ہی) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقعہ پر بار کیے ہوے مدینے کو ہانکتی چلی
جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی
کیا خبر ہی اُسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہی جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُھَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ
الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین
مین سے لیا اور مردود کردیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اُنکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے اور
حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہی (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہ نے اُس سے
پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اُسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حل حل کیا یعنے اونٹ کو ہانکا اور
راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہی جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے
اُسکو وہان دیکھا ہی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ ۱۲ زخم سنان لگے تھے
پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیہ وادی کی طرف
نکلے تو کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اُنکو پہچان رہا تھا کہ اُنمین سعد کون ہی ناگاہ مین سعد کے
پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب
مین نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمہارے لیے بھیجا ہی تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جیسا کہ
کورۂ آہنگر یعنے دھونکنی سے سانس نکلتی ہی اُس حال مین اُنھون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین مین نے
کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہی کہ تمکو بارہ زخم کاری لگے ہین اُنھون نے کہا ہان مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہو گئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام
پہونچانا اور اُنسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اُس امر مین جبکا تمنے لیلۃ العقبۃ مین رسول خدا
صلعم سے عہد کیا ہی واللہ تمھارے دیکھتے ہوے یعنے جیتے جی اگر تمھارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو
تمھارے لیے پیش خدا کچھ عذر نرہیگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مرگئے
تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اُنکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ روبقبلہ ہو کر
دونون ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ ای پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اُس سے راضی ہو اور
راویون نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمدؐ قتل ہوے تاکہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تاکہ
لوگ ہر طرف متفرق ہو جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اُنمین سے
رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اُنکے پیچھے سے اُنکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ
اُنمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا بمہراس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے کہا جب
رسول خدا صلعم اُن اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والے) تب حضرت شعب کو
تشریف لیگئے اور اصحاب اُس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اُنمین سے مارے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کر رہے تھے
اور جو خبر اُنھون نے دربارۂ حضرت کے سُنی تھی اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا
وہ مین تھا اور اُسوقت حضرت مغفر پہنے ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ وسلامت
ہین اور مین اُسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا
کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام روئینہ تھی یا کچھ اُسمین سے روئینہ تھا تب حضرت نے
اُسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اُتار ڈالی اور کہا راوی نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب بدر دمیان
دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع وظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے
بوقار تمام خرامان تھے اور اُنکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوئے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز بیٹھکر
نماز ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہی پس اُنھون نے حضرت کو اپنی آغوش مین
اور دوش پر اُٹھا کر صخرہ تک پہونچایا جو اثناء راہ اُحد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہی پھر وہان سے
حضرت کسی اور طرف قصد نکرتے تھے بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اُٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے
بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیگئے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ تھے

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اُنکو گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہو تب ابودجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اُن لوگون نے اُنکو پہچانکر رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ سب مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر متبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکرؓ ہر چند آپ کو اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اُتار کر جبل کی طرف ایما کر کے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب مشرکین کا گمان کر کے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اُسوقت اُنمین سے ابوبردہ بن نیار نے تیر کو چلے سے ملا کر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلاوے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اُنکو آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب اُنھون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس روز شیطان نے اپنا مکر اور سا بنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین پہلو مین ابومسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اُنسے اُن مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اُن شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اُنمین سے سعد بن ربیع وخارجہ بن زہیر تھے اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے پھر بعضے اُن مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے بس باہمی اُتنا مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو اُنکی طرف پھیرا تا کہ اُنکا ہم و غم اُنکے دل سے غلط کر دیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالاے سر اُنکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اُنکو نظر آئے تو یہ لوگ جس ذکر و فکر مین تھے وہ سب بھول گئے (یعنے اب اپنی اپنی فکر پڑ گئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اُسوقت رسول خدا صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنے لوگون کو کہ قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اُسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے (یعنے اسلیے کہ مسلمین مفرور ہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھگیا پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اُسوقت وہ فرما رہے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مِن قَبلِہِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہی خدا کا اُسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مرجاوے یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤ گے اور ابو سُفیان ذیل جبل مین تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے دعا کی اَللّٰھُمَّ لَیْسَ لَھُم اَن یَعْلُوْنَ اے پروردگار اُنکو ہمپر غلبہ ہنو اور وہ ہمپر نہ آسکین آخر کو مشرکین مفرور ہوگئے اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر قصد کرتے ہین اور ہم اُنسے سالم و نخوف تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے مینہ نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہملوگ سوئے یہان تک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبداللہ نے بھی کہا کہ ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ بشدت نیند سے اُسکا ذقن سینے سے نہ لگیا ہو اور اُسوقت گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قیشر سے سُنا وہ کہتے تھے کہ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُتِلْنَا ھٰھُنَا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نہ جاتے چنانچہ حق تعالےٰ نے اُنھین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُتِلْنَا ھٰھُنَا اور ابو الیُسر کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اُس روز مین اپنی قوم سے چوّدہ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسول خدا صلعم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہان تک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء ابن معرور کی غلبۂ نیند سے اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اسکو خبر نہ تھی یہان تک کہ اُسنے بعد گرجانے یا ٹوٹ جانے نوک تلوار کے اُٹھالیا اور اُسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اُس روز ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہان تک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اُس روز اہل نفاق و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اُس روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط اہل ایمان و یقین پر اور بس اور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر اُنکا ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار جالش کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب بنی بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اُعْلُ ہُبَل (ہبل نام بت کا ہی) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت کے لیے، بعد ازان اُسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج بدلہ ہی بدر کا آگاہ ہو کہ ایّام کے لیے گردش ہی اور جنگ دلو ہاے دولاب ہی کہ ایک بھرتا ہو دوسرا خالی ہوتا ہی یعنے جنگ دو سر دارد) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہی یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اُسکی عوض اُحد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا حضرت نے کہ ہان اُسکو جواب دے پھر جب ابو سُفیان نے کہا اُعْلُ ہُبَل یعنے بلند ہو اے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ اعلےٰ واجل ہی ابوسفیان نے کہا کہ وہ بلند ہی اسلیے کہ اُسنے اپنی جانب سے ہمپر احسان کیا ہی بعدازان اُسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین تب عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ ہین رسول خدا صلعم اور یہ ہین ابوبکر اور یہ ہون مین عمر کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہی یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہی اور جنگ دولاب ہی جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہین ہو کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمھارے قتلا جہنم مین ہین ابوسفیان نے کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو درینصورت ہم ناامیدی و بلا کی مین ہین پھر کہا ابوسفیان نے کہ ہمارے لیے عزّیٰ ہو (یعنے جو عزیز و غالب ہی) اور تمھارے لیے عزّیٰ نہین ہی عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہی اور تمھارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہی ابوسفیان نے کہا ای پسر خطاب ہر آئینہ عزیٰ نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہی بعدازان ابوسفیان نے کہا ای ابن الخطاب اٹھ میرے پاس آ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمرؓ اٹھکر اُسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا مین تجھکو تیرے دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہی (یعنے وہ قتل ہو گئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا یا اللہ ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہی اور حال یہ ہو کہ ابن قمیہ اُن لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعدازان ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولون مین خواری و مثل یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے یہان کے سردارون کی راے سے نہین ہوئی بعدازان اُسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا تو اس امر کو ہم بد نہین جانتے ہین بعدازان ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمھارا وعدہ گاہ بدر الصفرا ہی شروع سال پر (صفرا نام مقام ہی بدر مین) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا صلعم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمرؓ نے کہا ہان اچھا تب ابوسفیان اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اُسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ مدینے پر تاراج و غارت کیجاتے ہون تو عورتون اور بچون کو ہلاک کرین پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ لوگ سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو کوچ ہی اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل کھین ناقون کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر وہ لوگ مدینے کی طرف روانہ ہونگے تو مین بھی اُنکی طرف جاؤنگا اور ہاتھون ہاتھ اُنکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا مین یہ سنکر اُس طرف دوڑتا ہوا چلا اور اپنے دل مین قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو مین حضرت کے پاس دوڑتا ہوا پھرونگا پس جسوقت سے مین روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اُنکے پیچھے روانہ ہوا تاآنکہ وہ عقیق مین پہونچے

اور مین جب اُنکو دیکھتا تھا تو اُنکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اُنکی طرف کان لگاتا تھا اور اُنکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہی اُنکے
شہر کی طرف اور اُن لوگون نے عقیق مین اند کے توقف کرکے در باب داخل ہونے درمیان مدینے کے باہم
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اُنسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اُنپر قصد نکرو کیونکہ تم لوگ
سست ہو گئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفریاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہوئی تھی کہ تم
روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اُنھون نے تمھارا پیچھا نہین کیا تھا وحالانکہ اُنکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان
رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اُنکو اُنکے ارادے سے منع کیا ہی پھر جب کہ سعد نے اُنکو
اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام عقیق وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھرے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم مکے کو گئی
اس طرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے
بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہی سچ ہی مین نے عرض کی ہان سچ ہی یا رسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہوتا مسلمین کا اُنکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہی
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کو
کوتل لیا اور اونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر یعنے
آہستہ بیان کر کہ ہر آئینہ جنگ مین خدع یعنے دھوکھا ہوتا ہی پس چاہیے کہ اُنکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون
کیونکہ خدا نے اُنکو پھیر دیا ہی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے
یحیی بن شبل سے اُنھون نے سنا ابی جعفر سے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو
دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہی تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہو
اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اُنکو دیکھا کہ اُنھون نے اونٹون پر بار کیا ہی تو وہان سے
جلد پھر آئے اور تاب ضبط نہ رہی کہ اُنکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب
ابو سفیان مکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نہ گیا تاآنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے
ہمکو نعمت ونصرت دی اور میرے دل کو تشفی وتسکین دی محمد اور اصحاب محمد کی طرف سے اور اپنا سر منڈایا
اور عمرو بن عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز احد مشرکین ومسلمین کیونکر ازہمدیگر متفرق ہوے تھے اُسنے کہا
اس بات سے تمھاری کیا مراد ہی اصل تو یہ ہی کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اُنپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اُنمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے وبعد ازان کہ اُنکے گروہ پھر جمع ہوگئے (اور اُنکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود ہا مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہی کاش ہملوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہی کہ ابن ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکر جا چکا ہی اور قبیلۂ اُوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امین نہین ہین کہ مسلمین ہمپر پھر عود کرین اور ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہملوگ روحا تک پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادۂ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہملوگ وہانسے روانہ ہوگئے

ذکر شہداءِ احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیے بن سعید سے اُنھون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوئے اور دوسری روایت مین واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اُنھون نے سنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اُن شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصاریین سے تھے کہ مرد اور انکا برادر زادہ اور دو خون بسر ہیبت کے ملاکے سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہی چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اُنکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اُنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ اُنکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوئے تھے اور وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اُنھون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ مابین دو شاخے یعنے دو منارہ اُس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہی اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن عمیر کہ اُنکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ وعبد الرحمن پسران ہبیب شہید ہوئے اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوئے ایک وہب بن قابوس دوسرے اُنکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار مین پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوئے عمروؓ بن معاذ بن النعمان اُنکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارثؓ بن انس بن رافع اور عمارہؓ بن زیاد بن السکن اور سلمہؓ بن ثابت بن وقش اُنکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا اور عمروؓ بن ثابت بن وقش اُنکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہؓ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا اور یمانؓ ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطاءً شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکو عتبہ بن مسعود نے خطاءً شہید کیا اور صیفیؓ بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حبابؓ بن قیظی شہید ہوئے اور

عبادؓ بن سہل کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سا اہل رائج ہین سے کہ وہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہوا یاسؓ بن
اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیاؓ اور عبید بن التیہان کو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن تیم شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے و من بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید
ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوے جنکی کنیت ابو النبات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلعم
سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد از ان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا ہو حق تعالے نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے انکو
اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے
شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازون کے افسر تھے انکو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے انکو ہبیرہ بن ابی وہب نے
شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے انکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب
بن الحارث بن ہیشہ تھے انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحرث بنی الخزرج سے خارجہ
بن زید بن ابی زہیر تھے انکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن
کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر سے
جو بنو جدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی انکو غراب
بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوے اور عتبہ بن ربیع بن
رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک
بن خالد بن نمیلہ و حارثہ بن عمرو و نقث بن فروۃ البدی یہ تینون شہید ہوے اور بنی ظریف سے عبد اللہ بن
ثعلبہ و قیس بن ثعلبہ اور ظریف و حمزہ جو انکے حلیف تھے اور جہینہ سے تھے بعد از ان بنی عوف بن الخزرج سے
جو بنی سالم تھے و بعد از ان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوے اور
نوفل بن عبد اللہ تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس السلمی
نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوے
کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا
اور کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی ریان بن معن نے ابی وجزہ سے انھون نے کہا کہ روز احد
تین آدمی ایک قبر مین دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد
کا یہ ہو کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

ﻪ قولہ سچ فرمایا ہو حق تعالے نے تمہارے کے
مقدر اصل متن مین ہے ۱۲ ترجمہ

اور ابولبابہ بن عبدالمنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ
تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمھارے لیے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چندروز ہمارے یہان قیام
کرو انھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے
ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہو گیا
اور سوید اُس زمانے مین کبرسن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اُن لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کی طرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمھاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوئے تھے اسلیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہوکر چلے جاتے
تھے یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے تو پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُسکو مارنے لگا پھر وہ ہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت باردہ یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہی مجذر
نے کہا یہ کیا بات ہی اُس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہی اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہی تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوئے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو مُنھ پھیرا گئے
اسلیے کہ وہ دونون نہتے تھے اُن دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت
تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر
اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اُسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دمی ہی شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہی
اُسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہی تب شیخ نے کہا فَارْفَعْ عَنِ الْعِظَامِ وَاخْفِضْ عَنِ الدِّمَاغِ یعنے استخوان چھوڑکر
اور دماغ سے نیچے اُتار کے یعنے دماغ بچاکر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھرکر جائیو تو کہیو مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہی اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی نہین ہی مگر عورتون کے
سامنے بیان کرنے کو کافی ہی) اور قتل اُسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیما بین
اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین (یعنے
مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر
قادر نہوا پس جب روز احد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین باہمدیگر روگردان ہوے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمرا الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس نازل ہوے اور اُنکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہو اور حضرت سے حکم اُسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جبس روز جبرئیل
نے یہ خبر دی اُسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا
جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آن حضرت صلعم جبن جبس روز کو قبا مین تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اُسمین نماز
پڑھی جسقدر خدا نے چاہا اور انصار حضرت کا آنا وہان سنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت
مین وہان حضرت علیہ السلام کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہان بیٹھکر باتین کہنے لگے اور
لوگون مین تفحص کرتے تھے کہ ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ مُنھ پہ لپیٹے ہوے تھا جب
حضرت نے اُسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلا کر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجا کر قصاص مین مجذر بن زیاد کے
اُسکو قتل کر اسلیے کہ اُسنے روز اُحد مجذر کو قتل کیا ہو پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسول خدا
صلعم سے کچھ کلام کرون عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السلام سے کلام کرے اور
حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اُسوقت حارث نے کہنا شروع کیا
کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکے تئین اس راہ سے نہ تھا کہ مین اسلام سے
برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیت شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا
کہ اُسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر مین میرے نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین اپنے
عمل سے طرف خدا اور رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئینہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا اور رسول اُسکے
اور وہ رکاب حضرت علیہ السلام کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اُنسے کچھ فرماتے تھے
(یعنے دربارہ دیت و قصاص) تا آنکہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السلام نے عویم کو حکم کیا کہ اُسکے سامنے آ
اور قتل کر اور حضرت سوار ہو گئے اور عویم اُسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہو کہ جب
حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن لیساف دیکھتے تھے کہ اُنھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب
حضرت صلعم سوار ہو کر اُن لوگون کی طرف آئے اور اُسمین فکر کرتے تھے پس اُسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام
ہنوز اپنے فرس پر سوار تھے مین ناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوے اور اثناے راہ مین اس امر سے خبر دی
پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا شعر حار فی سِنَةٍ من نوم
اَوَّلکم ام کنت ویلک مغترا بجبرئیل اُسکا مضمون یہ ہو کہ اے حارث کیا تو اپنی اوایل نیند مین اُونگھتا تھا
یا کہ واے ہو تو غافل تھا آنے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب

اور انکے شیوخ نے جو انکے اُستاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار
اَبلغ جلاسًا وعبد اللہ مالکہ ﴿ وَاِن کبرت فلا تخذ لہا حار ﴿ اقتل جدارۃ اما کُنتَ اَقیہا ﴿ والحی عوفا
علی عرف وانکار اُسکا مضمون یہ ہو کہ ای حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبد اللہ اُسکے
آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو ان دونون کو رسوا نکر اور کیا تو بنی جدارہ و قبیلہ عوف کی ملاقات نکریگا
تو انکو بھی قتل کر خواہ تو انکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عشرہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی
نے شہید کیا اور قبیلہ المجبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے انکو
سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونۃ نے
قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثہ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن
ثعلبہ تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے انکو ابو الحکم بن الاخنس
بن شریق نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان منجملہ بنی سواد عمرو بن قیس تھے انکو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا
اور بیٹا انکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو وعامر بن مخلد یہ سب شہید ہوے اور بنی عمرو مبذول سے ابو اسیر بن
الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے انکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو
شہید ہوے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حرام شہید ہوے اور بنی عدی بن النجار سے
انس بن النصر بن ضمضم تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد
و کیسان مولی انکے اور بعضے کہتے ہین کہ کیسان انکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث
اور نعمان بن عمرو شہید ہوے اور یہ دونون پسران سمیر ابنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے
طلحہ بن ابی طلحہ اُنکے لشکر کا نشان بردار تھا اُسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن
عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ
کو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ
کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبد اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی
بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور جب کہ صواب غلام نے علی
علیہ السلام پر حملہ کیا تو اسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم
ابن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمہ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ

بن عبد المطلب نے قتل کیا اور عبد العزی کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پسر ام انمار تھا اور
بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے
قتل کیا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا او
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان
اُس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اُسوقت خالد بن الاعلم اُسکے سامنے آیا اور دونون
پیدل تھے پس دونون باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار کا وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونون کہ اس
حال مین تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اُسنے تیز دستی کرکے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل
مین لگا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہو جہان کے ضرب سے مرجاتا ہی) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد
وہان سے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہی پس عمرو بن عاص اوپر قزمان کے آیا اور یہ
دونون یعنے قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر اُسپر کارگر نہوا
پس یہ دونون برابر چالش کرتے رہے تاآنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسی وقت اپنی شدت
جراحات مین مرگیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوئے
اور بنی عامر بن لوی عبید بن حاجز تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے
قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن
عمر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز اُحد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور
سوائے اُسکے اور کوئی روز اُحد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا ای محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنے مجھکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت
نے کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ ہرگز نہین ڈسا جاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اُس سے
دھوکا نہین کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہوکر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین
جاکر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمد کو دوبار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اُنھون نے
اُسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوائے اُسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سنا ہی
چنانچہ واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اُنھون نے کہا جب مشرکین اُحد سے پھرے مین
اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کردیا ہی تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ چلا گیا
اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہان تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوے تو وہ بیدار و خبردار ہوکر داہنے
بائین دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اُسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اُنھون نے بموجب حکم رسول خدا صلعم
کے اُسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف

اور ابوالحکم بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوے اور کہا راویون نے
کہ جب گروہ مشرکین اُحد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہداء مین سے لوگ جسکی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت علیہ السلام نے اُنپر نماز جنازہ
پڑھی اور فرمایا مین نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس روز حالت جنب مین تھے اور رسول اللہ
صلعم نے شہیدون کو غسل نہین دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخمون انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ جو
راہ خدا مین مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اُسکا رنگ خون
ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنے قبر مین) کہ مین ان لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس
اول جسپر رسول خدا صلعم نے تکبیر کی چار بار (یعنے چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت
کے پاس شہداء جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اُٹھا لاتے تھے تو اُسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو مین رکھتے
جاتے تھے تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار
نماز جنازہ ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہو کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے
تب اُنپر نماز جنازہ ہو لی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اُٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اُسی جگہہ رہتی تھی
تو نو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہؓ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضون نے کہا ہو کہ اُنپر نو نو سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہو اور طلحہ بن عبید اللہ و ابن
عباس و جابر بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداء اُحد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
مین اُن لوگون پر شاہد ہون تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ
اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اُنھون نے جیسے ہمنے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہو ولیکن ان
لوگون نے اپنے اجور و کمائی مین سے کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت
کروگے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہین گے دیا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے
والے ہین) اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے
اُنس بن مالک سے سنا اُنھون نے کہا کہ اُن شہداء پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن
المسیب سے اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اُس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھود و اور اُسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اُس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور انمین سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اُسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اُنمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اُسکو مقدم رکھتے

تھے اور اُن لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے اور جبکہ حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر مین اُتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اُنکے اوپر چادر اُڑھائی جاوے مگر چادر جب سر سے پیچ دیگر (یعنے سر سے) اُڑھائی جاتی تھی تو دونون پانون کھل جاتے تھے اور جب پانون سے اُڑھائی جاتی تھی تو مُنھ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مُنھ اُنکا ڈھانک دو اور اُنکے پانون کو حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اُس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ اُنکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور امصار مین اور لوگ اُس طرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ زمین حجاز جسر دیہ مین ہو جر دیہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحال آنکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ یہ بات اُنکو معلوم ہوتی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی جو کوئی مدینے کی سختی و شدت پر صبر کریگا مین روز قیامت اُسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہی کہ یا فرمایا مین اُنکا شاہد ہونگا اور راویون نے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا اُنھون نے اُسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا نام لیا کہ اُسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اُنکے لیے بھی سواے ایک چادر کے کفن میسر نہین آیا وحال آنکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور ایک چادر مین لپٹے ہوے سد تھے تو فرمایا ہر آئینہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہی کہ نہ تھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس و خوب تر زلف پیچان زیادہ تجھسے بعد ازان ابتو پریشان سر ہی ایک چادر مین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اُنکو قبر مین رکھنے کا حکم کیا اور اُنکی قبر مین اترے اُنکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مین علی اُترے اور زبیر اور ابو بکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اُس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور اکثر مردم یا بنابر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولون کو مدینے مین اُٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا اُنمین سے چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہی نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہی دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع اصحاب العباکے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہی بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے قتلا کو طرف مضاجع مراقد اُنکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیرا گیا کوئی مگر ایک شخص کہ اُسکو منادی نے پالیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا دیعنے ندائے منادی تک وہ دفن نہوا تھا اور وہ شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اُنکو مدینے مین اُٹھا لائے تھے اُس حالت مین کہ اُنمین رمق جان

باقی تھی چنانچہ لوگون نے اُنکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اُسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ پسر عم میرا میرے سواے اور کے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ اُنکو ام سلمہ کے پاس اُٹھا لیجاؤ پس اُنکو اُٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ اُنھین کے پاس مر گئے پھر چنانچہ
ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اُنکی نعش پھیر لیجاوین اُحد مین اور وہ اُسی لباس مین جسمین وہ مر گئے تھے
وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز وایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اُنکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم
نے اُسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اُنکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے دہان دفن ہوے تھے
تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اُن قبرون کا کیا جو احد مین
مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرماد یعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب
یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اُنھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے
انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مر گئے یہ اُنھین کی قبرین
ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین
جز این نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا سے جو غائب
و پنہان ہو گئین ہم اُنکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اُسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر
سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال
یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو
شعب کی طرف رخ کرکے باواز بلند فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنے سلام تم لوگون پر
عوض تمھارے صبر واستقامت کے پس کیا خوب ہی تمھارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام
کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا کرتے تھے اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا
کرتے تھے اُنکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُنکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا
صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان
اصحاب کے ساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا
پر جاتی تھین اور وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جاتے تھے اپنے مال کے واسطے
مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد از ان متوجہ ہوتے تھے
اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ
نہین اُنپر کوئی سلام کرتا ہی مگر یہ کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا اور رسول خدا

صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان انکے توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا اسے عہد کیا تھا اُسکو سچ کیا پس اُنمین سے بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اُنھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ انکے پاس (یعنے انکی قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بھیجا کرو قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی ایسا کوئی نہین ہی کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اُسپر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اُنکے ساتھ ہوتا تھا اُس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اُنپر سلام بھیجتا ہی تو وہ بھی اُسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ انپر سلام کرنے کو اور اُنکی زیارت کو ترک نکرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کئی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ وسلمہ بن سلامہ بن وقش کے اُحد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اُنکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اُن قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اُنپر سلام بھیجتی تھین اور اُس روز عرصۂ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہ وہان آئین اور اُنکے ساتھ نبہان اُنکا غلام تھا مگر اُسنے شہدا پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے لیئم وخوار تو انپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بھیجتا ہی مگر یہ کہ وہ بھی در جواب اُسکے اُسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اُنکی طرف آمد وشد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمرو جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کی طرف پھر پڑتے تھے اور اُنپر سلام کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہرگاہ اُن شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اودھر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی اُسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ اُحد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اُسوقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے اُس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین اُنپر سلام بھیجین پھر پھر آوینگے اُسنے کہا بہت اچھا پس ہم دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اُسوقت ہمنے ایک کلام سُنا کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ وہ دونون کہتی تھین کہ اُسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب نہ تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوے تو اپنا گھوڑا
طلب کیا اور سوار ہوے اور مسلمین حضرت کے گرد چلے اور اُنمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی شخص بنی سلمہ و بنی
عبدالاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب نیچے مقام حرہ کے پہونچے
تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہو جاؤ ہم یہان حمد وثناے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے
اُنکے عورتین تھین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ
لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا ہَادِیَ لِمَنْ
اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ہَدَیْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
مِنْ بَرَکَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَعَافِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ
وَلَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغِنَاءَ یَوْمَ الْفَاقَۃِ عَائِذًا بِکَ اَللّٰھُمَّ مِنْ
شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ
فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ
کَفَرَۃَ اَہْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رَسُوْلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْہِمْ رِجْسَکَ
وَعَذَابَکَ اِلٰہَ الْحَقِّ آمین یعنے ای پروردگار تمام حمد وثنا تیرے لیے ہین ای پروردگار کوئی
بند کرنے والا نہین ہو اُس چیز کا جسکو تونے کھولا ہو اور کوئی کھولنے والا نہین ہو اُس
چیز کا جسکو تونے بند کردیا ہو اور نہین کوئی روکنے والا ہو اُس چیز کا جو تونے دیا ہو
اور کوئی دینے والا نہین ہو اُس چیز کا جو تونے روک دیا ہو اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین
ہو اُسکا جسپر تونے مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین اُس شخص کا جسکو تونے
ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہو اُس چیز کا یا اُس شخص کو جسکو تونے دور کیا
اور کوئی دور کرنے والا نہین ہو جسکو تونے نزدیکی بخشی ہو اے پروردگار میرے
مین تجھے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو
اور تیرے فضل کو اے خداوند مین تجھسے ایسی نعمتین پائدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو
نہ زوال اے خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم والم سے
کہ وہ روز قیامت ہو اور اے پروردگار جو شر تونے ہمکو عطا کی ہو اُسکے شر سے ساتھ تیرے
پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین ضرر نکرے) اور جو چیز تونے ہمسے روک رکھی ہو اُسکے
شر سے بھی پناہ مانگتا ہون اے خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے

مسلمان رہین، (وہ آمی خداوند ہمارے لیے ایمان کو پسند کرا اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت
دے اور باز رکھ ہمسے کفر وناقرمانی کو اور ہمکو رشد وفلاح پانے والون مین کر اے خداوند عذاب کر
اُن کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین
لوگون کو تیری راہ راست سے آمی خداوند تو نازل کر اُنپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الہ الحق آمین
بعد ازان حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور بنی حارثہ کی داھنی جانب کو اُترے تاآنکہ حضرت علیہ السلام
بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اُسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون کو گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام
نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہی پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ
کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے
پس مین نے حضرت عم کو دیکھا کہ اُنکے اُوپر زرہ ہی بجنسہ یعنے زرہ پہنے تھے اُسی طرح جیسے پہنے تھے
پس مین حضرت کو دیکھ کر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہی محمد بن عمر الوقدی نے
بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہی کہ جب ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن الجرث بن
الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اُسوقت حضرت علیہ السلام اپنے
گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہی حضرت نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین
تاآنکہ اُنھون نے حضرت صلعم کو بتامل دیکھ کر بولین یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح وسالم دیکھا
توساری مصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اُنکو اُنکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو
خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دی کہ اُنکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمیکدیگر رفیق ہین
اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی
ہین اور بعد اسکے ہم مین سے کوئی اب اُن قتلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدون کے خلاف
اولاد کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهُمْ وَاَحْسِنِ
الْخَلَفَ عَلٰى مَنْ خَلَّفُوْا یعنے اے پروردگار اُنکے دلون سے غم کو دور کر اور اُنکی مصیبتون کا بدلا دے
اور اُنکے جانشین کو اُنکے اخلاف اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے
مرکب کو چھوڑ دے اُنھون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اُنمین مجروح کر گیا
مین زخمی آویگا یعنے زخمی محشور رہو گا اُس طرح کہ ہو گا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اُسکی بوے مشک پس جو کوئی

زخمی ہو چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے وبقصد میرے ہمراہی کے میرے گھر تک میرے ساتھ نہ جاوین یہ امر میری جانب سے تاکیدًا واجب ہی چنانچہ سعد نے درمیان اُنکے بتاکید ندادی کہ کوئی زخمی بنی عبدالاشہل کا ساتھ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اُنکے نجاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے مجروحون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتین پاس جاکر اُن سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اُسکو رسول خدا صلعم کے گھر مین پہونچایا پس وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین دیعنے بطریق مناحہ وماتم کے تا آنکہ رسول خدا صلعم جب ثلث شب گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اُسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہی لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنکُنَّ وَعَنْ اَوْلَادِکُنَّ یعنے حق تعالےٰ تم عورتون اور تمھاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہملوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اُس روز سے ابتک جب کبھی ہم مین کوئی بی بی بکا کرتی ہی تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہی اور بعض رواۃ نے کہا ہی کہ معاذ بن جبل زنان بنی سلمہ کو بلالائے اور عبداللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے تو انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اُنکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اُس صدمہ سے جو اصحاب کو اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی ومنافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے تھے اور اُنکی مصیبت واندوہ پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے اور اُنمین اکثر زخمی تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر مین شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسی مین ساری رات گذر گئی اور باپ اُنکا عبداللہ ابن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نہ تھا محمد نے میری راے کے خلاف کیا اور چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس واقعہ وافتاد کو دیکھ رہا تب عبداللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہی اور بیہودہ بدباتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سواے اسکے نہین ہی کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ور غلانا شروع کیا اور اُنکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جا سے سنا اور خدمت مین

رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین
سُنی ہین اُسکو قتل کرین تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر حق تعالی اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور
اپنے نبی کو غالب کرنے والا ہی اور واسطے یہود کے ذمہ ہو (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت
کی ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان
پا دین پس حال اُنکا ہمپر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اِس مصیبت و رنج کے خدا نے اُنکے کینہ و دروغی کو ظاہر کر دیا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اُس شخص کے قتل سے منع کیا ہی جو لا آلہ الا اللہ وان محمداً
رسول اللہ کہتا ہو ای فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند نہونگے یہانتک کہ ہم اسلام رکن
کرین گے (یعنے یہانتک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا
کہ وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو
کبھی ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور بروز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اُسوقت
عبد اللہ کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمھارے درمیان تمھارے سامنے ہی حق تعالے
نے اُسکے طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اُسکی نصرت کرو اور اُسکی اطاعت کرو اور ہرگاہ اُسنے اُحد مین کیا تھا
جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اُسکے
پاس گئے اور کہنے لگے ای دشمن خدا بیٹھ جا اور اُن لوگون مین جو اسپر ہجوم کر کے آئے تھے ابو ایوب و
عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا مہاجرین مین سے
کوئی اُسپر نہ اُٹھا ابو ایوب نے اُسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہی پس ان دونون نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور
لوگون پر سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی وحالانکہ مین کھڑا ہوا
تھا تا کہ تمھارے نبی کے امور کو استوار کرون اُسوقت معوذ بن عفرا نے اُسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہی
اُسنے کہا مین اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ
لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجھپر سختی
کی) تب معوذ نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب آمرزش کر اُسنے جواب دیا
مجکو پروا نہین ہی کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوئی وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا
یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ الایہ یعنے جب اُن لوگون سے کہا جاتا ہی کہ آؤ تمھارے حق مین

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ گویا مین دیکھتا تھا اُسکے پسر کی طرف یعنے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہین کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمد نے مجھے مربد سہل وسہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل وسہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا

ذکر ما نزل من القرآن باُحد

یعنے ذکر ہی اُن آیات قرآن کا جو بمقدمہ اُحد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبدالوہاب نے اُنکو محمد نے اُنکو واقدی نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا میرے باپ مسور بن مخرمہ نے عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر اُنھون نے کہا ای پسر برادر من سورۂ آل عمران مین بعد ایک سو بیس آیہ کے شمار کر تو مطلع ہو جائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ الی آخر الآیہ کہا عبدالرحمن نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف اُحد کے روانہ ہوے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اس طرح درست کرتے تھے گویا کہ اُنکو مثل تیر راست کیے جاوین اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور دربارہ قولہ تعالے اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا الی آخر الآیہ کہا عبدالرحمن نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی جنھون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ اُحد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اُنکو عزیمت بہت دی کہ وہ حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنے شکر کرو اس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (یعنے روز اُحد) اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ حال یہ ہی کہ قبل از خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ اَنْ يُّمِدَّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ عبدالرحمن نے کہا کہ پھر اُن لوگون نے صبر و استقامت نہ کی بلکہ روگردانی کی تو روز اُحد مدد رسول خدا صلعم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین کی گئی قولہ مسوّمین راوی نے کہا معلمین یعنے سربند شناخت کا سر پر باندھے ہوے (یعنے وردی) قولہ تعالے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اُن فرشتون

کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہوجاؤ اُنکی طرف لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕـبِيْنَ
یعنے حصہ پہونچا دین گے ہم اُنسے اُحد مین پس اُلٹے پھرینگے وہ ہزیمت و خسارت پاکر لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ راوی نے کہا مراد ہی اُن لوگون سے جو
منہزم و مفرور ہوے روز اُحد اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمۂ حمزہ رضی اللہ عنہ کے
کہ جسوقت اُنھون نے دیکھا رسول خدا صلعم کو جو کچھ اُنپر گذرا جراحات سے تو اُنھون نے کہا ہم بھی اُنکو یعنے
کفار کو مثل کرینگے یعنے اُنکے عضو عضو کاٹین گے اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا
شان مین رسول خدا صلعم کے جسوقت حضرت علیہ السلام کو روز اُحد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنھون
نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً راوی نے کہا اہل جاہلیت
کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہوجاتی تھی اور اُسکے پاس زر قرضہ
موجود نہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو مہلت دیتا تھا اگر دو گنا زر قرضہ اُسپر باندھ لیتا تھا وَسَارِعُوْٓا اِلٰى
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ راوی نے کہا مراد ہی تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُھَا
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہی چوتھے آسمان مین اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ
وَالضَّرَّاۗءِ راوی نے کہا مراد سرا سے یسر ہی اور ضرا سے عسر ہی وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ
مراد ہی اُن لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اُنکی طرف عائد ہوا
وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ یعنے وہ لوگ
دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اُنکے گناہون کی آمرزش کرے وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا راوی
نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہی لا کبیرۃ مع توبۃ و لا صغیرۃ مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین
رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہی ھٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی
و کوری سے وَهُدًى ضلالت و گمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا یعنے قتال و جہاد مین ساتھ عدو کے
وَلَا تَحْزَنُوْا یعنے اُس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور زخمی ہونے سے وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ یعنے ہر آینہ تم فیروز مند ہوے ہو روز بدر اُسقدر کہ وہ دوچند ان ہی اُس
فیروزی کا جو اُنکو تمسے روز اُحد حاصل ہوئی ہی اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز اُحد
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ یعنے زخمہاے روز بدر وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُھَا بَيْنَ النَّاسِ
یعنے اُنکے لیے غلبہ و ظفر ہی تو تمھارے لیے بھی ہی اور نیکو لی عاقبت خاص تمھارے لیے
مقرر ہی وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ

نہین کیا اُنھون نے اُس کام پر جو کہا اُنھون نے ۱۲ سلہ یہ بیان ہی لوگون کے لیے ۱۲ سلہ اور ہدایت ہی ۱۲ سلہ بودے اور بزدل نہو جاؤ ۱۲ سلہ اور غمگین نہو ۱۲

یعنے جو کوئی قتل ہوا روز احد و لیمحص اللہ الذین آمنوا یعنے آزمالیوے اُن لوگون کو جنھون نے قتال
وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے ویمحق الکافرین یعنے مشرکین ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما
یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم یعنے کہ کون شہید ہوا احد مین یا مبتلاے بلا ہوا اُسمین ویعلم
الصابرین یعنے کسنے صبر کیا اُس روز ولقد کنتم تمنون الموت من قبل ان تلقوہ
فقد رأیتموہ وانتم تنظرون راوی نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تھین
یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلعم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز
بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہ ہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب بھی در بارۂ خروج طرف اُحد کے
رسول خدا صلعم سے الحاح واصرار کیا تا کہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز احد آیا تو بھاگے
اُنمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اِس آیہ کا دربارہ اُن چند نفر کے ہی جو قبل خروج نبی صلعم
کے طرف اُحد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا
تو ہم اُنپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز احد اُنکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ
گئے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیۃ راوی نے کہا کہ روز احد
ابلیس صورت جعال بن سراقۃ الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوے پس اصحاب ہر طرف
متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین مثل بزکوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا
یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت علیہ السلام پر
یہ آیتین نازل ہوئی تھین وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیہ ومن
ینقلب علی عقبیہ یعنے جو کوئی منھ پھیرے گا وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا
مؤجلا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہی کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ حسب
منشار قول ابن اُبی ہی جب اُسنے اپنے یارون کو پھیرا ہی اور روز احد جو شہید ہو گئے
تھے وہ ہو گئے لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا پس حق تعالے نے خبر دی اور اُسکو
آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہی اور فرمایا ہی حق تعالے نے کہ ومن یرد ثواب الدنیا
نؤتہ منہا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے ہم اُسکو اُسی دنیا سے جسقدر چاہتے
ہین دیتے ہین ومن یرد ثواب الآخرۃ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہی نؤتہ
منہا ہم اُسکو اُسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وکاین من نبی قاتل معہ ربیون
کثیر راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل اللہ وما ضعفوا

یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُنکے ضعیف نہین ہوے وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ خبر دیتا ہی اُنکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِلٰے قولہ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ یعنے اُنکو ظفر و نصرت عطا کی اور آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت کرو دو منافقین کی جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیر دینگے اور تم پھر جاؤگے نقصان اُٹھائے ہوے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ مراد ہی مومنین سے کہ حق تعالےٰ تمکو دوست رکھتا ہی سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری رعب سے ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حس بمعنی قتل ہی یعنے وہ ایسا خدا ہی جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے تو پروردگار تمھارا مدد کریگا تمھاری پانچہزار فرشتون سے حَتّٰٓي اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا تیراندازون کا ہی اس مقام مین جہان اُنکو رسول خدا صلعم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اُنکا قیام سے کیونکہ حضرت علیہ السلام اُنکو پہلے سے مامور کر چکے تھے کہ اُس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی تم ہمارے شریک نہونا مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ یعنے ہزیمت مشرکین و حال آنکہ تم خود اُلٹے پھرے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ مال غنیمت سے تھا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ یعنے وہ لوگ جو منجملہ تیراندازون کے ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبداللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ اُن لوگون سے جو عبداللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیہ کو سُنا تب سے مین نے اصحاب رسول خدا صلعم مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ یعنے اُس وقت کہ تمکو اُن پر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تا کہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار پس قتل کرین اُنکو جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

یعنے عفو کیا خدا نے اُنسے جو اُس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اُس شخص سے بھی ارادہ
کیا تھا جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اُنسے عفو کیا اِذْ تُصْعِدُوْنَ یعنے جب
تم جبل پر بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوُوْنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ یعنے وہ لوگ
چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول اُنکا پکارتا تھا کہ اے گروہ
مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ السلام کی طرف مائل نہوتا تھا
پس اس بات کو بھی خدا نے اُنسے عفو کیا فَاَثَابَکُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا تھا اور قتل ہونا تھا اور
دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے چنانچہ اس غم آخر نے اُس غم اول زخمی ہونے او قتل
ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلعم کو چھوڑ
گئے تھے اور غم دوسرا جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اُنپر ہجوم کیا اور اُنکے سرون پر پہونچ گئے بلندی
جبل سے پس اُسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ غَمًّا بِغَمٍّ بلا پر بلا آزمائش پر آزمائش ہو
لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ یعنے تاکہ یاد نکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا اُنکے مال کے تاراج کرنے سے اور
نہ یاد کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
الی قولہ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا
کیونکہ مجھپر اُسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالح یعنے سخت نیند مین تھا مین نے خود اُسکی زبانی نہین سنا کہ وہ یہ کلام
کہتا ہو و حال آنکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہی یعنے لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ
شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قال اللہ عز و جل لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ یعنے انکو
کچھ چارہ نہ تھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ
وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ یعنے تاکہ خدا تمھارے کینون کو اور تمھاری کھوٹی باتون کو تمھارے دلون سے
نکالے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نصیح یا غش یعنی کھری
یا کھوٹی باتون کو اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا
مراد اُن لوگون سے ہی جو روز اُحد مفرور ہوے تھے یعنے جو کچھ اُنکو مصیبت پہونچی
تو اُنکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنے اُنکے فرار سے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ الی قولہ مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا راوی
نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہی مومنین سے کہ تم لوگ
ایسا کلام نکرو اور نکہو جو ابن ابی نے کہا اور دہی وہ ہی جو حق تعالے نے فرمایا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یعنے نہو جاؤ

مثل کفر کرنے والون کے لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ
الے آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسیف ہویا مرجاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرابطہ مویا
مین تو یہ بہتر ہی جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ یعنے روز قیامت
تم سب خدا کی طرف پھیرے جاؤ گے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ یعنے رحمت خدا سے
تو اُنکے لیے نرم دل ہی لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنے وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے اُحد
مین فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ حق تعالے نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب
سے مشورہ کرین مگر خاص دربارۂ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ
نہین کرتے تھے مگر مقدمہ حرب فَاِذَا عَزَمْتَ ای جب لوگون کو تو جمع کرے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز
بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سُرخ لائے تھے کہ وہ گم ہو گئی تھی پ چنانچہ منافقین نے کہا
کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اُسکو لیا ہوگا تب یہ آیت
نازل ہوئی اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ یعنے جو شخص خدا پر ایمان لاوے
کیا وہ مثل اُس شخص کے ہی جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ یعنے فضیلتین ہین
درمیان اُنکے نزدیک حق تعالے کے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ یعنے القران وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ یعنے القرآن وَالْحِكْمَةَ قول درست وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
وقولہ عز وجل اَوَلَمَّا اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا الے آخر الآیہ یہ وہ مصیبت ہی
جو پہونچی اُنکو روز اُحد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اُن لوگون کے
جو زخمی ہوے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ یعنے بسبب کرنے تمھارے نافرمانی رسول
کی مراد نافرمانون سے رماۃ ہین ای تیر انداز وقولہ تعالے قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا یعنے قتل کیا مسلمین نے
روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وَمَا اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ یعنے روز اُحد فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا یعنے تاکہ معلوم کرے خدا بعلم ظہوری اُن
لوگون کو جنکو آزمایا کہ اُنھون نے قتل کیا اور قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وَقِيْلَ
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ یہ قول ابن ابی
ہی وقولہ اَوِ ادْفَعُوْا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہی یعنے دعا مانگو ابن ابی نے

کیا اُنہین رسول اپنا اُنھین کی قوم وجنس سے ۱۲ ملا کہ تلاوت کرے آیتین خدا کی اور تزکیہ نفس اُنکا کرتا ہو یعنے اُنکا دل پاک کرتا ہو اور تعلیم کتاب

روز احد کہا اگر ہم جانتے اقتال ہوگی تو ہم تمہاری تبعیت کرتے یعنے وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی
بعد اسکے حق تعالے نے فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی
بقولہ تعالے اَلَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا یہ مقولہ ابن ابی ہی قُلْ فَادْرَءُوا
عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الی قولہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ کہا
ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمہارے شہید ہوے احد مین
تو ارواحین انکی شکمہاے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور
اسکے میوون کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایۂ عرش بسیرا کرتی ہین اور جسوقت اپنے
کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتی ہین اور خوبیان اپنی جاگاہ و سیرگاہ کی دیکھتی ہین کہتی
ہین کاش بھائی ہمارے اُن چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو کرم کیا ہی اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین
تاکہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالی نے کہ پیغام تمہارا اُنکو پہونچاتا ہون
پس نازل کیا حق تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الآیۃ اور رسول خدا صلعم سے
ہمکو حدیث پہونچی ہی کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہی صبح و شام اُنکا رزق وہان مہیا ہوتا
ہی اور اس آیہ کی تفسیر مین ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہی کہ اُنکے بسیرون
کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور
پروردگار تمہارا اُنپر نگاہ کرتا ہی اور اُنکو اطلاع دیتا ہی کہ اُنسے کہتا ہی آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تاکہ
مین تمہارے لیے اُسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام
نہین کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اُنپر اطلاع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو
تا اُسکو مین تمہارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدنون مین
کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعودؓ نے دربیان قولہ تعالے اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ
وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الی آخر الآیہ کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے غزوہ کیا مثل سختی خسرون
کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبدالحمید بن جعفر نے اُنھون نے اپنے باپ سے سنکر کہا
کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازۂ رسول خدا صلعم پر حاضر ہوا
اور بلال بھی اُسی در دولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
یہانتک کہ حضرت باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل

چلا جب ملل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اُترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین اُن لوگون مین داخل ہون اور اُنکے اخبار سنون چنانچہ مین اُنکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابو سفیان اور اُسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اُس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اُنکے لوہے کی تیزی اُٹھائی پس چاہیے کہ پھر چلو تا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم اُنکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اُنکو منع کرتا تھا پس حضرت علیہ السلام نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بُلایا اور اُن دونون سے جو کچھ مزنی تھا ذکر کیا تب اُن دونون نے کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو والا وہ لوگ اطفال پر آپڑینگے پس حضرت نے اس مشورہ کو مسلم کیا تو لوگ گئے ہوے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین راویون نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ مین امر طلب دشمن کیا پس لوگ نکلے و حال آنکہ وہ زخمی تھے و در بیان قول تعالے اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ الی قولہ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ و چونکہ ابو سفیان نے روز احد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفرا شروع سال پر کیا تھا اسلیے لوگون نے ابو سفیان سے کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا نکیا تب اُسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے کی طرف روانہ کیا تا کہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اُن لوگون کو عزم خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اُسکے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اُسے اسطرح بیان کرے کہ قریش نے جماعت کثیر جمع کی ہی اور تمھارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اُنکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل کرینگے پس قریب تھی بات کہ وہ مسلمین کو یا اُنمین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہانتک کہ یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اگر کوئی میرے ہمراہ نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنے اُنکو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اُٹھایا لَمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْءٌ کہ نوبت قتال کی نہ پہونچی اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہی تمکو اپنا دوستدار بنا کر اور اُسکو ڈراتا ہی جو کوئی اُسکی اطاعت کرتا ہی وَلَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ یعنے محبوب رکھتے ہین کفر کو ایمان پر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ یعنے جسقدر کہ

اُنکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہی اور اُنکو رزق ملتا ہی اور اُنکو غلبہ و ظفر دکھلایا جاتا ہی اُسکے اعدا پر تو یہ سب اُنکے لیے سامان مہلت ہی تاکہ موجب مزید اُنکے کفر کا ہو ماکان اللّٰہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وماکان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب اس سے مراد ہی مبتلاے مصائب ہونا اہل اُحد کا ولکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنے مقرب کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے رسولون مین سے وہ بیان قولہ تعالے ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاہم اللّٰہ من فضلہ ہو خیرا لہم اِلے قولہ یوم القیمۃ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنے زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آویگا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اُسکے دونون ہنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہے گا مین تیرا مال ہون لقد سمع اللّٰہ قول الذین قالوا ان اللّٰہ فقیر ونحن اغنیاء راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنا فنحاس یہودی نے کہا خدا فقیر ہی اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہی وقتلہم الانبیاء بغیر حق وقولہ تعالے ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم تمھارے کفر سے اور باعث تمھارے قتل کرنے کے انبیا کو الذین قالوا ان اللّٰہ عہد الینا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار یہ وہ آیت ہی جسکو یہود نے پڑھی ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم یعنے یہود سے ومن الذین اشرکوا یعنے عرب والے اذی کثیرا اِلے آخر الآیۃ راوی نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے واذ اخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ اِلے قولہ ولہم عذاب الیم کہا لیا گیا علماے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرین پس اُس عہد کو اُنھون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اُسکو اُنھون نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت نبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کو بدل ڈالا وقولہ تعالے لا یحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارۂ مردم منافقین چنانچہ نبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم جب بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے پھر جب حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے الذین یذکرون اللّٰہ قیاما وقعودا وعلے جنوبہم کہا راوی نے کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوون پہ یعنے کروٹ

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا راوی نے کہا وہ منادی قرآن
ہی کیونکہ نہین ہو ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالے فَالَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو مکے سے
نکل آئے تھے وَلَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ یعنے تجارت انکی
اور پیشہ انکا وَاِنَّ مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِمْ
یعنے عبد اللہ بن سلام یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا راوی نے کہا
عہد رسول خدا صلعم مین رباط سوائے نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنے بدل جہد مردم سوائے
ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبد اللہ نے کہ جب
سعد بن ربیع اُحد مین شہید ہوئے تو رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے بعد از ان حمراء الاسد
کی جانب تشریف فرما ہوئے اور برادر سعد بن ربیع نے آکر میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی
اُنکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اُس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہانتک
کہ شہید ہوئے سعد بن ربیع پھر جب اُن لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لے گیا اور اُسوقت تک فرائض نازل
نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اُسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلعم
کو طلب کیا اور وہ اُن روزون اسواف مین تھی پس ہملوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح
سے حاضر ہوئے اور اُسی عرصہ مین کہ ہملوگ حضرت کے پاس بیٹھے اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ
کون کون شہید ہوا مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرت نے فرمایا اُٹھو ہمارے
ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہملوگ بیس آدمی تھے پھر جبکہ ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا
صلعم اور ہملوگ بھی اُنکے ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوئے تو ہمنے دیکھا کہ اُسنے مابین دو درخت
خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہو اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال رکھی تھی جابر بن عبد اللہ نے کہا واللہ مسند
و فرش پورا نہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھے اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اُن پر
رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے اُس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اُسکے بدن سے پار
ہوگئین یہانتک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو عورتون نے سُنا تو سب رونے لگین اور حضرت
کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتون کو رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ
اُس عالم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص اہل جنت سے
تمکو سامنے نظر آوے گا جابر نے کہا ہملوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہی

کہ ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اُنکو خوشخبری دی کہ تمھارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہی بعد ازان ابوبکرؓ نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے
درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہی کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہملوگ اُٹھے اور جو کچھ اُنکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اُس سے اُنکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہی تو دفعتہً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اُٹھے اور بڑھکے اُنکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جابر نے کہا اُس قدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے
تھا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اُس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم اُسمین کھانے لگے
یہان تک کہ ہملوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اُس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اُٹھا لیجاؤ تب اُسکو اُٹھا لیگئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابر نے کہا پھر ہم کھانے
لگے یہان تک کہ سیر آسودہ ہوگئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا پُر ہی اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا[1] بعد ازان اپنی مجلس یعنے اپنے مقام
نشست پر پھر آبیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اُسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اُس سے
سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اُٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا یعنے اُسوقت
تک آیہ وضو نازل نہوی تھی بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اُٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ سعد بن
ربیع اُحد مین شہید ہوا اور جو کچھ اُسکا متروکہ تھا اُسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہی کہ سعد اپنی دو بیٹیان
چھوڑ گیا ہی اُن دونون کے پاس کچھ مال نہین ہی اور یارسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال سے
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے ای پروردگار پیچھے سعد کے اُسکے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہملوگ بھی
اُنکے پاس بیٹھے چنانچہ یکبیک حضرت پر سختی وجد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر
ہنگام نزول وحی کا ہی بعد ازان حضرت اُس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے

[1] یا اسلئے کہ حضرت صلعم پہلے سے باوضو تھے ۱۲

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بُلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہی اُسنے کہا
یارسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اُسکو میرے پاس بُلا لا بعد اذان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدائے تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت صلعم
نے کہ اور ثمن اس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اُسکو تو لے
اور اُس روز تک بچہ وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اُسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع تھین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اُس ام سعد
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اُسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو حاجت ہو
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہی اور تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اُسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہی اور جب اُحد مین مشرکین
شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص اُحد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا
کہ اُسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمدؐ ظفریاب ہوے اور ہملوگون نے شکست
پائی اور آنے والون مین اول مین تمہارے پاس آیا ہون راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہی اُسوقت کا جب
ہزیمت اُوے مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد اذان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچے جس
امر کو پہونچے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو
خبر دی وہ وحشی غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجسے حدیث بیان کی موسے بن شیبہ نے قطر بن وہب الشبی
سے اُنھون نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصاب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل و جرح و ہزیمت
اُنکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ایسے ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھ گیا جو
کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہی تب اُسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش چند
بار یہان تک کہ لوگ اُسکے پاس جمع ہو گئے مگر وہ سب خائف تھے کہ کوئی بدخبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے
اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمدؐ کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اُسکے
کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمدؐ کو ہمنے مجروح کیا اور اُنکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار
لشکر حمزہ کو قتل کیا ہی بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمدؐ پر شماتت اور بایکدیگر اظہار سرور

کرتے چلے جاتے تھے اُسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھو تو کیا کہتا ہی وحشی نے کہا
واللہ مین نے سچ کہا ہی جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہی اُسنے کہا واللہ مین نے اُسکے پیٹ مین برچھیان
ماریں کہ اُسکی دونون رانون سے نکل آئین جب لوگون نے اُسکو آواز دی اُسنے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے
اُسکا کلیجہ نکالا اور مین اُسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تاکہ تو اُس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون
اور عورتون کے حزن وغم کو دور کیا اور اُن لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اُس روز
ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین آو معویہ بن المغیرہ
بن ابی العاص جو اُس روز شکست اُٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اُٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا
جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجہ عثمانؓ
ام کلثومؓ بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمانؓ یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہین اُسنے کہا
اُنکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کروایئے کہ میرے پاس اُسکی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہی کہ مین نے اُسکی جانب سے
اول سال مین بیچا تھا اب مین اُسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس اُم کلثومؓ نے آدمی بھیجا
عثمانؓ کو بلوایا جب وہ آئے تو اُسکو دیکھکر بولے وائے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین
ڈالا تو یہان کیون آیا اُسنے کہا ای فرزند عم ای بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہی اور نہ زیادہ تر
تجھسے کوئی احق ولائق ہی پس عثمانؓ نے اُسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُسکے لیے امان حاصل کرین و حال آنکہ قبل آنے
عثمانؓ کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ بتحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہی اُسکو تلاش و گرفتار کرو چنانچہ
لوگ اُسکو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اُسکو عثمانؓ بن عفان کے گھر مین تلاش کرو
جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور اُم کلثومؓ سے استفسار کیا تو اُنہون نے اُسکی طرف اشارہ کیا تب
اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے باہر نکالا اور پکڑ لیگئے اور حضرت علیہ السلام کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت
عثمانؓ بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمانؓ نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق
مبعوث کیا مین اسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین
تو اُسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اُسکو عثمانؓ کے لیے ہبہ کر دیا
اور اُسکو امان دی اور اُسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد
اس مدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمانؓ وہان سے نکلے اور اُسکے لیے
ایک شتر خرید کیا اور اُسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلعم

حمراء الاسد کی طرف روانہ ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمرا الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر چلا گیا یہان تک کہ جب وہ ثمد و عقیق مین یعنے درمیان مقام عقیق کے جارہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہی اُسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اُسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر چوتھے روز اُسکو جالیا اور ایسا ہوا کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اُسکی تلاش مین بتعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انھین دونون نے اُسکو مقام جمار مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اُسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہی آخر عمار نے اُسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین حاضر ہوئے اور اُسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ شمیثہ الزید مین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اُن دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اُسکو گرفتار کیا اور وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اُسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اُسکو زندہ از براے غرض پکڑ لے گئے اور جسوقت یہ لوگ غزوہ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مرگیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوئے اور یہ پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے اعیان قبیلہ اوس و خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان و عبید بن اوس مع اور چند آدمی کے کہ اُنھین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہی یعنے حکم جہاد و قتال کرتا ہی دشمن سے اور نہ نکلین ہمارے ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہی کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو یعنے اُن سے جہاد و قتال کرو پھر آدمی نے کہا یہ سنکر اُسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعاً وطاعۃً اللہ ولرسولہ یعنے ہمنے بسمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے علاج کی کچھ پرواہ نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوے اور اسی طرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ کے پاس گئے اور اُنکو حکم کیا خروج و کوچ کا اُنھون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جاکر شریک ہوے

اور اسی طرح ابو قتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے زخموں کی دوا کر رہے تھے تب ابو قتادہ نے
کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہی تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہی وہ لوگ بھی یہ سنکر برجستہ اپنے ہتھیاروں کو اٹھائے
اور اپنے زخموں کی دوا کے واسطے مائل تو توقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحوں نے خروج کیا
ازانجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبیہ بن عامر بن حدید کے بدن مین نو زخم تھے یہان تک کہ یہ سب لاحق ہوے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اُن روزون وہی ۲ میلی راہ تھی اور یہ سب مردان
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کی طرف
نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ ارحم بنی سلمۃ ای پروردگار
بنی سلمہ پر رحم کر اور واقدی نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر اُن سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے
پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو انکی قوم
کے پاس سعد بن معاذ آئے اور انکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہی تب ایکنے اُن دونون
مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نہ کرین تو نقصان عظیم ہی
واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہی کہ سوار ہو کر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ
نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہی پھر اُنکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ
چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چل نکلے
پر دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبد اللہ نے
اُنکو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اُسکے پیچھے رہتا تھا یعنے برادر رافع، اور یہ بھی مراد ہی
کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پا پیادہ چلتے تھے یہان تک کہ یہ لوگ حضور مین
رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اسیوقت وہ دونون حضرت کے پاس
حاضر لائے گئے اور اُس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے انھون نے کہا تم دونون کو ابتک
کس چیز نے روک رکھا تھا اُن دونون نے اپنی علت معذوری سے اُنکو مطلع کیا تب عباد نے اُن دونون کے
حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اُس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور اشترون اور ناقون کی
موجود ہوتین تو یہ تمھارے حق مین بہتر نہوتا اور کہا واقدی رحمہ اللہ علیہ نے کہ مجھسے **حدیث**
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر انھون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ قصہ انھین دونون کا ہی اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہی کہ ہمارے ساتھ نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے اُحد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین حاضر ہونے پر بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا ای فرزند سزاوار نہین ہی مجکو نہ تجکو کہ ہم ان لڑکیون کو تنہا چھوڑ جادین کہ اُنکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو انپر خوف آتا ہی کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بے بس ہین اور مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہون کیا عجب ہی کہ حق سبحانہ تعالی مجکو شہادت روزی کرے پس مین اُن لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجپر اپنے لیے اختیار شہادت کیا و حال آنکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت صلعم نے اُنکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز اُحد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے اُنہین سے سوای میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہین نکلا اور سوا ے میرے اور لوگون نے جو روز اُحد حاضر قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا طلب کیا اور پھر ہرہ اُسکا لپیٹا تھا روز اُحد سے نہین کھُلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اُس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پُر انوار پر نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بُن موے سر اور رباعیہ یعنے دانت بعد دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانۂ راست در ضرب سے جو ابن قمیہ کو مارا تھا ورم کیا اور جھکا تھا اور رانین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آن حضرت علیہ السلام داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد و پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب انکو منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آاُترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندا ے منادی سُنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہین اور حضرت اُسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سوا ے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا ای طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہی طلحہ نے کہا مین نے عرض کی یہین قریب ہی پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسول خدا صلعم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا بعد ازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر و کہان نظر آتے ہین طلحہ نے عرض کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا اسیکا مجھے بھی گمان ہی اور فرمایا ای طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز اُحد کے اب ہرگز ہمسے ظفریاب اور بہرہ مند نہونگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر فتحمند کریگا و بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین آدمیون کو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور ان تینون مین دو تو سلیط

وفعمان دونون پسران سفیان بن خالدؓ بن عوف ابن دارم بنی سہم سے تھے اور اُن دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا
جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اُن دونون سے تاخیر اور
دیر کی مگر وہ دونون بشتاب روی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اُسکی بتھی ٹوٹ گئی
اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا مین تو ندونگا تب اُسنے اُسکی چھاتی پر ایک لات ماری
کہ وہ چت گرا اور اُسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اُنمین ایک جماعت تھی
کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اُنکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اُس
قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر لوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد
اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو اُنکو اپنے لشکر مین اُٹھا لیگئے تب رسوؐل خدا نے اُن دونون کو ایکسہی
قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباسؓ نے کہا یہ قبر اُن دونون کی ہی کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے
رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابرؓ نے کہا کہ اس سفر مین اکثر
زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا لیے تھے کہ حمراء تک کافی ہوا اور جزر یعنے کھانے
کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے
اور اُس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہلوگ آگ روشن کرین
تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اُس رات کو ہلوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی
نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کے
یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اُنکو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی
ایک کنارے آیا اور وہ اُسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہی کہ قبیلہ خزاعہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح
رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمدؐ جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر
بہت شاق ہی اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنے فیروزمند رکھے یا یہ معنے کہ
آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپ کے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تام چلا
اور ابوسُفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمدؐ کو قتل نکیا
اور زنان نوجوان سینہ نوخیز ان سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اُن لوگون نے
عزم رجوع پر اجماع کیا ہی تب اُنکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اُنکے
اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اُنکے پھر آئے ہین اور کیا اُنکے لیے جمعیت مال و مردم چھوڑ آئے ہین
اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابوسفیان کے آیا تو اُسنے کہا یہ معبد ہی

اور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی ای معبد تو اپنے پیچھے اُنکو کیونکر چھوڑ آیا ہی اُسنے کہا مین محمدؐ کو اور اُنکے اصحاب کو
اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمہیر مثل آگ کے شعلہ در ہین اور تمپر دانت
پیستے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس و خزرج مین سے روز احد اُن سے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اُنکے ہمراہ
جمع ہین اور اُن لوگون نے باخود ہا تعاہد کیا ہی کہ بدون ملاقات تمھارے وہ نہ پھرینگے اور تمسے بدلا خون کا
لیوینگے اور در بارہ قوم اپنے اور در بارہ عمائد اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اُن لوگون نے
کہا وائے تجھپر یہ تو کیا کہتا ہی اُسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ وہ اُنھون نے کوچ کیا ہی کہ اُنکے
گھوڑون کی چوٹیان اور کنوٹیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اُن لوگون سے دیکھا ہی
اُسنے مجھے برانگیختہ کیا ہی اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کادت تہد من الاصوات راحلتی
اذا سالت الارض بالجرد الابابیل + تعدو باسد کرام لا تنابلۃ + عند اللقاء ولا میل معازیل
فقلت ویل لابن حرب من لقائہم + اذا تغطمطت البطحاء بالجیل قریب تھا کہ ناقہ میرا صدائے صہیل سے
گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز روی مین اُڑنے والے مثل ابابیل کے
یا کثرت اُنکی مثل ابابیل کے ہی اور وہ لے دوڑتے ہین اُن شیر مردون کو جو سستی و کوتاہی کرنے والے نہین ہین
وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنے سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہی واسطے
ابن حرب یعنے ابی سفیان کے اُن لوگون کے مقابلے سے جسوقت جوش زن ہوگا صحرای بطحا صدائے فوج سے
اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابو سفیان اور اُسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا
وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا ای قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اُن سے جنگ کی ہی مین اندیشہ کرتا ہون
کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز احد پیچھے رہ گئے تھے ابکی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوے ہین پس
مناسب ہی کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمھین کو غلبہ ہی اور مین ڈرتا ہون کہ تم اُنکی طرف قصد کرو اور
غلبہ اُنکا تمپر ہو جاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُنمین بڑا راستباز صفوان ہی وحال آنکہ وہ راستباز
نہین ہی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ پتھر اُنکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے
اُنکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جائینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے
رفتہ و گذشتہ ہو جاوینگے کہ پھر عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اُس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین
یعنے اُنکے مقابلے سے بہت خائف و ترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے
گذر اُنکا پاس ابو سفیان کے ہوا تو اُسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پہونچاؤگے اور جو کچھ
مین کہلا بھیجون تم کہدوگے مین تمسے شرط اس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار مکہ مین جب تم میرے پاس آؤگے

تو مین تمھارے اونٹون کو زبیب سے پر بار کردونگا اُنھون نے قبول کیا تب ابو سُفیان نے کہا جس وقت تم لوگ محمد اور اُنکے اصحابؓ سے ملاقات کرو تو اُنکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اُنپر پھر آنے کا کیا ہی اور کہتے تھے کہ تم چلو ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین پس ابو سفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ مقام حمرا مین پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابو سفیان نے اُن سے پیغام دیا تھا اُنھون نے حضرت صلعم اور اصحابؓ سے بیان کیا تو ان لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہی اور وہ بہتر ین مددگار ہی اور اسی باب مین خداے عزوجل نے یہ آیۃ نازل کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ الایہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگون نے کہا کہ تمھارے لیے مردمان کثیر جمع ہین تو اُنکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الآیہ جن لوگون نے امتثال امر خدا اور رسُول کیا بعد ازان کہ وہ باوجودیکہ وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اُنکو خبر دیوے کہ ابو سفیان اور اُسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمانؓ بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سواے اُنکے اور کسی بھی اور اُنھون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جنسے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہی اور روایت کی عمر بن عثمانؓ نے اُنھون نے سلمہ سے پس ان سبنے کہا کہ جب ابو سلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ اُترے تھے اور اُسوقت قبا سے آئے تھے اور اُنکے ساتھ اُنکی بی بی اُم سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابو سلمہ احُد مین زخمی ہوے اور زخم اُنکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آئے ہین تو اُنکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمرا الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابو سلمہ اپنے حمار پر سوار ہو کر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اُسوقت حضرتؐ بلندی مقام عصبہ سے اُتر کر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جانب حمرا الاسد کے چلے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابو سلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کر کے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

اور انکو بھر آئے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسویں مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ ہمنے تجکو اس لشکر کا امیر و افسر کیا ہی اور اُنکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے تو اُنپر تو پہلے زور ڈال یعنے سختی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اُنکا تجھسے بغلبہ ملاقات کرین او حضرت صلعم نے انکو اور اُنکے ہمراہی مسلمین کو تقوے وخیر وصیت فرمائی چنانچہ اُنکے ہمراہ اسس لشکر مین ایکسو پچاس مرد روانہ ہوے واز انجملہ ابو سبرہ بن ابی رُہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اُنکی برہ بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخزمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے معتب بن الفضل بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب آنہین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انھین لوگون مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح وسہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اسید بن الحضیر وعباد بن بشر وابو نائلہ وابو عبس وقتادہ بن النعمان ونصر بن الحارث الظفری وابو قتادہ وابو عباس الزرقی وعبد اللہ بن زید وخبیب بن یساف تھے اور سوائے اُنکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک وہ شخص تھا جسنے رسول خدا صلعم کو آمادہ وبرانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ طے سے کہ مدنیہ مین بارادہ ملاقات کسی عورت قبیلہ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اُس صحابی کے قرابتدارون مین آکر اُترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اُن لوگون کے ہین جو اُن دونون کی اطاعت مین حاضر ہین اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدنیہ کا رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ خاص خانۂ محمد مین درآوینگے اور اُسکے اطراف وجوانب مین جو اُنکے توابع ولواحق بستے ہین اُنکے مال ومتاع لوٹینگے اور اُنکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدنیہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ آوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئینہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ وتیز رو تیار کیا ہی اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے اُنکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے سازو سامان حرب مہیا کر لیا ہی کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے یہان گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار وخستہ خاطر ہین کیونکہ ابھی حال مین قریش اُنپر غالب آچکے ہین یعنے بجنگ احد کہ تا بمدت آزار زخم سے اُنکو مہلت نہوگی کہ آمادۂ جنگ ہون اور اب اُنکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ اُنھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث بن عمیر ہی اُنکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری راے کے موافق

نہین ہی قتل کرنا ہمارا اُنکے تئین کچھ عوض خون نہین ہی اور لوٹنا اُنکو بدلہ لوٹ کا نہین ہی ہمارا وطن شہر بسے
بعید ہی اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہی کیونکہ قریش ایک مدّت متوقف رہے اور عرب مین آمدورفت
کرتے ہوے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اُنکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعدازان
جب وہ عازم ہوے تو اُنھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور پُشتارے ہتھیارون کے لدوائے
اور اُنکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مُبارز تھے سوا اور ہمراہیان توابع کے اور منتہاے
کوشش تمھاری یہ ہی کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہو جاوین پس تم اپنی اپنی
جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے تم پر شکست ہونے سے
پس یہ باتین اُنکی روانگی مین شک ڈالتی تھین و بعدازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے (یعنے میری روانگی تک)
غرض کہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرت سے
بیان کیا حضرت صلعم نے ابوسلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے
ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنے شارع عام
سے باندیشہ خطر پھرا کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد
کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اُسکا ایک چشمہ سار ہی اور اسی جگہ انکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے
اُنکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اُن چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور
تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ ابھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو
بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اُنکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی
تب ابوسلمہ اُس چشمہ سار پر وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان
لشکر کیا اور اپنے اصحاب کو ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کردیا چنانچہ ان اصحاب
کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون
جماعت سے تاکید کردی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سواے میرے پاس کے اور کہین نکرنا
اور اُنکو حکم کردیا کہ ازہم یکدیگر جدا نہونا اور ہر ایک جماعت پر اُنھین مین سے ایک ایک افسر مقرر کردیا تا آنکہ وہ سب
گروہ گروہ سالماً و غانماً ابوسلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی بھی
نہ پہونچی پس ابوسلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے
روانہ ہوتے تھے تو ابوسلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کرلو اور ابوسلمہ نے مال غنیمت سے جو چیزین اُس طائی رہبر نے
خواہش کین پہلے اُسکو دین بعدازان مال غنیمت سے حق صفی یعنے برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسول خدا صلعم کے

ایک غلام یعنے ایک چھوکرے کو نکالا بعدازان اس مال سے خمس باہر کیا پھر مابقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کردیا پھر
جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک
کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن عبید نے عبدالرحمان بن
سعد بن یربوع سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا انھون نے کہا کہ جسنے ابوسلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابواسامہ
الجشمی تھا کہ اُسنے روز احد تیر چوڑے بھال کا اُنکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اُسکا علاج
کرتے رہے پھر مہینے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پنتیسوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے
اُنکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے
تو اُس زخم کا منھ پھر کھل گیا یہان تک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو انھون نے وفات پائی اور غسل اُنکی میت کا
یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارۂ چاہ کے دیا گیا اور اُس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا
صلعم نے اُسکا نام یسیرہ رکھا بعدازان جنازہ اُنکا بنی امیہ کے یہان سے اٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور
بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابوسلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدت عدۃ کے چار مہینے
دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرتؐ نے اُن سے انھین شبون مین صحبت کی
جو چند شبین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اُسی
ماہ مین ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہی کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اُسی
شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہؓ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹؁ ہجری ہی اور ابوعبداللہ واقدی نے کہا کہ مین نے
اُس حدیث کو عمر بن عثمان الجحشی کے روبرو بیان کیا انھون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس
روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تجکو اُس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب انھون نے
کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی انھین کے یہان اُترا تھا
اور اُن سے یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اُس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اُسنے حضرت سے خبر
بنی اسد بیان کی اور جو کچھ اُنکے ارادے مدینے کی طرف آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا
اور وہی منجملہ الجیش راہبر تھا پس وہ اُن مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر راستہ سے لے آیا تاکہ
اُس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اُنکے پاس اُس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی
چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اس جماعت کو جا لیا تو وہ اُن سے ڈر گئے پھر آمادہ جنگ ہوے اور لڑنے
لگے اور زخمی ہو کر متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور اُنکے اونٹ اور بھیڑ کو
پکڑ لائے بعدازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابو سلمہ شہداے اُحد مین سے ہین کیونکہ وہ روز اُحد ایسے زخمی شدید ہوئے تھے کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ ہو کر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابو خالد الذرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے تھے کہ اُنکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ مین پھر اُن زخمون سے جوش کیا اور باعث اُنکی موت کا ہوا اور اُنپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ یہ شہداے یمامہ سے ہے اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اُنھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہی ایوب بن عبدالرحمان بن ابی صعصعہ نے کہ رسول خدا نے ابو سلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایکسو پچیس مردون کے روانہ کیا اور انھین مین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عقبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے اور دنون مین کہین چھپے رہتے تھے تا آنکہ چشمہ سارقطن پر وارد ہوے اور جا لیا اُن لوگون کو جنھون نے وہان لشکر جمع کیا تھا پھر ابو سلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اوّلا اُن کو امر تبقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اُنکو جہاد کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر آمادہ و مستعد کیا اور در باب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موافقت کرا دی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے دو دو مین مواخات کرا دی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش ازانکہ دشمن اُنپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادۂ کارزار ہو گئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے یا بشک راوی بعض نے اُنمین سے ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کر کے تلوار ماری کہ اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اُتار لیجا دیگا تب اُسکو اُسکی جماعت کے طرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابو سلمہ نے اُنپر حملہ کیا بالآخر مشرکین جب و راست گریزان ہوے اور مسلمین نے اُنکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہو گئے تب ابو سلمہ نے اُنکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا اور جو جو اسباب اُنکا متاع ہر قوم سے ہلکا لائق لیجانے اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اُس مقام مین عیال و اطفال مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوے یہان تک کہ جب چشمہ سارقطن سے مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو راستہ بھول گئے پس دفعۃً اُن مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہنچے اور وہان اُنکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے پھر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ ہانک لیے اور اُن چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اُس غنیمت سے اُنکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے انھون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب بن سے اجورہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اُسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجکو اسمین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوین گے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اُن اونٹون کی چرائی پر لیگیا کہ آخر کو اُسنے بھی پانچوان حصہ لیا

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین ۳۶ مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ وعبد الرحمن بن عبد العزیز ومعمر بن راشد وافلح بن سعید وابن ابی سبرہ وابو معشر وعبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے اُنمین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوائے ان لوگون کے جنکے نام مذکور ہوے اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور بطریق جمع حدیث کا ربط دیا اختلافات کا ہر چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء رجو ملاعب الاسنۃ یعنے برچھیت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اُسنے حضور مین پیشکش کیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اُسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے تکلیف قبول اسلام کی دی اُسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپ کے اس امر کو بہتر وبزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہی اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہی کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہو گا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہی عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اُنمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک ومددگار ہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قرا قرآن کہلاتے تھے اُنکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت اور تعلیم وتعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہان سے کھیرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور اُنکے گھر والے جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے انھین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر بیر معونہ مین شہید ہوے پس آنحضرت صلعم نے پندرہ روز تک اُنکے قاتلون پر بددعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری رض نے کہا

کہ یہ سب ستّر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہی کہ سب چالیس آدمی تھے
اور آن حضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کردیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن
عمرو الساعدی کو اُن جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور
بیر معونہ ایک چشمہ ہی چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہی اور یہ دونون
یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے سنکر اُنھون نے
کہا کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطلب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے
تو اُسمین لشکرگاہ کیا اور اپنی سواری و باربرداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اُنکی چرائی پر حارث
بن حتمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان مردمان
بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچاوے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ
قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء والی نجد مین
پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمدؐ کی شرکت و مددگاری کی ہی تم لوگ اُن سے تعرض نکرنا
لہذا اُن لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھینگے اور عہد شکنی نکرینگے پس عامر
اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے
مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عفیہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے ساتھ چلے اور ان سب نے عامر بن طفیل کو
اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس اُن لوگون نے اُسکی
پیروی کی تا آنکہ اُن لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے
ہوے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور
منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اُنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام
قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب
بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین
دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک
پہونچون بعد ازان امن تمھاری مجھسے نکل جاویگی پس اُن لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر
مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اُن لوگون نے اپنی امان اُن سے نکال لی بعد ازان منذر نے اُن سے قتال کی

تاآنکہ شہید ہوئے چنانچہ یہی اشارہ ہی قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعتق لیموت یعنے سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصمۃ و عمرو بن امیہ جانورون کو
چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اُڑنا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہو گئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سوائے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اُونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑھ گئے
تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہین اور سوار اُنکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہی اُنھون نے کہا میری راے یہ ہی کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے
قتال کرنے لگے اور ان مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اُن لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کر لیا تب اُنھون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمھاری
مجھسے ساقط ہو جاوے اُنھون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اُنھون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے قتال کی اور اُنمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوے اور اُنکو یون قتل نہین کیا بلکہ اُنکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئینہ میری ماں پر نذر یا منت ہی
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اُکھیڑ لیے یعنے چوٹی اُنکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اُن شہیدون مین پھرنے لگا اور ابن امیہ سے
اُنکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا اُنمین سے کوئی شخص گم بھی ہی
اُنھون نے کہا کہ ہان اُنمین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اُسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اول تھا اُسنے کہا مین تجھسے اُسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص نے اُسکو
بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ پھر وہ مجکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذٰلک عامرؓ بن فہیرہ کہ عامر بن فہیرہ کا یہ حال ہی اور جسنے اُنکو قتل کیا تھا

عامر بن فہیرہ ایسا ہی شخص تھا

وہ شخص بنی کلاب سے تھا اُسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اُسکو بھالا مارا تو مین نے
اُس سے یہ کہتے ہوے سنا فُزتُ واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہی مین نے
اپنے دل مین کہا کہ فزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہی پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے
آیا اور مین نے اُسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اُسکے قول فُزتُ سے سوال کیا کہ اس سے اُسکی کیا مراد تھی
اُنھون نے جواب دیا کہ مقصد اُسکا جنت ہی اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے
قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے
اُٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم
کے ایک عرضی لکھی اُسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے
دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیین مین
داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین
دو رنج مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثدین ابی مرثد اور روانگی محمد
بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل الابرا کا ہی کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یعنی
مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اُسکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء
بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دُعا اُن قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ
اُشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَزِعْبٍ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ہِشَامٍ
وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ
یعنے ای پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر ای پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ
بنی لحیان و بنی زعب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عُصَیّہ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی
خدا اور رسول کی کی ہی ای پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ
قارہ کے ای پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو
اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلۂ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلۂ اسلم کو حق تعالے سلامتی
عطا کرے بعد ازان حضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسیطرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک
یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا انکہ یہ آیہ نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ
یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہی

۵ قنوت بعد الرکوع یعنی بعد الرکوع و تحقیق بعد الرکعۃ الاولی بعد سمع اللہ مکان القنوت ۱۲

کیونکہ شاید حق تعالے اُنپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لادین یا اُنپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین
اسلیے کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللھم یا رب یہ کلمہ حیرت و حسرت مین کہا جاتا ہے
یعنی ای اللہ ای پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا
کہ انصار مین سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز احد اور ستر آدمی دفعۃً بیر معونہ مین اور ستر
شخص معرکۂ یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ
شہدای بیر معونہ پر ہوا اسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے
حق مین شہداء بیر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اُنکو پڑھتے تھے یہان تک
کہ وہ منسوخ ہو گئین یعنے متروک ہوئین منجملہ اُنکے یہ دو آیتین ہین بلغوا قومنا وانا لقینا ربنا فرضی عنا و رضینا عنہ
یعنے وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اُس سے یعنے اُسکی عطیہ رحمت و کرامت سے
اور کہا راوہ نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا
پس اُسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیۂ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا
صلعم کیا سو حضرت نے اُس ہدیہ کو اُسپر واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب
لبید نے کہا میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کا قبول
کر لیتا تب لبید نے کہا اُسنے مجھے آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہی کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہی یعنے
دعاے شفا چاہتا ہی اپنے درد و بیماری سے اور اُسکے تئین دُبیلہ تھا یعنے اُسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا
پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اُٹھا لیا اور اُسپر آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا
اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اُسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے جا کر ایسا ہی کیا تو ابو براء اُس مرض سے
بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُسکے لیے ایک قطی شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی
کہ ابو براء اُسکو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اُسی روز ابو براء اپنی قوم مین پھرتا ہوا
ارادہ سر زمین بلیّ کا رکھتا تھا اور بلیّ ایک قبیلہ ہی پھر گذر اُسکا عیص پر ہوا تب اُسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ و امان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اُس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہی تب پسر ابی براء رخصت ہو کر چلا اور

ع
... اور
دونون ... ۱۲

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع ہوا وہ ابو براء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اسمین تاب حرکت نہ تھی تو اُسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا یہ کہکر ابو براء وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہائے قبیلہ بلی سے موجود تھے اور اُس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جا ملا اور وہ اُسوقت اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اُسکو بھالا مارا مگر بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہی) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ سے کہا کہ عہد و ذمہ ابو براء کا مین نے پورا کیا عامر نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُسکا ہی اور اُسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے ای پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناۃ کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالت مآب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ اُنھون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اُنکے درمیان[1] سے ہی یعنے اصحاب بیر معونہ سے ہ اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے اور اُس لشکر مین سواے انصاریون کے اور کوئی نتھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تو نے بد کام کیا کہ ایسے دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تاکہ مین اُن دونون کو خونبہا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیون کو ہمارے اصحاب مین سے قتل کیا و حالانکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت ان دونون کی اُس قسم سے نکالی جسطرح کی

[1] قولہ تو بھی اُنکے درمیان سے ہی اشارہ احتمال ہی بطرف بنو عامر کے کیا ہو واللہ اعلم ۱۲

دیت دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہی پس وہ خون بہا دونون کا اُس قوم کے پاس بھیجدیا اور واقدیؒ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت
عروہ بن الصلت کے کہ اُنکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے و باوجودیکہ اُنکی قوم بنی سلیم نے
بھی اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنھون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمھارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی
جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کے گھر گئے تو وہ لوگ
کہنے لگے کہ اے پروردگار اسوقت ہم سواے تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا سلام سواے تیرے
تیرے نبی کو پہونچاوے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچادے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اُسکی خبر جناب مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی

اسماے شہداے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوے
اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے
اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام وسلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو
بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے
و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو
شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اُٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے و بالآخر وہ روز جنگ خندق
شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ
نبیت سے مالک بن ثابت و سُفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ سولہ
مرد ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بُدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ
وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہُ نَافِعَ بْنَ بُدَیْلٍ رَحْمَةَ الْمُبْتَغِی ثَوَابَ الْجِہَادِ صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ اِذَا مَا
اَکْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن لوگون کے
جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین
تو منجملہ اُنکے بوجھ نافع کہتا تھا قول اُسکا راست و استوار تھا یعنے اُسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے
کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہی وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو طلب عوض خون اپنے بھتیجے
در غلاتا اور اُبھاتا تھا یہان تک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اُسوقت اشعار پڑھتا تھا
تَرَکْتُ ابْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِیَّ ثَاوِیًا بِمُعْتَرَکٍ تَسْفِیْ عَلَیْہِ الْاَعَاصِرُ + ذَکَرْتُ اَبَا الرَّیَّانِ لَمَّا عَرَفْتُہٗ + وَاَیْقَنْتُ

اِنّی یَوۡمَ ذٰلِکَ ثَائِرُہٗ یعنے مین نے ابن ورقاء خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اُڑتی ہی اُسپر گرد باد اُسوقت مین نے ابو الرّیان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابو ریّان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے اُسکو یعنے ابن ورقاء کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہی کہ حق تعالے ابن عمرو پر رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہی لوگون نے اُس سے نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کر پس اُسنے اُسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا یعنے جسکے یہ اشعار تھے اور سر مطلع اُسکا سچا غیر ندیر ہی

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین ۳۶ مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسیٰ بن یعقوب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی وسراغ رسانی کے طرف مکہ روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے تو وہان اُن سے بنو لحیان متعرض ومزاحم ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ ومعمر بن راشد وعبد الرحمان بن عبد العزیز وعبد اللہ بن جعفر ومحمد بن صالح ومحمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ ومعاذ بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے اُنمین کے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے وبتحقیق کہ جو کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے اُس سب کو جمع کیا چنانچہ اُن راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان پاس قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اُنکے لیے حصہ اور عطیہ شتران وستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُن سے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے اُنکے یہان بھیجین تاوہ اُنکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اُس شخص کو جسنے ہمارے صاحب یعنے سفیان کو قتل کیا ہی اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اُن سے ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہی کہ اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑا آوے تو اُسکو مثلہ کرکے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین اور یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل وقارہ سے

لہ وصلی الالہ علی ابن
عمرو وانہ صدق اللقاء
واصدق فذلک اوفق
فانوا لہ امرین فاختر
دینما فاختار رایہ
الرای الذی ہو ارفق

کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور رسول خدا صلعم سے
عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہی آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تا وہ لوگ ہمکو
قرآن سکھلادین اور مسائل اسلام کے بتادین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اُنکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو اُن لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر
اُنکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمہ سار ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہی تب وہان چند آدمی
نکلے اور اپنے اُن اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اُس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اُن دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ تمھاری عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
یعنے تم لوگون کو اُنکے ہاتھ بیچ لیوین اور تمھارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہی یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین
اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہی یعنے مجھکو ذمہ و امان قوم منظور ہی
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا
ذمہ اور اُنکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی اس بات کی
کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اُن سے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
مَا عِلَّتِی وَ اَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ + اَلنَّبْلُ وَ الْقَوْسُ لَہَا بَلَابِلُ + تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِہَا الْمَعَابِلُ + اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَ الْحَیَاۃُ بَاطِلٌ +
وَ کُلُّ مَا حَمَّ الْاِلٰہُ نَازِلٌ + اِنْ لَمْ اُقَاتِلْکُمْ فَاُمِّی ہَابِلُ یعنے کیا خوب ہی علت و حجت استوار میری کہ مین تیز دست تیغ بکف
اور تیر دار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے صدا سے شن و کڑک ہی تھراتے ہین یعنے چلتے ہین تیر رخ کمان سے اور حق کیا
موت ہی اور باطل کیا ہی زندگانی دنیا ہی اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہی انسان پر آنے والی ہی اور انسان
اُسکی طرف آنے والا ہی اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہی اور واقدی رح نے
کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اُنکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اُس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اُنکے تمام ہو چکے تو اُن لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّی حَمَیْتُ دِیْنَکَ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاحْمِ لِیْ لَحْمِیْ
آخِرَهٗ یعنے ای پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لیے
میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے
قتل کرتے تھے اُسکا لباس اُتار لیتے تھے اور ننگا کردیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا
توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوگئے اور اُنھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو
جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ وَمِثْلِیْ رَامَا ۔ وَرِثْتُ
مَجْدًا مَعْشَرًا کِرَامًا ۔ اُصِیْبَ مَرْثَدٌ وَخَالِدٌ قِیَامًا ۔ مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا اولوالعزم کہ وارث ہون مین
بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد و خالد قتل
ہوجاوین) بعد ازان مشرکین نے اُنکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ
دختر سعد بن الشہید اُسکا شوہر اور چار پسر اُسکے مارے گئے تھے اور اُن چارون مین سے حارث و مسافع
دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اُس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اُسکو قدرت دیوے
عاصم پر تو اُنکے کاسۂ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اُسکے لیے سو شتر مقرر کیے
اور اُسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اُن سب نے
ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اُسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اُس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب
حق تعالے نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اُن زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت
کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اُسکا منھ ڈنکون سے چھید دیا اور بہت کچھ اُن زنبورون سے ظہور مین آیا
کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اُن کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات
ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا
وحال آنکہ وہ لوگ اُسوقت اطراف آسمان مین کہین کسیطرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب نعش
عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اُن تک پہونچ سکے نہ اُنکو گزند پہونچا سکے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بتحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو
مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اُنکو مس کرے بخوف نجس ہوجانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے
پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہے مؤمنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار
سے بعد وفات اُنکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ معتب
بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے درآئے تب وہ سب اُنپر ٹوٹ پڑے اور اُنکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہان سے خبیب اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مر الظہران مین آئے تو عبد اللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہی واللہ مین تمھارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئینہ میرے تئین تاسی و پیروی
اُنھین لوگون یعنے شہیدون کی منظور رہی تب اُنھون نے عبد اللہ کو روکا مگر عبد اللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودہ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اُن سے الگ ہوگئے پھر عبد اللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اُن سے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا چنانچہ قبر اُنکی
مر الظہران مین ہی پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اُن دونون کو لیے ہوے
مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر خرید لیا
اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بعوض پچاس شتر خواہ مستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اُنکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تاکہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اُنکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اُنکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یا یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام شہر
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اُس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اُسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روے زمین مین
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو یعنے موسم نہ تھا وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشۂ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اُس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اُنکا رزق تھا
کہ خدا اُنکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اُن سے قرآن سُنکر رویا کرتی تھین
اور اُنپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہی اُنھون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہی اُسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اُسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل وقتال

حرام ہی گذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکر اُنکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اُنکو
اُسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈلون پھر مین نے
ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ
استرہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہی اور جب میرا بیٹا اُنکے
پاس استرہ لیگیا تو اُنھون نے اس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی بے شبہہ
تو بڑا جری ہی گیا تیری مان نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ میرے
قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا ای خبیب مین نے تیری امن مین دیا تھا
ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ
نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اُسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین
عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اُنکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل
کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اُنکے ساتھ
عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نرہگیا اور نکلنے والے
یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا لیس وہ چاہتا تھا
کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف
اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے دیکھنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لیگئے اور اُنکے ساتھ
زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے دینے واسطے سولی
دینے خبیب کے تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اُس
سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑدو تو مین دو رکعت نماز پڑھلون اُنھون نے کہا اچھا بس
خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اُنھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اُسید بن العلاء سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہی
دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اُنکو نہوتا
کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اُسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی
اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے ای پروردگار اُنکے عدد کو تو شمار کر

(یعنے اپنے قہر مین اُنکے ایک ایک کو گھیرلے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ اُنمین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اُنکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابوسفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسُفیان نے مجکو اُسدن
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اُس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور حویطب بن عبدالعزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اُنگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اِس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسی طرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خُبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور راوی کہتا ہی مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ
بن یزید نے اُن سے سعید بن عمرو نے اُنھون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سُنا وہ کہتا تھا کہ اُسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب اُنمین سے کسیکو چھوڑے گی اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اُنھون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن خُذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اُنکا
یہ تھا کہ اُنپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکمرتبہ
اُنکے آنے مین اُنھون نے پوچھا کہ ای سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہی کیا تجھپر جن ہی اُنھون نے
کہا نہین یا امیرالمومنین ولیکن تھا مین اُن لوگون مین جو وقت قتل خُبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اُنکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور وخیال آجاتا ہی تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہی عثمان راوی نے کہا کہ بس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی قدامہ بن موسی نے عبدالعزیز
بن رُمانہ سے اُنھون نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اُنھون نے کہا کہ
مین اُس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اُن لوگون مین سے جو وہان اُسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین کی طرف
جُھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زائد یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اُنکی محفلون مین سواے ذکر دعاے خبیب کے
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خُبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو سولی پاس لیگئے
اور اُنکا رخ طرف مدینے کے کرکے رودے یا رسی سے اُنکو خوب کسدیا بعدازان اُن سے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اُنھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون
اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اُن کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہی
کہ بجاے تیرے محمدؐ ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہی) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اُنھون نے کہا واللہ
مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اُنکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اُنھون نے بار بار کہنا شروع کیا ای خبیب لے پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے
مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہی لات و عزّیٰ کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ
ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اُنھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذاے قلیل ہی (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہی بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیب نے اُنکے کہنے سے انکار کیا تو اُن کافرون نے اُنکا منھ اُس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب منھ اُنکا پھرا دیا خبیب نے کہا ولیکن پھیر دینا تمھارا میرے منھ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو ضرر
نہین کرتا) بس بتحقیق کہ حق تعالے فرماتا ہی فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جس طرف تم رخ کرو اُسی طرف
وجہ خدا موجود ہی ای دلیل و حجت خدا لہ بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ
اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ يُبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّي السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ اَنْتَ عَنِّي السَّلَامَ یعنے ای پروردگار مین یہان
سواے شکل دشمنون کے اور کسیکو نہین دیکھتا ہون ای پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہی
جو تیرے نبیؐ کو میرا اسلام پہونچاوے بس تو ہی اُنکو میری جانب سے سلام پہونچا اور واقدی
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے
ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعۃً حضرتؐ پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت
نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرتؐ سے کہتے ہوے سُنا کہ
وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خُبیب کے طرف سے سلام پہونچاتے ہین
و بعد ازان اُن کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اُن لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے
یعنے اُن لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے بلائے گئے تب اُن کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے تمھارے آبا کو مارا ہی تب اُن لڑکون نے
خُبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خُبیب اُس لکڑی پر تڑپے کہ اُنکا منھ قبلہ کیجانب ہو گیا اُسوقت خبیب نے
کہا حمد ہی اُس خدا کی جسنے میرے منھ کو سمت اُس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبیؐ اور جمیع مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہی اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا اور

سعید بن عبداللہ بن قمیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقس السلمی یہ سب تھے اور ان
حاضرین مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہی واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اُس روز مین
لڑکا کم سن تھا و لیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار مین سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ
پکڑ کر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک
کہ خبیب قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اُسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلا کر کہا ای ابو سروعہ
ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اُسکے
پشت سے پار کر دیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُس دم تک چھید ارکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت
دیتے تھے کہ محمدؐ رسول ہین خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمدؐ سے باز رہتا ہوتا
تو ایسی حالت مین (یعنے جب برچھیون مین چھدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمدؐ کرتا یعنے بھول جاتا ہمنے کبھی
کسی والد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمدؐ محمدؐ کے ساتھ
رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے
تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزین کھانے کو اُنکے سامنے
آتی تھین اُسمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیے کہ
قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے
تو کیا چیز کھاتا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جو جانور سوا ے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہی
مین اُسکا گوشت نہین کھاتا ہون و لیکن مین دودہ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودہ پی لینا اور کھانون سے
کفایت کرتا ہی) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودہ ایک
بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا
یعنے ملتا تھا پھر جب کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اُن دونون کی باہم ملاقات
ہوئی اور اُن ہر ایک کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا
اور اُن دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے
بعد ازان وہ دونون ازیکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام
صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز
پڑھ لون پس اُنھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے
کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو

چھوڑ دیوین انھون نے کہا لا واللہ یعنے واللہ ایسا نہوگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے
کہ آیا تجکو خوش آتا ہی اور تیرا دل گوارا کرتا ہی کہ بجاے تیرے ہمارے ہاتھ محمد گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین
بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہی اور مجھپر دشوار ہی کہ جسم محمد مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی
کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین بآرام بیٹھون راوی نے کہا ابو سُفیان بن حرب کہتا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے
اصحاب مین اُسکے لیے ایسی اشد محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد مین محمد کے لیے پائی اور حسان بن ثابت
یہ اشعار شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جنکا مضمون یہ ہی لَیْتَ خُبَیْبًا لَمْ تَخُنْہُ اَمَانَۃٌ + وَلَیْتَ خُبَیْبًا کَانَ
بِالْقَوْمِ عَالِمًا + شَرَاہُ زُہَیْرُ بْنُ الْاَغَرِّ وَجَامِعٌ + وَکَانَا قَدِیْمًا یَرْکَبَانِ الْمَحَارِمَا + اَجَرْتُمْ فَلَمَّا اَنْ اَجَرْتُمْ
غَدَرْتُمْ + وَکُنْتُمْ بِاَکْنَافِ الرَّجِیْعِ اللَّہَازِمَا + ای کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم نے از روے امانت
یعنے از راہ امان کے نکی ہوتی وکاشکے خبیب حال اُس قوم کا یعنے غدر اُنکا جانتا ہوتا یعنے کاش خبیب اُنکی
خیانت اور اُنکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا اور یہ اشارہ ہی اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب رجیع جو لڑکر
شہید ہوگئے تھے اُنمین سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول کیا تھا اور اُنکے ذمہ پر اعتماد کرکے قتال سے
باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ دونون ہمیشہ کے حرامکار تھے پھر ہمسے
امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر غدر و فریب کیا کہ تم لوگ اطراف رجیع مین نیزہ بازی
کرنے والے ہو۔ اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم مین پائے گئے لَوْ کَانَ فِی الدَّارِ
قَوْمٌ ذُوْ مُحَافَظَۃٍ + حَامِی الْحَقِیْقَۃِ مَاضٍ خَالُہٗ اَنَسُ + اِذًا وَجَدْتَ خُبَیْبُ مَنْزِلًا فَسِحًا + وَلَمْ یُشَدَّ عَلَیْکَ السِّجْنُ وَالْحَرَسُ
وَلَمْ تَقُدْکَ اِلَی التَّنْعِیْمِ زِعْنِفَۃٌ + مِنَ الْمَعَاشِرِ مِمَّنْ قَدْ نَفَتْ عُدَسُ + فَاصْبِرْ خُبَیْبُ فَاِنَّ الْقَتْلَ مَکْرُمَۃٌ
اِلٰی جِنَانِ نَعِیْمٍ تَرْجِعُ النَّفَسُ + وَلَوْکَ غَدْرًا وَہُمْ فِیْہَا اُوْلُوْ خُلُفٍ + وَاَنْتَ ضَیْفٌ لَہُمْ فِی الدَّارِ مُحْتَبَسُ یعنے
اگر ان گھرون مین حفاظت کرنے والے ہوتے یعنے مکے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے
امور حق مین اور ہوتی اُنکے لیے انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اُسوقت ای خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین
اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبانون کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنے نسطاس تجکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا
اور وہ ان گروہ مین اُن لوگون مین سے ہی جو جتنے والے عدس کے ہین یعنے رزیل و کمینہ پیشہ بہرحال صبر کر
ای خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا مین بزرگی ہی کیونکہ طرف جنات النعیم کے کل نفوس رجوع کرنے والے ہین
تسلط کیا اُنھون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش مین خلف وعدہ ہین اور تو اُنکا مہمان تھا اور اُنکے گھر مین مقید تھا

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحیے بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویون کے ہین جنکا نام مین نہین
جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اُنمین سے بعضے بڑے ضابطہ حدیث تھے بعض سے
پس اُن سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سب کو جمع کیا کہا رواۃ نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اُن
دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اُن دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اُنپر حملہ کرکے دونون کو
قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد جتنی دیر مین بکری دوہتے ہین آنکر خدمت مین
رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اُن دونون کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تو نے بہت بڑا کام کیا اُن
دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجکو معلوم نہ تھا بلکہ مین
اُن دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اُنکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح
ورخت اُن دونون کا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علیحدہ رکھا جاوے وبعد ازان حضرت
صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اُنکی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے
حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو
مار ڈالا ہی وحال آنکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان تھی اور آپ نے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا
پس چاہیے کہ اُن دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے
اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم
روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین وانصار سے وبعد ازان
کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اُنکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب اُن حضرت صلعم مع اصحاب اپنے
وہان بیٹھے اور اُن لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اُن دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے
قتل کیا تھا بلیغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا ای ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے
ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپ کے لیے طعام
حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اُنکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ
جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کرکے باہم شورہ کیا اُنمین سے حیی بن اخطب بولا ای گروہ یہود
اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اُنکے ساتھ مین
ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ او رسعد بن معاذ و سید بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد
بیٹھے ہین اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع نہ پاؤگے کہ وہ تنہا ہون اور

اُسوقت اُنکے دوستدارون مین کوئی اُنکے ساتھ نہین ہی اور جب وہ قتل ہوجاوینگے تو اصحاب اُنکے
متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اُنکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ لوگ
جو اوس وخزرج سے ہین سو وہ تمھارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمھارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو وہ
اسیوقت کرو یعنے اسیوقت موقع ہی تب عمرو بن حجاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون
اور اُنپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اُسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور پھر ہمیشہ
تم میری مخالفت کیجیو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیو تو آیندہ کبھی میرا کہنا نمانیو واللہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو
ضرور محمدؐ کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگون نے اُنکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اُس عہد کا ہی جو درمیان
ہمارے اور اُنکے واقع ہوا ہی پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے
تو یہ جان لو کہ اُنہین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد
کھود ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر وغالب کریگا اور حال یہ ہی کہ ابن حجاش پتھر گران سنگ مہیا کرچکا تھا تا کہ آن
حضرت صلعم پر گراوے اور چاہتا تھا کہ اُسکو اُنپر لڑکا دے پھر جب اُسکو لیے ہوے چھت پر چڑھ گیا اُسیوقت آنحضرت
صلعم کو جو کچھ اُن لوگون نے قصد کیا تھا اُسکی خبر آئی (یعنے بواسطہ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بہت جلد
اُٹھ کھڑے ہوے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا
رکھتا ہو) اور اُس جگہ سے آنحضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین
بیٹھے باتین کرتے تھے اور اُنکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب
عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا کچھ نہین
بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اُٹھ کھڑے ہوے اور حیّی بن
اخطب بولا کہ ابوالقاسم نے بہت جلدی کی ہمتو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اُنکی حاجت روا کرین یعنے
اُنکی فرمایش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے
بعد ازان کنانہ بن صویر نے اُن یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمدؐ کیونکر اُٹھ گئے اُنھون نے کہا نہین واللہ
ہم نہین جانتے گر تو کچھ جانتا ہی اُسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمدؐ کے ساتھ قصد غدر کیا
تحقیق کہ وہ اُس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب وریب مین نڈالو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہی
اور وہ نہ اُٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اُس سے وہ آگاہ کیے گئے اور وہ بیشک آخرالانبیا خاتم
المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخرالانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اُسکو
جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین پڑھا ہی

وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا یہ ہی کہ آئینہ مولد اُسکا مکہ ہوگا اور دار الہجرۃ اُسکا یثرب ہوگا
پس صفت اُسکی بعینہا یقیناً ویسی ہی کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہی اُسکا ایک حرف بھی مخالف اُس صفت کے
نہین ہی اور اُسکے خلاف بھی نہین ہی کہ موافق اُن نوشتون کے جو کچھ تمھارے تئین درپیش ہوگا
وہ اول اُسیکا محاربہ ہی تمسے یعنے پہلے وہ ہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمھارے بچے بھوکھون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے وحال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمھارے عزو
شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ
سواے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہی اُن لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اُسنے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمدؐ کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر
اور تم اُنکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمھارے مال و منال تمھارے ہاتھون مین باقی رہینگے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسے سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اُنسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہی کہ ہر آئینہ محمدؐ کسیکو تمھاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اسصورت
مین محمدؐ تمھارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمھارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالیو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنو النضیر نے کہا جو یہی راے تیری ہی تو بہت خوب ہی پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئینہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہی (یعنے اسلام) پھر اُسنے کہا آگاہ ہو واللہ اگر خیال
نہوتا کہ مین تفضیح تمھاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا و لیکن واللہ
کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نلیجاویگی یہان تک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمھارا
حال ہو وہ میرا بھی حال ہوگا تو اسصورت مین البتہ شعثا عیب نلیجاویگی یعنے لوگ کہین گے تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شعثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہی کہ مدح اُسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کی ہی بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اُس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش
تھا اور اب محمدؐ ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہمارے دار یعنے ملک و شہر سے کہ وہ ہمارا
گھر ہی نکل جاؤ پس تو اے حیی اُس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اُسکے جواب مین دربارۂ خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکل جائیو تو اُنکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکلا جاتا ہون واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلعم مدینے کے

تشریف لائے (یعنے بنو نضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا
صلعم سے ملاقات کی ہی یعنے تو نے اُنکو دیکھا ہی اُسنے کہا ہان مجکو حضرت صلعم جسر کے پار مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو
طلب کیا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اُٹھ آئے
اور ہملوگون کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالے نے
مجکو اُس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اُٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اُنسے حضرت
صلعم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی
اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اُنکے پاس گئے تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے
مجکو تمھارے پاس اپنا پیغامبر بھیجا ہی اور مین ذکر اُس پیغام کا نکرونگا جب تک تمکو معلوم کراؤن وہ بات جسکو تم بھی
خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اُس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسے علیہ السلام پر نازل کیا ہی
آیا تم جانتے ہو تمکو یاد ہی کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اسوقت تمھارے درمیان مین
توریت تھی تب تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ ای ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائین یعنے
چاشت کا ناشتا کرائین تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بنادین تو یہودی بنادین تب مینے
تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگا پھر تمنے مجھے
اپنی ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ لیشب یمانی تھا برنگ سیاہ
و سفید اُسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہی آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہودی
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین خفیہ کا رکھتا ہی وہ خفیہ کہ تو نے اُسے اس عرصہ مین سُنا ہی (یعنے
اسلام) آگاہ ہو یعنے سُن ای ابن مسلمہ کہ ابو عامر بیزار ہی دین خفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہین ہی
چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین
سُرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا یک پارہ نان پر قناعت کریگا اُسکے
دوش پر تلوار ہوگی اُسکے پاس کلمہ رائیہ کو دخل نہوگا (یعنے اُسکت یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش ہو
بلکہ وہ سب کی سُنے گا اور کلام اُسکا بحکمت ہوگا وَکَاَنَّہٗ وَسْبَخَتُکُمْ ہٰذِہٖ سبخہ زمین شورزار اور حرف واو
بمعنی مع اور سبخہ مفعول معہ و نیز ل فعل مقدر یعنے گویا کہ وہ تمھاری زمین پر اُتریگا اور واللہ تمھارے
اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثل کیے جاوینگے

یعنے نعشون سے گوشت وبینی قطع کیے جاوینگے یہ سنکے بنو النضیر بولے اللھم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہی ہمنے یہ بات
تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت خفیہ کا نہین ہی تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو
فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور تمسے فرمایا ہی تحقیق کہ تمنے
اُس عہد کو جو ہمنے تمھارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون
اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی راے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اُس مکان کی چھت پر
کہ اُوپر سے بھاری پتھر گراوے پس وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہی کہ
تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی یعنے واسطے درستی سامان و اسباب
سفر کے) پس جو شخص بعد اُس مدت کے نظر آویگا تو مین اُسکی گردن مارونگا تب اُن لوگون نے کہا
ای محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنے یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنے
ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنے بعد اسلام کے) چنانچہ اسیر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے
کر سامان و تیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری و بار برداری اُنکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے
اُنکے ہانک لانے کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلۂ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور
تیاری و تہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین
ناگاہ اُنکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اُنکے پاس آئے سوید و داعس دو آدمی تھے
اُن دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہی کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم
اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوا اُنکے عرب کے
لوگ ہین کہ یہ سب تمھارے حصارون مین تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مرجاوینگے اپنے آخر تک
یعنے وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری
مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی و خطا نکرینگے اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دیوینگے
اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اُس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے
اپنے اصحاب یعنے اپنے ہم کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکرے گا
تب ابن ابی بنی قریظہ کے طرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے
لڑائی ڈال دیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہان تک کہ حیی نے کہا
کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے اسمین
جو اُنسے ہو سکے سو کرین اور حیی کو طمع دامنگیر اُن باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیی نے کہا

اب ہم درستی ومرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہینگے اُسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے
کوچون اور گلیون کو صاف وہموار کرتے ہین اور سنگ وسنگریزون کو اُٹھواکر حصارون مین بھجوا دیتے ہین
(یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہی اسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت
کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام وعلے الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اُسکے خشک ہوجانیکا ہمکو
خوف نہین ہی اور کیا تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر محمدؐ ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم
نے کہا تیرے نفس نے تجھکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ ای حیی یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہی واللہ اگر
مجھکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری راے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجھکو لوگ لغو جانینگے تو بے شبہہ مین تجھسے
جدا ہوکر اُن لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو ای حیی ایسا نکر واللہ کہ
تو خوب جانتا ہی اور مین بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمدؐ رسول اللہ ہی و
بتحقیق کہ صفت اُسکی ہمارے نزدیک ثابت ہی پس اگر ہم اُسکی پیروی نکرین اور اُس سے حسد کرین اسوجہ سے
کہ اولادِ ہارون سے نبوت نکل گئی ہی تو آؤ ہم تم اُسیقدر اُسکی امان کو قبول کرین جسقدر اُسنے ہمکو امن دی ہی
کہ ہم نکل جاوین اُنکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہی نتیجہ اس بات کا جو بمقدمہ عہد شکنی اُسکے تونے
میری مخالفت کی ہی بہرکیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلینگے اُسوقت ہم خود آوینگے خواہ
کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اُسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان
پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہینگے تو گویا ہم
اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور رہا آیندہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر نسبت ہمارے مال اور ہماری داد
ودہش کے ہی پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہوجاوینگے
اور جسوقت محمدؐ ہمپر قصد کرینگے اور اِن گڑھیون مین ہمارے تئین ایک روز بھی محاصرہ کر لینگے پھر اگر ہم اُسی
امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے ہمسے کہلا بھیجا ہی تو اُسوقت وہ نمانینگے اور ہمارے
قول قرار پر انکار کرینگے حیی نے کہا محمدؐ ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو غنیمت
جانینگے نہین تو پھر کر چلے جاوینگے و بتحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہی تجھے معلوم ہی سلام نے کہا
قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ تجھکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تو محمدؐ سے محاربہ کرین
اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجھکو چھوڑ دیوے (یعنے تجھکو محمدؐ سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے اور تجھسے
دغا کرے) دیکھو اُسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی شخص
میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والا حال ابن ابی کا تو یہ ہی کہ اُسنے حلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی وعدہ

کیا تھا جیسا تجھسے وعدہ کیا ہی یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون
مین آپ مقید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمدؐ اُنپر گئے اور جا کر
اُنکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اُنکے حکم پر حاضر ہوئے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفا کی مدد کرتا ہی نہ اُس
شخص کی جو خود اُسکو بچاتا ہی آدمیون سے بس نہ اُنکی نہ اُنکی کسی کی مدد نہین کرتا اور یہ لوگ ہمیشہ قبیلہ اوس کے ساتھ
تمام اُنکی لڑائیون مین اُسکو تلوارین مارا کیے یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہی یہان تک کہ اُنکی لڑائیان
منقطع ہوگئین اسطرح پر کہ اُنکے درمیان مین محمدؐ در آئے اور مانع و حائل ہوئے اور حال یہ ہی کہ ابن ابی نہ یہودی ہی
کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمدؐ پر ہی اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی بس کیونکر قول اُسکا جو کچھ اُسنے کہا ہی
تو قبول کرتا ہی تب حیی نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کر سکتا ہی سواے عداوت محمدؐ اور سوای اُنسے
لڑنے کے یعنے سواے عداوت اور جنگ محمدؐ سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون پھر سلام نے کہا
واللہ یہ باتین ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد و بوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہو جاویگا
اور ہماری بزرگی ضائع ہو جاویگی اور ہمارے زنان و فرزندان اسیر ہو جاوینگے و با اینہمہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ
قتل ہو جاوینگے غرضکہ حیی نے کسیطرح نہ مانا سواے اسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو
حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اُنکو سرحد مدینہ سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ
کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین بس اگر محمدؐ بدون
لڑائی کے نہ مانینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلعم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اُسیدم اہل اسلام ہتھیار لگا کر بنو نضیر کی طرف روانہ ہوئے پھر جب رسول خدا صلعم اُس قوم کے پاس
پہونچے تو ناگاہ اُن لوگون کو روتے ہوئے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے ای محمدؐ کیا ایسا ہی کہ ہمارے لیے
مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اُنھون نے کہا ہمکو
چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے کہ ہم اپنی مصیبت مین رو لیوین پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلعم نے
حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اُنھون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اُسکے قبول کرنے سے
ہمکو موت بہت آسان ہی بس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کر دی اور لوگ طرفین سے قریب
بتین رات تک لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلعم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین اُنپر دور مارتے تھے
اور غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس دار سے پچھلے دار مین چھوارے سے نقب دیکر
گھس جاتے تھے پھر اُسکی مضبوطی کر کے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور
مکان پر غلبہ پاتے جاتے تھے اُسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہی قول اللہ عز و جل سے یخربون

ن اُن آدمیون کی مدد کرسکتا ہو جو اُسکو زمانہ سے بچا سکتے

یخربون بیوتہم بایدیہم وایدی المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار یعنے وہ کفار اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون
اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب و برباد کرتے تھے ای صاحبان بصیرت عبرت کرنے کی جا ہی اور ان
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر اُنکے تئین شدت غیظ
و غصے مین لاوے جسکے باعث حق تعالے اُنکو خوار و ذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اُنکے نخلستان
مین وہ قسم تھے جسکو وہ لوگ لوزا صفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اُسکے پوست و مغز کی لطافت کا
یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اُسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اُنکو گلہ عبید
و جواری سے بمراتب محبوب تر و مرغوب تر تھے پس اُن دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اُنکے نخلستان مین سے
اس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے ای محمد جو کتاب تمھارے پاس نازل ہوئی ہی کیا تمنے اُسمین
کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہی یا اصلاح کا حکم ہی چنانچہ اس بارہ مین اُنھون نے اپنے کلام مین بہت
مبالغہ کیا پھر جب وہ ایسے حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالے نے اُنکے دلون مین
رعب و ہیبت ڈالی آخر اُنھون نے رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمکو ہماری جان و مال و اولاد پر امان
دیوین تو ہم مدینے سے نکل جاوین تب آن حضرت صلعم نے اُنسے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین
اسطرح سے کہ اُنکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک اُونٹ ہو کہ اُسی پر جو کچھ چاہین
مال و خوراک اور پینے کی چیزین لادیجاوین اور سوا اُسکے باقی جو کچھ رہ جاوے (یعنے لادنے سے جو رہ جاوے)
وہ مال اُنکا نہین ہی بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہو گئے اور حق تعالے نے اُن درختون کی نسبت جو کاٹے
گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین
یعنے جو کاٹ ڈالے تمنے درخت خرمون کے یا اُنکو اُنکے جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم
خدا سے ہی اور تاکہ وہ رسوا و فضیحت کرے فاسقون کو اور اُنکے حق مین بمقدمہ اخراج بلد یہ آیت
نازل فرمائی ولولا ان کتب اللہ علیہم الجلاء لعذبہم فی الدنیا ولہم فی الآخرۃ عذاب النار یعنے
اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے اُنکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اُنہیں دنیا ہی مین عذاب کرتا
اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہی غرض وہ لوگ چلے یہان تک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر طرف ادرعات
اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سوا حیے بن اخطب کے کہ وہ ان لوگون کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ
اپنے اہل و عیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہان اُن سب کو چھوڑ کر خود مکے مین آیا تو اہل
مکہ کو دیکھا کہ مکے سے نکلے تھے اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلعم سے رکھتے ہین اور اُس سال مین قحط تھا چنانچہ
بعد نکلنے مکے سے ٹھہر گئے تھے اور وہ لوگ آپسمین کہتے تھے کہ لا نفسالخکم یعنے ہم تمسے مصالحہ و موافقت

۵۷
پینے کی چیزین
مثل آب و غیرہ جات
و ما لغات شوقی و غیرہ
۱۲

نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمھارے لیے مصلحت ومناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سواے سال فراخ کے یعنے تا آئے فراخ سالی کے کہ اُنہین سبزو رخصت چراؤگے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہ ہی کہ اُن لوگون نے زادوراہ کے لیے ستو بہت لے لیا تھا اسواسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستووالا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخود ہا مشورہ کر رہے تھے اور اُونکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اسی حال مین حیئے بن اخطب اُنکے پاس پہونچا تب اُن لوگون نے حیئے سے اُسکی قوم کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اُنکو درمیان خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کے طرف جاؤ تب اُنھون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکروحیلہ کرکے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اُن تک پہونچوگے تو وہ تمھارے شامل ہو جاوینگے آخر اہل مکہ اور ایک سال متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضاے مدت سالتمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنے نوکر رکھا اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ اُنہین سے جمّ غفیر مجتمع ہوے اور سب ملکر روانہ ہوے اُسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھدوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہی تو اُنکو معلوم ہوا کہ مشرکین اُنپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہو جاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کردی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے انکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہی (یعنے حضرت نے نزاع باخود ہا کا فیصلہ کر دیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض وحائل ہوا اور اُن لوگون پر جو اُسکے قریب تھے نکالنا اُسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ اُسمین ہر چند ضرب بتر لگاتے تھے اُسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست قدس مین لیکر تین ضرب اُسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہو گیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سواے اور رسول خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اُس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اُس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اُسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تو نے بھی دیکھا ہوگا پھر فرمایا ای سلمان کیا تو نے بھی اُس امر کو دیکھا ہی سلمان نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہی فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین مجکو قریات یمین
نظر آئے (یعنے اُس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضربت مین قصرہاے ابیض مدائن کسرے کے دکھائی دیے
اور تیسری ضربت مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اُسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب مجھپر
مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپسمین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے
تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اُسی عرصہ مین مشرکین
آپہونچے اور مدینے کے گرد آ اُترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبی کو گزند تمام پہونچا یعنے بہت سے اصحاب
کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین اُنکو شک ہوا کہ الفاظ بد و کلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا
نام مغیث بن بشیر تھا اُٹھ کر کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم و یمن کا
کیا تھا وحال آنکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہی واللہ یہ سب فریب
کی باتین ہین اور اسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اُسکے شریک و پیرو تھے پس حق تعالے نے انھین کے
باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
اِلَّا غُرُوْرًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہی کہتے ہین
کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا و رسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا
وہ سب فریب تھا اور زعم و گمان کیا ہی مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ
ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کر کے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے
نکل جاوین) پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین
کہ اُسمین چور در آئینگے چنانچہ اُنکے باب مین حق تعالے فرماتا ہی کہ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ وَمَا ھِیَ بِعَوْرَۃٍ
اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحال آنکہ وہ
کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اُنکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور اسیکا ذکر دوسری سورہ
مین اس نہج سے فرمایا اِذْ ھَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰہُ وَلِیُّھُمَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے
جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا اُنکا
مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ و توکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے
کہ ہرگاہ حق تعالے ہمارا والی و مددگار رہی تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین
کہ وہ قصد کرین (یعنے اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی

نصرت کا ہمسے کیا وعدہ کیا تھا اُسنے اُسنے کہا مین بدستور اُسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین
یا آنکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیّے آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ
کو اِس حال مین پایا کہ وہ حیّے کو شوم و شآمت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیّے تمہارے پاس
آوے تو اُسکو اپنے یہان آنے نہ دو کہ اُسکی شآمت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو
پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُنھون نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے
تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا ادھر پھیر جا کہ تو مرد منحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے
کچھ امید نہین ہی اور نہ ہمکو اُس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور حیّے اُنکا واقف کار تھا کہ اُنھون نے
اپنے سبت کا کھانا پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہی تو سوائے اسکے
اور کوئی وجہ نہین ہی کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہی میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمھارا کھانا
برباد کرے پھر جب اُسنے اُنکے کھانیکا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوئے اور دروازہ
کھول دیا جب وہ اُنکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیّے نے اُنسے کہا
وائے تمپر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بے شک خدا اس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی
ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیے کہ اُنپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک
قتال ہو کر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ
جنگ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے تمپر جھک پڑینگے اور حال یہ ہی کہ مین تمھاری مدد کے لیے اور قریب پندرہ ہزار
مردم عرب سے لایا ہون کہ اُنمین بڑے بڑے اُنکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اُسکو جواب دیا کہ اے
حیّے ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمدؐ کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے اور
اُسوقت ہم قطع کر چکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اُنکے ہو چکا ہی اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا
کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین منصف بالکسر لوکر چاکر ہر نصورت اے حیّے جو کچھ
قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اُسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ
جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمدؐ کے واقع ہوا ہی ہم اُسکو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اسکا
بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شآمت اور تیرے
گھر والون کی شآمت سے اُٹھائی تھی اُسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسٰیؑ پر نازل
کی ہی اگر مشرکین مقابلہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے بھاگ نکلین گے و حال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین
تو مین تمھارے پاس آکر تمھارے حصار مین تمھارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچے گی وہی مجھپر بھی

پڑ گئی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہی تو جو عہد کرتا ہی تو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سر نو سے حلف مقرر کرا اور ستر مرد اُنکے سواروں اور سرداروں میں سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار میں موجود رہیں تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے قصد کریں
تو ہم بھی اُن سواروں کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہوں چنانچہ حیی وہان سے پاس مشرکین کے گیا اور اُنسے
بنی قریظہ کے طرف سے حلف لیا اور اُسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے
سرداروں شہسواروں میں سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کریں تا کہ اُنکے ساتھ اُنکے حصن حصار میں
حاضر رہیں اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیویں اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کریں اور اپنے
ہتھیار جمع کریں اور اس مدت میں تم لوگ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک بازار بھی
بھیجدیویں چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے
کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مُشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین پر وارد ہوے
تو اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ ابن اعور السلمی جماعت
بنی سعد اور بنی ونیال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ حارث بن عوف المزنی
بھی تھا اور عیینہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اس روز طلحہ بن خویلد الفقعسی تھا
کہ اُنکے لیے ابو سفیان نے خندق کے سامنے خیمے ایستادہ کیے تھے چنانچہ اُس روز مُشرکین نے جو ساتھ
آن حضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے
اور اُس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکی نماز عصر کے حائل و حارج ہوے تب حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ان لوگوں نے ہملوگوں کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالےٰ اُنکے پیٹ اور اُنکے گھروں کو آگ سے بھرے اور
یہ وہ گروہ ہیں جنکا ذکر حق تعالےٰ نے قرآن میں کیا ہی اِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ
وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا یعنے جب گروہ مشرکین تمھارے اوپر سے اور نیچے سے
یعنے بالاے وادی و زیر وادی سے تمپر آئے تھے اور جسوقت آنکھیں تمھاری ڈگڈگانے لگیں تھیں اور
تمھاری جانیں حلقوم تک پہونچی تھیں اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھند الیجاوے ناگاہ وہ
اور اُسکا گھوڑا دونوں خندق میں گر پڑے تو دونوں کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابو سفیان نے حضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت میں یعنے اُسکی عوض میں سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہیں اور
دیت سے بہاے نعش ہی عوض میں اُسکے اُٹھا لیجانے کے کیونکہ مردہ اُسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اُسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اُسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہی اُسکی
دیت بھی نجس و ناپاک ہی اور اُس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید تعب
سخت اُٹھایا بعد ازان گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کے طرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنی آگ تاپنے
بیٹھے اور آن حضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اُنکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اُن اصحاب مین سے جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُٹھکر درمیان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اُنکو پانون سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہی حذیفہ نے کہا
یارسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھون نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہی مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھون نے کہا
شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مین مبتلا ہون یعنے ان وجہ سے میری آواز منھ سے نہین نکلی فرمایا
اُٹھو بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اُنکی
خبر لا کہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہین اسلیئے کہ مجکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی ہی اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوے جب اُنھون نے پیٹھ پھیری
تو حضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَۃَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ یعنے
اے پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور بائین سے پھر حذیفہ
جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اُنکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ اپنی آگ کے
پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ نجانتے تھے کہ کوئی غیر ہی
بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنے والا پیش ابوسفیان سے اُنکے پاس آیا اُن لوگون نے
پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے
کہ وہ کون ہی یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہی کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون تا تم خوش ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اُنمین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنے جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ
اپنے پاس والے کا پکڑ لیا پھر اُن لوگون نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم مین سواے ہمارے کوئی غیر نہین ہی تو اپنی بات
بیان کر اُسنے کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ تم ہم نے
یہان کے اُنکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کے طرف چلین تو بنی قریظہ بھی اُنکے پیچھے مسلمین پر خروج کرین
پھر اُنھون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اُس قوم کے پاس سے اُٹھے اور ابوسفیان پر
وارد ہوے اور اُسوقت اُنکے یہان آگ جو جل رہی تھی اُس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اُسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و فہمایش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوئے تا آنکہ حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُسوقت حضرت مشغول بنماز تھے تو خدیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور خدیفہ کو بلوایا اور فرمایا خدیفہ ہمسے خبر بیان کر تب خدیفہ نے عرض کی کہ یہود نے
عہد شکنی کی پھر ساری باتین اس قوم کی جسطرح انھون نے کہین بیقین خدیفہ نے سب بیان کین بعد ازان خدیفہ نے کہا یا نبی اللہ
اُس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا یعنے اسکی ہیئت کذائی ایسی
تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سنکیتا تھا حضرت صلعم نے فرمایا وہ ابوسُفیان تھا خدیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت
نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کر دیتا بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و خوات بن
جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا تم اُنکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہی کہ تمنے نقض حلف
عہد شکنی کی ہی اور اُنسے سوال مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال
ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے تئین کافی ہی (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے
اور اُنکو دیکھا کہ وہ سطح باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھول دیا
یہ لوگ اُنکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اُس امر کو ہمارے پھیر دو نہین تو ہم تمسے
بری اور علیحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے از روے دین کے) اور مراد اُنکی توڑے گئے بازو سے اخوان اُنکے
بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین) کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ مین
ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اُس سے زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے
کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہی تو اپنے بیٹے۔ کے یہان سے شروع کر سعد نے کہا اِنَّ مِنَ الْغِذَاءِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ
کہ نہین ہی ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے جس امر کے لیے مین آیا ہون اُس سے کوئی غذا بہتر نہین ہی یا مراد یہ ہی
کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہی اس غذا سے یعنے اطاعت نبی صلی اللہ علیہ سلم پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ
لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تَشْفِيَ صَدْرِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ یعنے اے پروردگار مجھے موت ندے یہان تک کہ میرے دل کو بنی
قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول خدا صلعم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے
اور کذب و دروغگوئی سے نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا ہی
اور صلح کا پیام اُسوقت آیا کہ جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ یعنے
دونون کڑیان تنگ گھوڑے کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہی شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہی اُسکی جسکے نام سے
قسم کیجاتی ہی کہ ہم اپنی بہرہ مندی کے واسطے اپنی عداوت کو محمد پر بڑھاوینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا

بدلا لینگے چنانچہ عبد اللہ اور دونون اُنکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سنکے بہت رنج واذیت
پائی تو وہان سے روانہ ہوے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑھکر خود اُنکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا تمھارے پیچھے کی کیا خبر ہی اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم
بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہم لوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اُنسے
سوائے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین سُنا اور سوائے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح جو کچھ
اُنسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی
وصوکے کا کام ہی بعد ازان آنحضرت صلعم عبد اللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے
تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی
اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمدؐ اور اصحاب
محمدؐ کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہی کہ اُس بات نے اُنکو خوش کردیا ہی اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا
آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اُن تینون صحابیون یعنے عبد اللہ وسعد وخوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے
احوال بیان کرو چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمھارے حلیف ارادہ رکھتے ہین
اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اُن یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین
اور جب وہ ستر آدمی اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکی گردنین مارین بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین بہ
ہماری مدد کرین بس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مار لین گے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلۂ اشجع سے
جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا بس اُسنے یہ بات سُنی
اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُنکے پاس گیا اُنھون نے پوچھا ای نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہی
اور لشکر محمدؐ مین یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا مین تمھارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو
کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہی لا ابا لک
یہ کلمہ مدح وذم دونون کو شامل ہوتا ہی یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمدؐ نے تین
آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھین دریافت کرین کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہین یا تمھارے
ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمدؐ کے پاس آئے اور اُنکی خبر بیان کرتے تھے
مین خود سُنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہی کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون
مین سے ستر آدمی اُنکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکو قتل کرین بعد ازان
وہ سب محمدؐ کے پاس آوین اور تمھارے اوپر اُنکی مدد کرین تب ابو سفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہی لات وعزی کی

یہ نعمہ یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہی پھر ابوسفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہد شکنی کی خدا انپر لعنت کرے
اور اُن سوارون نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعنیات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اُنکے حصن حصار
مین ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ اے ابولبابہ یہان ہماری
اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمدؐ کا محاصرہ کیے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہی
کہ تم کل صبح کو محمدؐ پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے
پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہی ہم قتال نہین کرسکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین
کرتے ہین یہ سُنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین
کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کرسکتے یہ سُنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان
نے دوبارہ آدمی بھیجا اور کہکر کہلا بھیجا کہ اس سبب کی عوض کسی اور دن سبت کرلینا (یعنے اسکے بدلے اور دن
سبت منا لینا) کیونکہ کل قتال لابد و ناگزیر ہی قسم ہی لات و عزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ
نچلوگے تو ہم تمھاری حلف سے علیحدہ ہوجاوینگے اور قبل محمدؐ کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس
فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سُنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے
بھیجا ہی بے عقل ہی کیا ابوسفیان کی یہ راے ہی کہ ہم اُسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے
تجاوز کرینگے کہ ہر آئینہ ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اُسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ
سب بہیئت بوزنہ و خوک مسخ ہوگئے لہٰذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی
اُسی طرح مسوخات مین سے ہوجاوین یہ سُنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے
ہمراہیون کا یہ گمان ہی کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز و تعدی کی تھی وہ لوگ بندر
اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان
کو منظور ہو تو تا انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی اے معشر قریش
اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہی کہ ہم بندر اور سور کی نصرت کا
انتظار کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِنْ حَلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار مین تیری طرف ہوون
اور حلف بنی قریظہ سے علیحدہ و بیزار ہون اے قریش صبح کو محمدؐ کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک
کہ تمھارے تئین اول صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اِس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے) پھر جب
حق تعالے نے ضعف و ناتوانی مومنین اور وفور کوشش اُنکی اُس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اُسوقت

اُنکے دلون پر تسکین وتسلی نازل کی کہ اُنکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ نہچھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہان کچھ آگ باقی نرہی مگر یہ کہ بجھا دی (یعنے اُس آندھی نے خیمے گرا دیے اور آگ تمام لشکر کی اوڑا لیگئی جس سے ایذا سردی کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صداے تکبیر ملائکہ کی سنُی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب توڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے اُنکے دلون مین رعب وہیبت ڈال دی اُس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ اے قوم ہر آئینہ محمد نے اب تم پر شر کو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ یعنے پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قافلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کردی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کردیا کہ بقیۂ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صداے تکبیر بدستور سنتے تھے اور آندھی اُنپر برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اُنکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا یعنے کافی ہوا حق تعالے مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہے القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ علے الاتصال تکبیر کرتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحا کے دوراہے یعنے موڑ پر پہونچے اور رسول خدا صلعم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت وشدائد اپنے مقام مین پھر آئے

ذکر غزوۂ بنی قریظہ

اُس عرصے مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار میان سے کھینچے ہوے آکھڑے ہوے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور بولین یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلعم نے حال معلوم کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہے) اُسیوقت حضرت علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اے جبرئیل کیا خبر ہے جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے عفو کرے وتحقیق حق سبحانہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہے کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جایئے کہ حق تعالے اُنکو کچلکر مارنے والا ہے جسطرح ٹپک مارنا انڈے کا زمین سخت اور پتھر پر تب حضرت علیہ السلام نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت بر اُٹھاؤ پس یہ حکم سُنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اُنپر ایک شخص کو افسر مقرر کردیا کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہے کہ حیے بن اخطب بنا بر اُس قول قرار کے جو بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس پہونچکر اُنکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ آن حضرت صلعم اپنی دولت سرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا
اور اپنی حاجات سے فارغ ہو کر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے
اور عار دلاتے تھے بکذب و سحر یعنے اُنکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حق مین
ازواج نبی کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے
رہیے فرمایا کسلیے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین
پس تو ناگوار رکھتا ہی اس بات کو کہ مین اُنکو سنون تب اُس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین اسی طرح کی
تھین پھر حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سنا ہو اب اُسمین سے کچھ نہ کہین گے
بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو اُنکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابا لبابہ و یا حیے
اور ای شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آئے اور
کہنے لگے ای ابو القاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا ای بندرون کے بھائیو دور ہو خدا اُنکو اپنی رحمت
سے دور اور خراب کرے اُن لوگون نے جواب دیا ای ابو القاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت علیہ السلام
نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور ہو جاوین اور اُنکو باتین ایذا دہی کی نسناوین سو یہ ایسا ہی ہوا
(یعنے پھر اُنکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سنی) بعد ازان اکیس شب یعنے اکیس روز
لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین منافقین اُن یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر ہو نا محمد کے پاس اور اگر
وہ ارادہ تمھین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہی اُس ذات کی جسکے نام سے حلف
کیا جاتا ہی اگر محمد سواے لڑائی کے نامانینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور مدد سلاح سے
اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکال دیے گئے
تو ہم بھی تمھارے بعد مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملین گے پس یہی معنی ہین
قول خداے عزوجل کے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝
لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝
یعنے کیا تو نے نہین دیکھا اُن لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اُن بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین
اہل کتاب مین سے کہ اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے
بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑو گے تو ہم تمھاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہی کہ

ہرآئینہ وہ کاذب ہین اگروہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اُنکے ساتھ نہ نکلین اور اگروہ اقبال کرینگے تو یہ اُنکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی اُنکی مدد نکریگا اور جسوقت یہود نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالے نے یہود کے دلون مین رعب وہیبت ڈالی تب اُن لوگون نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اور رعات اور اریحا کو چلے جاوین مگر اُسی شرط پر جسطرح بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلعم نے انکار کیا مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہونگا قبول کرونگا چاہونگا نکالدونگا تب اُنھون نے کہا کہ قبیلہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اُنکا خیرخواہ تھا پس وہ اُنکے پاس آیا تو وہ لوگ کہنے لگے ای فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اُترین اُسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اس سے مراد اُسکی یہ تھی کہ ذبح ہوجاؤگے چنانچہ اُن لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا اُسوقت حق سبحانہ تعالے نے اپنے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اُس شخص کے حال سے خبر دی فرمایا لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا اٰمنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم یعنے رنج مین نڈالین تجکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگون مین سے ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحالآنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون کا تو غم نکھا بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور اُونسے کہلا بھیجا کہ تم کیون نہین نفع لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیون کے لیے لیا تھا تب بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے کیون قبول نہین کرتے جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہو فرمایا ای گروہ اوس کیا تم اپنے حلیفون کے حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ مین درمیان اپنے اور اُنکے کسی شخص کو حکم مقرر کرون اُنھون نے کہا بہت اچھا فرمایا اُنسے کہو کہ اون مین سے جسکو چاہین اختیار وپسند کرلین تب اُنھون نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو بموجب ارادہ آلہی کے ہوا جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنے عوض اُنکی سرتابی کے) اور سعد اُنپر از راہ غضب وغصہ کے شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اُنکے اُس قول کا تھا کہ جب وہ اُنکے پاس پیغام رسول خدا صلعم لائے تو اُنھون نے ذات کو اُسکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلعم نے سعد سے فرمایا کہ اُس قوم نے تجکو حکم اختیار کیا ہی پس تو درمیان میرے اور اُنکے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے دونون جانب سے عہد ومیثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اُسپر راضی ہون

تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اُتر آؤ اور ہتھیار رکھدو
پس اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق مین یہ حکم کیا کہ اُنمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے
والے ہین وہ قتل کیے جاوین اور اطفال و زنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مؤمن راضی ہوے اور اسی امر کا مین بھی مامور ہوا ہون آخر اُنکی مشکین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا جسوقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلعم نے فرمایا اے حیی کیا تجکو
خدا نے خوار نہین کیا اُسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانے والا ہے اور میرے لیے بھی ایک وقت
معین تھا کہ مین اُس سے تجاوز نہین کر سکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر مین اپنے نفس کو ملامت نہین
کرتا ہون اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اُس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے شبہہ مین
تمھارا دشمن ہون پس حضرت علیہ السلام نے حکم اُسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے
جو مدینے مین بازار کی جگہہ ہے مارا گیا پھر حق تعالے نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنزَلَ الَّذِینَ ظَاہَرُوہُم
مِنْ اَہلِ الْکِتَابِ مِن صَیَاصِیہِم وَقَذَفَ فِی قُلُوبِہِمُ الرُّعْبَ فَرِیقاً تَقْتُلُونَ وَتَاسِرُونَ فَرِیقاً وَاَورَثَکُم
اَرْضَہُمْ وَدِیَارَہُمْ وَاَموَالَہُمْ وَاَرضاً لَم تَطَئُوہَا یعنے جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب مین سے اُنکو
حق تعالے نے اُنکی گڑھیون سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اُنمین سے ایک فریق کو
قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور ملک اور اُنکے اموال کا اور اُس
زمین کا جسپر تمھارا پانون نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا خیبر ہے جسکا وعدہ حق تعالے
نے دو مرتبہ قرآن مین کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُسوقت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کر ڈالتے جیسا کہ روز
بدر وہان کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا (یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم براے
مسلمین) فرمایا مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہے جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت
غیرے مقرر فرمایا ہے اسمین مومنین کی شرکت نہین ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی
رَسُولِہٖ مِنْ اَہلِ القُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِی القُربٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قری سے
دلاوے وہ مخصوص ہے واسطے خدا کے اور مخصوص ہے واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد
اہل قری سے قریظہ و نضیر و فدک و خیبر ہے اور قریے عربیہ ہین جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا
چنانچہ رسول خدا صلعم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو ستر گھوڑے لے لیے اور اُنکو اپنے اہل مین تقسیم

کر دیے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کر کے شام کی طرف
روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیظی کو تفویض کر کے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین
نرینہ گھوڑے لاوین آخر اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اُن
گھوڑون کو رسول خدا صلعم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس سے
جو میرا حصہ تھا مین نے مومنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا۔

ذکر غزوہ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا یعنے تا صدور حکم ثانی
پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اُنسے مقابلہ کیا اور خدا نے اُنکو شکست دی
اور اُنکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا اُنکو مسلمانون کے گروہ نے اور رسول خدا صلعم نے اُنکے پیچھے سوار بھیجے کہ
وہ اُنکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور
چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب
بن مالک انصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جسکا مضمون یہ ہی کہ ہمنے قیام کیے مقام
عرس البریع مین چند شب یعنے ہمنے اُسمقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتھ پاؤن
کے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہر چند کوشش کی پر فرات بن حیان کو نپایا
کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا۔ اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اسکے پاس
ایک عورت تھی یعنے اُسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کے
یعنے حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اُسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً و غانماً
یعنے سلامت با غنیمت مدینے کے طرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثناے راہ مین تھے تو خدا نے اُنپر
یعنے بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ
اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین تپ گئے تھے اور اُسی آندھی مین اُسی رات کو ناقہ حضرت کا
گم گیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنے اُسکے مرنے کی آندھی تھی
اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ
وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اُسنے کہا محمدؐ کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور
جو بات کل ہونے والی ہی اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہی بھلا
جو شخص اُنکے پاس اُس غیب کی خبر لاتا ہی وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہی پس ایک اور شخص
اُسکے یارون مین بولا خاموش ہو واللہ اگر محمدؐ اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اس بابین
مجھپر وحی آئی ہی تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اُٹھ کر پاس رسول خدا صلعم کے آیا تو دیکھا کہ
حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ
رسول خدا صلعم اُسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہی اور گم ہونے سے
میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کیا محمدؐ کو گمان ہی کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو
اُنکے پاس غیب لاتا ہی وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہی اور کیون نہین بتاتا ہی کہ وہ ناقہ کس جگہ ہی اور
قسم ہی مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہی اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون حال آنکہ
مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہی حق تعالے نے اُس جگھہ سے جہان میرا ناقہ ہی پس وہ ناقہ
اس شعب مین نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہی یہ سنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کی طرف نکلے ناگاہ
دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہی تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے
اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اسیوقت اُسیجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے
یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُنسے کہا مین تمھین خدا کی یاد لاتا ہون
یعنے اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اُس بات کا میرے پیچھے کسی سے
ذکر کیا ہی یعنے کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین ؟ اُنھون نے کہا
اللّٰھم ایسا نہین ہوا تب اُسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمد رسول ہی خدا و لیکن مین ہرگز
اسلام نہین لایا تھا الا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اُسنے کہا مینے محمدؐ کو جاکر
دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی
دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے نے اُسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہی بعد ازان حضرت نے اُس
منزل سے کوچ کیا یہانتک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اُن
دونو مین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبداللہ بن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا
اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اُسکا نام جُعال تھا کہ وہ فقراے مومنین سے تھے پس
عبداللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا اے جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا یعنے تو میرے

مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہی جعال نے کہا اس کام سے کرنے مین کون مجکو مانع ہی اور سخت ہوئی زبان
جعال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جعال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی جیسی اگلے لوگون نے
کہی ہی کہ سمن کلبک یاکلک یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہ ہی تیرا گوشت کھاوے گا قسم ہی اُسکی جسکی عبد اللہ
قسم کرتا ہی کہ مین تجکو چھوڑ دونگا کہ تو میرے ہم و غم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب اُس سے
جعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہی اور جعال نے معلوم کر لیا جو کچھ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا
پھر جعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہی تب عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب و غصہ مین تھا اور قوم سے
کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ جب تمنے اُنکو ہمارا
کھانا کھلایا آخر وہ تمھاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے یعنے اُنسے بعید
نہین کہ محمد کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور اعزا سے جا ملین گے اور جب لوگ اُنکے گرد سے الگ ہو جاوینگے تو یہ کچھ
نفع نہ دینگے یعنے کچھ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر
جعال محمدؐ کے پاس جا کر میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کر کے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم مجکو اپنی
زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمدؐ کو مکہ سے لائے و حال آنکہ اُنکو اُنکی قوم نے وہان سے نکال دیا تھا
اور ہمنے اُنکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اُنکو اپنی گردنون پر مالک و حاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینہ مین
پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمدؐ کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے اور
اُس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا
کہ وہ بذات خود اور اندر وے اپنی قوم کے محمدؐ سے اور اُنکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اُنسے غالب
تر ہی چنانچہ اُسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سُنا اور وہ ان دنون جوان تھے تو اُنھون نے کہا واللہ
تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض ہی اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجھسے بغض و عداوت رکھتی ہین اور محمد
صلعم خدا کی جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہین اور مسلمین کیطرف سے مقام مودت و محبت
مین ہین یعنے اُنکے محبوب ہین پھر اُس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نہ رکھونگا اور نہ تجکو اپنا دوست
سمجھونگا تب عبد اللہ بن ابی زید سے کہا ای میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اُسکی محفل سے اُٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین
عبد اللہ کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی
کہ زید ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہی تو آن حضرت صلعم عبد اللہ پر غضبناک ہین پھر حضرت
علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اُسکے ساتھ بہت سے انصاری آئے تاکہ اُسکی

شریک ہون اور اسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹھا کرین اور اُنکو طمانچے لگوائین پھر جب عبداللہ رسول خدا صلعم
کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اُسکا کہنے والا تو ہی ہی اُسنے کہا
نہین قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھہ کبھی نہین کہا اور زید
بے شبہہ جھوٹھا ہی اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت بلکہ کرے کبھی نہین کیا جو میرے
نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اُس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہی اور انصار نے اُسکی تصدیق کی
اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہی آپ اسپر اُس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھئے کہ انصار کے لڑکو نمین سے
وہ ایک لڑکا ہی جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہی تب رسول خدا صلعم نے اس سے درگذر کیا اور اسکا
عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھ کہا تھا
سو حضرت نے اُسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول
زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور
راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب
حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور
تکذیب عبداللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا
الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف
مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو درحالیکہ عزت مخصوص ہی
واسطے خدا کے اور واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لئے ولیکن منافق نہین جانتے ہین اُس وقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو
دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ
سرخ ہوگیا (یعنے تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اُنسے ارشاد کیا کہ اى زید خوش ہو
خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان
حضرت مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جبتک قیام اُنکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر
مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عروہ بن
اسما بن ابصلت تھا کردیا یعنے اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہانتک کہ جب پہونچے اُس مقام

کہ اُس پانی یعنے بیر معونہ سے پہر دن کی راہ باقی تھی تو وہان اُترے اور شب باشی کی اور اُن اصحاب مین سے چار آدمیون نے اُونٹ اپنا گم کیا اور وہ اُسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اُترا ہوا تھا کہ اُنھون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہی تو چاہے ہماری طرف آجا چاہے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا ہی کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین کبھی ندونگا اور نہ اُسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب صحابہ درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اُنکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہونگے تب اُنھون نے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ یُخْبِرُ عَنَّا رَسُوْلَکَ غَیْرَکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِیْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سوائے اور کسیکو نہین پاتے ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اُسکو ہمارا اسلام و پیام پہونچا دے کہ البتہ ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالٰے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلعم نے اُنکی خبر مرگ اور سنائی مدینے والون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار و طلب آمرزش کرو خدا سے اور اُنھون نے مجھے سلام بھیجا ہی اور ایسا ہوا کہ اُن چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اُونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کیطرف آگے بڑھے یہانتک کہ جب قریب اُس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اُنکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اُسنے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمدؐ سے ہو مگر اُن لوگون نے اُس لڑکی کو کچھ جواب ندیا تب اُسنے مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمدؐ کے اصحاب ہو سو اُن لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی تو جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمدؐ ہین تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہین پس اُنسے بچو اپنی جانون کو بچاؤ پھر اُن چارونمین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہانتک کہ مین تمھارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب اُسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کیطرف پھر آیا اور اُنکو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگونکی کیا راے ہی اُنھون نے کہا مناسب ہی کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اُس ایک نے کہا و لیکن مین واللہ نہ پھرونگا آجکے روز یہانتک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اُنکی طرح مین بھی ذائقہ موت چکھون اور تم لوگ جا کر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اُنہین سے چند آدمی مار کر خود بھی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بغیر بہت جلد روانہ ہوے یہان تک کہ جب یہ تینون تھوڑی رات گئے مدینے کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ اُنکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اُن دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو انھون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہی (یعنے بیر معونہ مین) تب ان تینون نے کہا کہ بے شک یہ دونون اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیونکو قتل کیا ہی چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور اُن دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہو کر جو کچھ اُنکے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ بعد شام کے ہملوگ تاریکی شب مین مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے اُن دونون کو قتل کیا اور یہ اُن دونونکے رخت وسلاح ہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت بُرا کام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اسوقت حق تعالے نے اسباب مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہی کہ تم لوگ بدون معیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق لے نے اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی وبعد ازان اُن دونون مقتولون کی قوم حضرت ؑ کے پاس آکر اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی سے یہان مارے گئے فرمایا تمھارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنونکے ساتھ منسوب ومشتبہ کیا تھا ولیکن قریب ہو کہ ہم دونون پر خون بہا لیے دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پس یہ اُنکا ماجرا تھا

ذکر غزوۂ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہو پس لوگ آمادہ ہو گئے تب حضرت علیہ السلام نے اُنکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہی بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اُنکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشتہر کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تا کہ اہل تہامہ کو اُنکے جاسوس اس بات کی خبر پہونچاوین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور بنی سلمہ

انصار کے گھورون کی راہ لی یعنے اُنکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اُس روز
اُسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے تہامہ کے یہانتک کہ نزدیک ضُجیرات
کے راہ سے مڑگئے پھر وہان سے تیز روی کرکے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کثیر
لوٹ مین لیا اور اُسی روز جُویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ
صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا
جبتک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے
سرون کو رکھین (یعنے تکیون پر کہ کنایہ خواب و آرام سے ہے) اور فرمایا کمر مین نہ کھولنا غرض لوگون نے
ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون پر
حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحابؓ سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمھارے
حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کردونگا پھر اس درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوے
قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے
قریب پہونچکر اُسکو تیر مارا پر تیر اُسکو نہین لگا اُسکے قریب آپڑا اور حارس لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے
اور حارث کو تلاش کیا مگر اُسکو نپایا اور کہنے لگے اے حارثہ تو حارث سے غافل ہوگیا یہانتک کہ اُسنے
آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین رہا و لیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجکو آگاہ کرے تیر سے
یعنے مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہوجانا
نگہبانون کا اور اُسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سنکے نیند اُنکی
جاتی رہی اُسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک
کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہے فرمایا اے کعب تیرے تئین
کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا ہمسے اور غافل ہوجانا اصحاب کا
اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت
علیہ السلام نے اُنکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور
رسول خدا صلعم نے جُویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اُسکا یہ مقرر کیا کہ یعنے جو قوم جویریہ سے
اسیر تھے اُنکو رہا کردیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے
چھوڑا لیجانے جُویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جُویریہ سے ناگوار ہوا مگر اُسکے قرابت دار و نمین سے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کر دیا تھا تب حارث نے اس بات پر اُس شخص کو سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے اسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُم اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ہ یعنے اے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہے اُس روز اُسکو دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا یا دودھ پلائے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آوینگے و حال آنکہ وہ متوالے نہونگے و لیکن عذاب خدا سخت ہے یعنے یہ حالت لوگون کی خوف عذاب سے ہوگی اُسوقت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رُک رہے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونون آیتونکے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونون آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چندبار پڑھا جتنے بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اُسکا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرماوے گا کہ اے آدم بھیجدے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے اے پروردگار میرے سب مین سے کسقدر تب حق سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سنکے ہوشیار ہونگے وہ صدمۂ حزن واندوہ سے بیہوش ہوجاوینگے اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہوجاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے یَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڑھا کردے کا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے لگے یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سُنی جو دل ٹکڑے کرنیوالی اور بہت دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سُنی ہے یعنے جو بات ہمنے آج سُنی ہے اس سے زیادہ کوئی بات دشوار تر ہم نے کبھی نہین سنی تھی یہ سُنکے رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور اُنکو بشارت دی اور فرمایا کہ خوش ہو کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مین البتہ امید رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجکو امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو

بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہی کہ اہل جنت مین کثرت تمہاری نصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالی نے
میرے سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ مین آدمی یا چار یا دو کے
اور بعضون کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک آدمی ہی اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہی کہ کوئی اُسکی
امت سے اُسکے ساتھ نہین ہی بالاخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اُنکی کثرت سے مین متعجب ہوا اُسوقت
مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہی فرمایا نہین
بلکہ یہ موسے ہی اور اُسکے ساتھ والے ہین یعنے اُسکی امت مین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ اُسکی کثرت سے بھی
مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار یہ میری امت ہی فرمایا نہین یہ یونس ہی اور اُسکی امت ہین بعد
ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہی فرمایا نہین بلکہ یہ
عیسے بن مریم اور اُسکی امت ہی دنا گاہ مین نے عیسے کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی ای میرے
پروردگار آخر میری امت کہان ہی فرمایا ای محمد دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو
کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھ پھر مین نے شام کیطرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر
پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے تو اُسکے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر خیر کو
دیکھا کہ وہ چل پھر رہی ہی (یعنے ہر ذی روح امت محمد ہی) تب فرمایا حق تعالے نے ای محمد اب تو راضی ہوا مین نے
عرض کی ہان ای میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ ان لوگون کے ساتھ نوے ہزار مین
جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے (یعنے منجملہ امت محمدیہ) یہ سُنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ
بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول حق سبحانہ تعالے سے میرے لیئے دعا کیجے
کہ مجھے اُنھین نوے ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالے نے تجکو اُنھین مین شمار کیا یہ سنکے ایک اور شخص
انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی
حق تعالے سے دعا کیجے کہ وہ میرے تئین بھی اُنھین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے
تجھسے سبقت کی (یعنے جو اُنمین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) پس یہ تھی حکایت ماجرا بنی المصطلق سے

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیسا کہ اس باب مین حق
سبحانہ تعالے فرماتا ہی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگون مین حج کے لیے ندا کرادے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر اور
اونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبداللہ بن جحش برادر بنی غنم بن

ہین وہ وہان کے کھڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کی پھوپھی کے جو تھین حضرت کے والد ماجد کی
پس اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنے حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے
بغضب شدید غصہ ہوے اور فرمایا قسم ہے مجھکو اس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر مین تیرے
سوال پر ہان کہدیتا تو ہر آئینہ حج ہر سال واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے
پس چھوڑ دو تم مجھکو جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنے جو کچھ مین نے تمسے واگذاشت کردیا ہی اسکا سوال
تم مجھسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس باب مین یہ آیہ نازل فرمایا
یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبد لکم
عفا اللہ عنھا واللہ غفور حلیم قد سألھا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بھا کافرین یعنے اے اہل ایمان بہت ایسی
چیزون کا سوال نکیا کرو کہ اگر وہ تمپر ظاہر ہوا کیے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کروگے
ویسی چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہو جاویگی عفو کیا حق تعالے نے اُنسے اس بات کو
یعنے درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار وبردبار ہی البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ ایسے سوالات
کر چکے ہین پھر وہ منکر بھی ہو گئے ہین الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان
حج کی کرین اور اُس بات کا خیال نکرتے تھے کہ اہل مکہ درمیان انکے اور حج کے حائل و حارج ہونگے پھر
ہدی ساتھ لیکے اور اُنکو ندلیے اور میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی
کہ محمد اور انکے اصحاب نے تمہاری طرف تیاری کی ہی حج کرنے کے لیے آتے ہین تب اُنھون نے باہم مشورہ
کیا کہ انکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ روانہ کیا تا وہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہی کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیئے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا (یعنے کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہی جنمین قتال حرام ہی) تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا
نہین ہی کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیچلے ایک شخص حاضرین مین بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب
جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اُتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اُسکو اونٹنی سے اُترے دیکھا تو اُسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہی
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین اس
راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہوے آخر وہ لیچلا اور راستہ ترائی کا لیا اور اُس قوم کی
راہ پُر خطر کو طی کر گیا اور حدیبیہ مین لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین

آتے ہین یہ بات اُنپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو
حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اُنسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کر دیوین تاکہ آن حضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کرلیوین بعد ازان واپس چلے
جاوینگے تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین مکے مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنے وہان میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ اُنکا خاندان
کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت صلعم نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے لیے اہل
مکے سے درخواست کرین غرض کہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلاح مین جاکر سواران قریش
سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سوارون کے ساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی
اُسنے امان دی پھر ابان نے عثمان رضی کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر مکے کو لے گیا اور ابو سفیان بن حرب کے
پاس لاکر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُسوقت ابو سفیان مکہ کیطرف
نکلا لوگون نے پوچھا اے ابو سفیان تیرا ابن عم یعنے تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے کہا میرے
شر کی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکے کو خالی کر دون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تاکہ آکر مین
تین روز نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد اسکے کہ خدا نے محمد کو مکے سے
باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی پھر نہ آنے پاوے گا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے نبی کو حکم بیعت
لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لیتی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا
مقرر کی بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی یہ سنکر
لوگ اُس منادی کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور مین علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت کی اس بات پر کہ
اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے
یعنے وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس یہ میرا
ہاتھ اُسکے لیے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیون کو بیعت
کرنی ناگوار ہوئی کہ اُنمین سے جد بن قیس الانصاری اور عمر بن عوف تھے کہ یہ دونون اُونٹون کے
پیچھے چھپ رہے یہان تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا
اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین گویا کہ وہ ارادہ
لڑائی کا رکھتے ہین تب اُن لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین کہ یہ لوگ
کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اُس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

مکرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک
پہونچے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنے شتران قربانی کو ان لوگون کے
مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کے واسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر
وہ دونون آدمی مکے کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین
دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنے جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تمنے
کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سر گوندھے
اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے ہین ہماری راے نہین ہو کہ تم انکو کعبے سے منع کرو یہ سنکے
اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا (یعنے تم دونون نے سازگاری
کی ہو) بعد ازان انھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پیش کرین اُسوقت حضرت علیہ السلام
نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہو تب دونون فرقون مہاجرین و انصار سے
ہر ایک فرقہ نے فرقہ ثانی سے ذکر صلح کرنے لگے یعنے اب صلح ہو گی اُسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین
سے اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیئے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے
گھر مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہو گئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب
یہ لوگ دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ
اُنکو رسیون مین باندھکے لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے
چھ آدمی سفہا جمع آنکر لشکر اسلام پر پردہ شب مین تیر مارنے لگے اُسوقت تو مسلمین پریشان ہوے
پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے
آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُنکا تعاقب کیا تا آنکہ اُنکو تیر
مارتے ہوے اُنکے گھرون گے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اُنسے
روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہو جسنے روک دیے اُنکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان مکے کے بعد
ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہو چکی چنانچہ حقتعالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہو هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ
فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے وہ وہی
لوگ ہین کہ جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنے مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی کو مکے مین اسرباب سے

کہ اپنی قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ لگنے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ
مین ایسے کہ تم اُنکو نہین پہچانتے ہوتا کہ پامال ہوئگے روندنے یعنے قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر اُنسے
مکروہات اور خرابیان پڑتین ف یہان سے جواب لولا محذوف ہی یعنے اگر یہ باتین درمیان نہوتین تو ہم تمہارا یا
قتل کفار سے نروکتے اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالے اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنے روک دینا تمہارے
تئین اُنکے قتل سے اسلیے کہ جو تم مین نا بیخبری سے انکا قتل کرنے والا تھا گویا اُسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز
رکھتے ہوتے اور اُن مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اُن کافرون کو تمہارے ہاتھ سے
عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اُنکو خرابی و خواری مین
ڈالا اور اُنکے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا
تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اُسنے واسطے صلح و معاہدہ کے
ندا دی اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہی نہ یہ مین اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمہاری صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اُسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی پھر جائے اور ہدی
جس جگہ رو کے گئے ہین وہین اُنکو نحر کیجے اور آپ کو یہ اختیار نہین ہی کہ قربانگاہ کی طرف گذر کیجیے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہی کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمہارے سے
امن مین رہی یعنے نہ کوئی ہمارا تمہارے کسیکو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ
اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپ کے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اسکو قبول نکرین
یہ سنکے حضرت نے فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم آپکی
خاطر کے تین دن کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رض بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے آیا آپ انکے لیے
یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی انمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اُسکو قبول نکرین گے حضرت
علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آوے گا تو وہ ہمارے لیے ہو یعنے ہم اُسکو پھیر ندینگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاوے گا اُسکو آپ ہمارے یہان پھیر بھیجے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آپ ایسا کیجیے آن حضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی انمین سے نکلکر ارادہ ہمسے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالے
اُسکی نکاسی خود کر دیگا اور جو ہم مین سے اُنکے یہان چلا جائیگا تو اُسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اُسکے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اسکی طلب مین ہمکو کرنی کیا ضرور) پس اُسوقت عمر جان گئے کہ جو رائے

جو رائے آنحضرت علیہ السلام کی ہو وہ ہی افضل وبہتر ہی آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین
تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھ دیجیے اور میرے حوالہ کیجیے
تب حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت سہیل نے کاتب کا
ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان رحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ بات
لکھیے جسکو ہم جانتے سمجھتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہی باسمک اللھم آن حضرت علیہ السلام نے
کاتب سے فرمایا اسکو اسیطرح لکھ پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعدازان حضرت نے اُس سے لکھوانا
کیا ہذا ما تقاضا علیہ محمد رسول اللہ واہل مکہ یعنے یہ وہ نوشتہ ہو جسپر تصفیہ و فیصلہ محمد رسول اللہ
اور اہل مکہ کا قرار پایا ہو پھر اُسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار
نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہون
تو ہمنے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوایئے یہ کلام سُنکے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا
کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہو جسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہو جسوقت کہ اہل مکہ
نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ و معاہدہ دو برس تک کا
اس بات پر کیا ہو کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہو وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین
اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُسکے پاس مسلمان
ہوکر آوے اُسکو اُنکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُسکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ اُنھین کا ہی اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہو کہ وہ لوگ سال آیندہ اُسکے
واسطے مکے کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر
یہ لازم ہو کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوا اُن ہتھیار کے
جو غلاف و میانین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعدازان وہ نوشتہ مُہر کیا گیا و بعدازان ہدی
واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اُسی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بہ بنجر آگے آیا اور حال
یہ ہو کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُسکا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملجاویگا اسلیے اُسکو مقید بہ بنجر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اُسنے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے
ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اُسکو روک رکھا تب سہیل نے کہا اے محمد
مین آپ کو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپ کے اُس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اسمین وہ باتین
ہین جو آپ نے اپنی طرف سے بطیب خاطر بلا اکراہ ہمسے عہد کیا ہی اور یہ سب یاد دلانا اسلیے ہی
کہ میرا بیٹا مجھے حوالہ کرو پس رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اُسکا بیٹا اُسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی
گردن پکڑ کے لیگیا اور اُسکو مکے مین داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنے شتران قربانی علیحدہ قربانگاہ سے
نحر کیے گئے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈا ڈالین اُسوقت اصحاب مین سے کچھ
لوگون نے اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اُسوقت
حکم کیا تھا آپ کو یہ کہ وہ آپ کو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہی اُسطرح سے کہ نازل کیا ہی قرآن مین
آمِنِینَ مُحَلِّقِینَ رُؤُسَکُم وَمُقَصِّرِینَ یعنے اُس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون کے
منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ
یہ کام پورا نہوا اور حال یہ ہی کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین حقتعالے
نے نازل کیا تھا لَقَد صَدَقَ اللّٰہُ رَسُولَہُ الرُّؤیَا بِالحَقِّ لَتَدخُلُنَّ المَسجِدَ الحَرَامَ اِن شَاءَ اللّٰہُ آمِنِینَ مُحَلِّقِینَ
رُؤُسَکُم وَمُقَصِّرِینَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَم تَعلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذٰلِکَ فَتحًا قَرِیبًا یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو
سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہی کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانے والے اور
اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف و بیخطر پس جانتا ہی حق تعالے جو تم نہین جانتے ہو
کہ مقرر کر دی ہی اس سے پہلے اور ایک فتح قریب و مراد اُس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالے نے
اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حقتعالے نے خبر دی تھی
کہ اے محمد خواب تیرا اُسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجکو مکے مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم
نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلمُحَلِّقِینَ
یعنے اے میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال کترائے تھے اُنھون نے
عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنے بال کترانے والون کے لیے کیا ہی پھر حضرت نے تین مرتبہ اُسی کلمہ کا
اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلمُحَلِّقِینَ پھر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے
لیے تب تیسرے کے اخیر مین یعنے چوتھی بار فرمایا وَلِلمُقَصِّرِینَ یعنے یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال
کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور
ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثناے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے لیے

فتح خیبر ہوگی پس غنیمت وہان کی سواے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اور ون کو نہ دیجیو اور
حقتعالے نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے مین
پیچھے رہ گئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کرین تا وہان کی غنیمت
حاصل کرین لہذا حقتعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ اُنکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نلیجا چنانچہ فرمایا سَيَقُولُ
الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ
قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا قریب ہی کہ پیچھے رہ جانے والے مدینہ مین
جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہین گے چھوڑو ہمکو یعنے ہمکو مانع نہو کہ ہم تمھارے ساتھ
چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنے وعدۂ خدا بعطاے غنیمت خیبر براے اہل حدیبیہ اسلیے کہ وہ
جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یونہی تمھارے بارہ مین
حقتعالے نے پہلے سے کہدیا ہی پس قریب ہی وہ کہین گے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے ہین
مگر اندکے (قسم فہم معاش) اور جب حق تعالے نے اُنکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کردیا تھا کہ بالضرور
یہ بات اُنپر دشوار ہوگی تو قریب ہی کہ وہ یہ بات کہین گے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہر حال اُنکہ وہ کاذب
ہونگے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی کہ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے تو کہدے
اُن پیچھے رہ جانے والون سے جو صحرا نشینون مین سے ہین کہ تم آگے آئندہ ایک قوم سخت لوٹنے
والی کیطرف بلاجائے جاؤگے (یعنے اہل فارس و روم) کہ تم اُنسے قتال کرو یا یہ کہ وہ اسلام لاوین پس
اُسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالے تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی
تمنے پہلے سے سرتابی کی ہی تو حق تعالے تمکو عذاب اندوہناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوۂ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرماکر مدینے مین تشریف
لائے اور پندرہ روز اسمین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور
نداد لوائی کہ سواے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے
نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو چاہین شریک
غزوہ ہون پر اُنکے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہی یہ حکم سنکے مسلمین خدا پر امید واثق اس
امر کی کرکے کہ اُنکے لیے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کرلیا کہ خدا کے

وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہو اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے تمھاری طرف تیاری
وکمر بندی کی ہو تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد وبنی غطفان کو بلوا بھیجا پس وہ سب اُنکے
پاس آ پہونچے اور اُنہین عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اُنکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے
وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد وبنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہو پس اگر تم ایسا کروگے
اور اسلام لاوگے تو یہ خیبر تمھارے لیے ہو مگر اُن لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہو کر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے
رہے وبعد ازان حق تعالے نے اُنکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور اُنپر ایسی ہیبت مسلمانونکی غالب ہوئی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہو گئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی لیکن محاصرہ
حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس
اصحاب بنی کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گورخہ اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور اُنکو ذبح کئے اور اصحاب کے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتا کیا یعنے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمونکے
اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین
کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے کھانے سے اُنکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی
ہانڈیان اپنی الٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز
یہودیونمین سے ایک شخص کہ اُسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیرانداز
اور سخت گیر وحملہ آور اور صاحب گروہ یہود کا یعنے افسر اُنکا تھا اور اُسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ
اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب تھے پس مرحب اپنی جماعت لیکر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ
رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّی مَرْحَبُ شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ
جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاحون کا یعنے ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان
آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب
مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اُسکے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے
اُسوقت مرحب اپنا غول ہمراہ لیے ہوئے مسلمانون پر نکل پڑا اور اُنکو بھگا دیا یہان تک کہ اُنکو صف

بزرگ تک یعنے لشکرگاہ تک ہٹالایا اُسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ اصحاب مین سے شہید ہوے اور برادرزادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا کہ انگو زخمی اُٹھالاے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو شہسواران انصار مین سے تھے شہید ہوے تب اُنکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ و اندوہگین پاس رسول خدا صلعم کے آیے اور کہنے لگے یا رسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُنسے فرمایا تو جان لے اس بات کو کہ یہود مثل آج کے آپ آیندہ سے ایسی پیروزی نپاوینگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو اُنپر فتحیاب کریگا اور امید ہو کہ خدا تجکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اُسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جب کہ مرحب محمود بن مسلمہ کو اور ربیع بن اکتم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کرچکا تو اُس روز کہ مسلمانون کو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو بعد نماز مغرب جناب رسالتمآب نے ارشاد کیا کہ ہر آیئنہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے خیبر کو یہ سنکے اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بسترون پر آئے اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارت دیتے تھے اور اُسی خوشدلی مین ہرگاہ وہ یقین کرنیوالے تھے کہ کل صبح کو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمتمین حاضر رہے تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر رہے اور اصحاب نبی مین جو پیش نبی صاحب قدر و منزلت تھے اُنمین سے کوئی ایسا نتھا جو وہ اُمیدوار اس امر کا نہو کہ مین ہی صاحب اُس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی یعنے جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت رکھتے تھے اُنمین سے ہر شخص مترصد اس امر کا تھا کہ بموجب عطاے علم فتح ملکے میرے ہی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم ایکبار ہلانے لگے اور حقتعالے سے دعا مانگتے تھے بعد ازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا سنکے آگے بڑھے اور لوگ بھی اُنکے ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالے نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنے مرحب کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردئے بعد ازان انکے قلعون مین گھس گئے اور حق تعالے نے اُن دشمنون کے دلون مین رُعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے تب رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پہ قبول فرمایا کہ امان دیتا ہون تمکو تمہارے خون پر اور تمہارے اہل وعیال پر یعنے تمہارے خون کرنے اور تمہارے اہل وعیال کو بندی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور املاک تمہارے اور کل مال تمہارا یہ سب ہمارا ہی بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نرکھو اگر ایسا کروگے تو پھر مین تمہارے عہد ذمہ سے بری ہون (یعنے اس صورت مین امان باقی نرہیگی) تب اُن لوگون نے دروازہ قلعہ کا کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اُس قلعہ مین اُس روز دو لونڈے لڑکے ابی الحقیق کے

قبیلہ نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونون خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہترین مال یعنے اچھی اچھی چیزین
لیکر حاضر ہوئے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
بیٹوا ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور وہ مال کہان ہین اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمنے
اُس کو خرچ کیا اور چکا ڈالا اور حال یہ ہی کہ جب اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے
سے نکال دیا تھا تو جسوقت وہ دونون مدینے سے نکلے ہین اُنکے پاس ظروف چاندی کے نقشدار خوشنما کہ اہل
مدینہ کچھ اُنکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھین ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون سے پوچھا
اور ان دونون نے اُن ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کر دیا تھا مگر اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اُسمین سے کچھ نہین ہی تب رسول خدا صلعم نے اُنسے عہد لیا اس بات کا کہ جس چیز پر مین نے تم دونون کا
فیصلہ کیا اُسکو مین نے تمسے بیان کیا ہی اگر اسمین سے کچھ تمنے مجھسے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور
مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور بابر ہوا اور خون و مال و اہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ
دونون بولے ہان ہمکو قبول ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت مسلمین اور اے گروہ یہود تم لوگ
شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہین اسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوئے اور جاے مال سے
جہان وہ گڑا تھا آپ کو خبر دی اور حکم کیا اُن دونون کے قتل کا اور بندی کر لینے اُنکے اہل و عیال کا چنانچہ
رسول خدا صلعم نے حسب نشاندہی جبرئیل کے لوگون کو اُس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا
تب حضرت علیہ السلام نے ان دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اُنکے اہل بندی مین لیے گئے
اور اُس روز تک اُن دونون مین سے ایک کے پاس یعنے اُسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی بن اخطب تھین
پس اُسی روز اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بندی مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُنکو حضرت کے
خیمے مین پہونچا دیوین پھر بلال اُنکو لے گیے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولان پر سے گذرے یعنے
لاشون کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کیا بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اُسنے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا
ای بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کو دور کر دیا تجکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اُس کمسن لڑکی کو
مقتولون کیطرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہی مین اُنکو دکھاون
یا رسول اللہ آپ مجھسے اس بات کو معاف کیجئے حق تعالے آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آن حضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد ازان حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرواکے مومنین کے درمیان تقسیم کرا دیا و بعد ازان آنجناب اپنے خیمے مین

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا ای صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے سخت تر عداوت
رکھتا تھا یہانتک کہ خدا نے اُسکو خوار وخراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی حُقیق کا جسکا نام کنانہ
تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اُسپر چند
شخص کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السّلام نے صفیہ سے اُسکے شوہر اور
اُسکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السّلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجکو درمیان اسلام
اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون یعنے تجکو اختیار ہو کہ چاہے اسلام اختیار کر چاہے یہودیہ رہ پس اگر تو
اسلام اختیار کرے گی تو قریب ہی کہ مین تجکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور تو اگر یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو
عنقریب مین تجکو چھوڑ دونگا اور تجکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالےٰ نے صفیہ کے دل پر رُشد
وہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی
اور اسلام مجکو خوش آتا تھا بعد ازان مجکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی
نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپ نے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا
پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے
یہودیون مین یہ سُنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہان تک کہ صبح ہوئی اور
ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری غضو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تھے تو اُنسے حال صفیہ کا اور
اُنکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپ نے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین
اُنکو قتل کرینگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات در خیمہ پر شب باش رہے تھے یہان تک کہ جب
موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے یکبیک ابو ایوب کو دروازہ
دیکھکر فرمایا ای ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ واللہ مجکو آپ پر صفیہ کی جانب
سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپ کو اپنے باپ کی عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین بہین
شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُنکی تعریف وتحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان
اپنی جاے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالےٰ کی جو اُنپر نازل ہوئین تھین
یاد دلاتے تھے اور اُنکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر وحمد کروا سی درمیان مین کہ جناب
اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنے بکری کا کباب اور
روٹیان مع اصباغ یعنے نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپکے اور اصحاب کے رکھا یا
حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپکے لیے ہدیہ لائی ہون تاکہ اُن نیکیون کے

جو آپ نے ہمارے ساتھ کی ہین تب حضرت نے صحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری
کی طرف ہاتھ بڑھائے اُسوقت آپ نے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینک دو کہ یہ بکری زہر آلودہ ہی تب
اُس یہودیہ کو بُلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا بکا یا پھر اُسکو کیون
خراب کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی و قسم بخدا مین نے چاہا تھا مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ اگر تو نبی ہوگا
تو خدا تجکو اس بات سے مطلع کر دے گا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنے مرگ سے مین لوگون کو بہت
پہونچاؤنگی چنانچہ آج البتہ مجپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد
کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ لَا اِلٰہَ
غَیْرُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے بے شبہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سوائے اُسکے نہین اور البتہ محمدؐ بندہ
خدا اور رسول خدا ہی پس ہر گاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا رائے ہی ہمارے نکل جانیمین یہان تک کہ آپ ہمکو
طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپ نے ہمارے اور بھائیون کے ساتھ کیا ہی خواہ آباد رکھیے ہمکو
ان نخلون یعنے نخلستانون مین کہ ہم اسکی درستی کرینگے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے مقرر کر دینگے ہم اُسی پر قایم
رہین گے چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے اُنکی صلح و اصلاح قبول کر کے نصف پر معاملہ کیا اور اُنکو اُنکے دیار مین آباد رکھا
پس ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینے کو کوچ ہی پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر پیچھے
بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپ نے اُنکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تاکہ وہ آپکے زانو پر پاؤن رکھکر
سوار ہو جاوین مگر اُنھون نے عظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آخر حضرت کے
گھٹنے پر پاؤن رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اُنکے سر پر درست کرتے تھے یعنے اچھی
طرح ڈھانکتے تھے اور صحاب اس حال کو دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے رہو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منھ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین
ہین یعنے مسلمانون کی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ چلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر اُنکو حکم کیا کہ وہ اپنا منھ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین درین صورت آپ کے ساتھ ساتھ
چلو کیونکہ وہ لوگ آپ سے باتین کرتے ہوئے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ کے اُنکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنے منھ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوئے اور
لوگ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اُسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانیکی درخواست کی اور عرض کی یارسول اللہ مکے مین میری
زوجہ پاس میرا اچھا مال ہی اگر اُسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہو جاوے گی تو وہ سارا مال میرا لیجاوے گی
اور حال یہ ہی کہ اُن دنون اُسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب و دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور درمیان
نجران کے زمین بنی سلیم مین اس ربانکا معدن تھا یعنے ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اُسکو
اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یارسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے
آپ کی مصیبت بیان کرون اور اُنسے آپ کی موت کی خبر کرون تا بایش آنکہ اُنکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین اُنکو
اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپ نے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار
ہو کر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کی طرف مائل نہوتا تھا یہان تک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ قبل
پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کر چکے تھے اور مدت داد و ستد
فیما بین کی اُس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے
مدت ادائی فیما بین اسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالی خیبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے
تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنے نخلستان مین اہل خیبر
اور اُنکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پہ وارد ہون بعد از ان قلعہ قموص مین داخل ہون و
حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہی کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے
اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانہ مین
منقضی ہو جاوے پھر جب کہ حجاج اُنکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُسکے پاس دوڑتے ہوے گئے
یہان تک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا اے حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اُسنے
کہا میرے پاس ایسی خبر ہی کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد و اہل خیبر کے موجود تھا کہ درمیان
اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور
بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجدین تا وہ اُسکے
تئین دیکھ لین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سُنکے اہل مکہ نہایت شادان
و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور اُنکی عورتین اور اُنکے مرد اور دختران ناکتخدا مسجد مین
جمع ہوئین اور اپنے معبودون جنیئہ یعنے بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اُس
بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین
شک نتھا بلکہ اسکو حق جانتے تھے اور یہ حال سُنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا اُنکے سرون پر چڑیان بیٹھی ہین یعنے سر ہلاتے تھے اُسوقت یہ خبر عباس
بن المطلب کو پہونچی اور اُنھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُنکے پانون نے اُنکا بار نہ اُٹھایا یعنے
وہ کھڑے نہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اُنکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملہ کفار مسرور اور مسلمین
محزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہوگی کہ وہ
بہتر ہو اُس خبر سے جو اُنکو پہونچی ہی بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو
حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُنکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ
یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے مثل
لوری دینے کے ہی تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یَابُنَیَّ قُثَمْ + شَبِیْہَ ذِی الْکَرَمْ + ذِی الْاَنْفِ
الْاَشَمّ + تَرَدّٰی بِالنِّعَمْ + یُرْغِمُ مَنْ زَعَمْ + ای بنی قثم جو شبیہ صاحب کرم تھا یعنے ای اولاد ہاشم صاحب کرم ناک
والا اور بڑا ازک والا سو نگھنے والا خوشبوؤنکا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنے نعمتون کا لباس پہنے
والا گمان بد کرتا ہی وہ شخص جسنے بدگمانی کی ہی یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس
رضی اللہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام انکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے سنتا تھا تب لوگ یہ کہتے ہوے چلے گئے
کہ اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنے اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم دیکھتے ہین اسکے سوا
کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباس رض کا لوگون سے خالی ہوا اور دوسرا دن آیا تو عباس رضی اللہ
عنہ نے اپنے غلام ابوزبیبہ کو بلا کر کہا ای ابوزبیبہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اُسکو بعد سلام کے میرا یہ
پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہی اس سے کہ ایسی بات حق مین اُسکے نبی برحق کے واقع ہو تب ابوزبیبہ چلا
اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت اپنے گھر مین تھا اور اُسکے پاس بہت سے مکے والے جمع تھے چنانچہ
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہی تب اُسنے اُس فرستادہ کے واسطے تخلیہ کیا اور اُس سے
کہا ای ابوزبیبہ ابوالفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اُنسے کہیو کہ میرے لیے کوئی گھر ظہر کے وقت خالی
رکھین مین اسوقت آؤنگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہی جو اُنکو بہت خوش کریگی
یہ سنکے ابوزبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازۂ عباس پر پہونچا تو گھر کے باہر ہی
دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپ پاس آتا ہی اُسکے
پاس ایسی خبر ہی کہ آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباس رضی اللہ عنہ خوش ہو کر اُٹھ کھڑے ہوے
گویا کہ اُنھون نے کوئی اُنکی بھی دیکھی ہی نہ تھی اور نہ سنی تھی پس ابوزبیبہ کو گلے سے لگا کر اُسکے سر کو بوسہ دیا اور
ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ کھڑے کھڑے اُسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہان تک کہ ظہر کے وقت

حجاج آپہونچا تب اس سے حضرت عباس نے کہا وا ے تجہپر اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تو نے ظاہر کی ہی اُسنے
کہا میرے پاس وہ خبر ہی جو آپ کو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے
کتمان اُس خبر کا مجہپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تاکہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام
روز صبح تک پس عباسؓ نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا کہ اول اس خبر کا جو مین
بیان کرتا ہون یہ ہی کہ اِنِّیۡ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ یعنے القبہ گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سواے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر نہین اور شک نہین
کہ محمد اُسی خدا کا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی و بعد ازان مین آپ کو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول
خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ انھون نے
صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے قتل کیا
اور کل مال و املاک اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اُس خبر کے بیان کرنیکی
اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ
پاس ہی اپنے قبضے مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کر لیگی اب
مین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالے آج کی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے
حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے
بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ پر مصیبت
واقع ہوئی ہی اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے نتھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی
اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی بخاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین
ٹھنڈی تھین اور اُنکے دلون مین ٹھنڈھک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور ادھر
حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جا کر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجہسے ایک
بات کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ مین مال محمد و اصحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے
ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شبا شب اُسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھسے
پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سُنکے اس عورت نے اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
یعنے جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو
ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ دیکا تھا اور جسوقت حضرت عباسؓ کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس
پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج گیے اور اُسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اُسسے حال حجاج کا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے ہوئے
تھے چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شباشب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمد و اصحاب محمد کا لوٹا ہی اسکو خرید کرے تب حضرت
عباس نے اُس سے کہا اے عورت غفلت زدہ حمق اگر تجکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جا کر ملجا کہ واللہ
وہ اسلام لا چکا ہی اور یہان سے ہجرت کر گیا ہی یعنے وطن چھوڑ دیا ہی اور محمد سے جا ملا ہی ولیکن اُسنے جو خبر
بیان کی تھی تو اسلئے کہ وہ مال اپنا بچا دے اپنے قبضے مین لا دے اور وہ تجھسے اور تیرے اہل سے خوف تلف
رکھتا تھا وہ بولی اے ابن عم اے میرے چچیرے بھائی مین تمکو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہی
اُنھون نے کہا خود حجاج نے مجھسے خبر کی ہی تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا منہ پیٹنے لگی اور واویلا کرتی
تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہان سے چلے اور مسجد
کعبہ مین داخل ہوئے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھون نے عباسؓ کو تو دیکھا تو آپسمین عباسؓ کی طرف
اشارے کرنے لگے اور اُس وقت ذکر آن حضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے
بکلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اُنکے قریب ہوئے تو اُنسے کہنے لگے کہو تمھارے
یہان کوئی خبر آئی ہی اُنھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہی وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہی کہ آدمیون مین
سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہی اُنھون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو کچھ شک نہین (یعنے جو خبر
مجکو ہی) پس تمکو چاہیے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنے حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ
اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے دونون
بیٹون ابی الحقیق کی مسکین باندھکر ذبح مارین اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہی
کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہی وہ کون
شخص ہی جسنے تجکو یہ خبر دی ہی بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہی تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر جو مین
کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہی بتحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہی اور اُسنے ہجرت کی ہی اور رسول خدا صلعم سے جا ملا
ہی اور وہ اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہہ گیا ہی یہ سُنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس آگئے تا عباسؓ
کی خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور روتے پایا اُنھون نے
اُس سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُسنے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا
اور جو کچھ اُنھون نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا سب اُنسے بیان کیا چنانچہ جو کرب و
اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور اُنکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

ذکر عمرۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینے کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے
اور خود مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین
ندا دی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہوگئے اور
مکے کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے
جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آن حضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کرچکے اور فارغ ہوے اور
اسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے بہیئت وحالت پشیمانی وخجالت کے نکل گئے تھے
اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہملوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم
مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکبیک دختر حمزہ بن عبد المطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ
صاحبزادی اپنے لوگونکے ہمراہ آئی تھین حضرت عم نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اُسنے کہا آپ کے
اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اُسکے لانے کا مکے سے نہین دیا تھا
فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی وزبردستی کسی کے نکلی ہو تو مجکو کچھ پروا اور اندیشہ نہین ہو اسلیے کہ جو شرط
اہل مکہ سے کی گئی ہو اُنکے فیصلنامہ مین یہ امر داخل نہین ہو اسلیے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہو (یعنے اُس نامہ مین
یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب
رسالت مآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہو کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کردیا کہ آنحضرت
صلعم کو مع اصحاب ایسے حال سے داخل مسجد الحرام کرادیا کہ آمنین محلقین رؤسہم ومقصرین تھے کہ یعنے امن
پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور حق تعالے نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے
بدلا اُس امر کا دلایا کہ انھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حقتعالے نے آمنین فرمایا ہی والحرمات
قصاص یعنے جمیع امور محترمہ مین بدلا ہی اور حرمت بدلا ہی حرمت کا فرماتا ہی حق تعالے کہ اگلے ذیقعدہ
شہر حرام مین مشرکین نے تجکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا ابکے ذیقعدہ شہر حرام مین حقتعالے نے
تجکو اُنسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو
پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اُس عرصہ مین حقتعالے نے خالد بن الولید کے دلمین رغبت اسلام ڈالی کہ
اُسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر یک ذو العقل صاحب
شعور کے یہ امر واضح تر ہو کہ محمد نہ ساحر ہو نہ شاعر ہو وہ ہر آئینہ کلام اُسکا کلام رب العالمین ہو پس ہر ایک اہل خرد
پر حق وواجب ہو کہ اُسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد رض کی سنکر گھبرایا اور کہنے لگا

اے خالد تو بددین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکن مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تر اسکے نتھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا اپنی زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اُسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون اے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت ہی جاہلیت کی یعنے جب تک اسلام کا علم و یقین نتھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہو چکا تو واللہ اب مین مسلمان ہو گیا و بعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجکو پہونچی ہی کیا سچ ہی خالد نے کہا تجکو میری کیا خبر پہونچی ہی اُسنے کہا مجکو خبر پہونچی ہی کہ تو آل محمد کو مجھپر قوت و مدد بھیجتا ہی (یعنے مال بھیجے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجکو اُنسے صلہ رحم اور قرابت ہی تب ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہی لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہی وہ سچ ہی تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی علے رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اُس شخص کے جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادہ قتل اُسکے) یکایک اُسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا اے ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہی کہ تیری اس حرکت سے مجکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہی مین بھی کہون اور مین بھی اُسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اُس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی راے مین آئی ہی حالانکہ یہ دستور کل قریش کا ہی کہ کل امور مین اپنی راے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ یہ سال نگذرے گا یہان تک کہ سارے اہل مکہ اُسکی متابعت کرین گے تب ابوسفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین اگر مومن و مصدق ہوا الیس یہ حدیث و حکایت عمری کی تھی

قصۂ موتہ جو زمین ہی اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو ایک لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ کیا اور اہل موتہ اُن دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثہ الکلبی کو کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابیطالب ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو جاوے تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ ہو گا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

روم بھی تھے پس قتال شدواقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین پھرآئے
اور پانی سے سیراب ہوے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منہ پر مارا
یعنے گھوڑے کو چھیڑکر یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام پہونچا تا تحقیق کہ مین نے تو
اپنی جان کو لشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اُنکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اُس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہوگئے بعد ازان عبداللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھالیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اُس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھراپنے
نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی
کہ البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنے تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہے
چنانچہ گھوڑے سے اُترکر قوم کو نیزے مارے آخر وہ شہید ہوے تب خالد بن الولید اُٹھہ کھڑے ہوے اور
علم اُٹھالیا اور اُسی علم سے قوم کو نیزے مارنے لگے یہان تک کہ حق تعالے نے انھین پر فتح کردی اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آینہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک مرد کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنے اب فلان
شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ
حق سبحانہ تعالے نے تمھارے یارون کو نصرتمند کیا اور فتح ہاتھہ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس
روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا

حکایت مُقاتلہ حلفاے بنی اُمیہ با حلفاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالت مآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے حلیف
وہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف وہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادہ قتال ہوے تب بنوامیہ نے
کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر خلفاے
بنی سوار ہوکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُپر نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھہ بدیل بن
ورقا بھی تھا اُسنے کہا اللّٰھم انی ناشد محمداً حلف ابینا وابیہ الاتلدا ثم اسلمنا ولم تنزع یدًا یعنے اے
پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے اباء اور آبار محمد کے قسم اس بات کی کہ تو کسی سے
پیدا نہین اور قسم ہی اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا وحال آنکہ ہمنے کچھ عوض نہین لیا یعنے جسطرح ہمارے
باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوے تھے مین اسیطرح محمد سے قسم کرتا ہون اور
قسم تیری ذات کی ہی جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھسے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون مین

اسلام قبول کرونگا وحال آنکہ ہمنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ نصرتکا اُسوقت پر
کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اُنھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین جب منقضی ہوجاوین چنانچہ
یہ خبر ابو سُفیان کو پہونچی اور اُن دنون ابو سفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیمابین ابو سُفیان وہرقل سُلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابو سفیان سے کہا کہ تجھے خوشی ہو اس بات کی یعنے مجھے منظور ہی کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے
ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اُس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہی ابو سُفیان نے
کہا علی الخبیر سقطت یعنے تو نے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہی پوچھ مجھ سے کیا پوچھتا ہی اور اُسکے
کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہی ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہی یا کذاب ہی ابو سُفیان نے کہا وہ
کذاب ہی ہرقل نے کہا پھر تیرہ وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہی ابو سُفیان نے کہا واللہ وہ ہمسے سوا
ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے دوبار
لڑے سو ایکبار جو ہمنے محمدؐ سے قتال کی تو البتہ ہمنے اُسکا منہ توڑا اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ
ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحابؓ کے کھودی تھی
ہرقل نے کہا اے ابو سفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہی بلکہ کذاب یہ وہ ہوتا ہی کہ جب وہ خروج کرتا ہی تو وہ مثل
شعلہ کے مشتعل ہوتا ہی اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہی یہان تک کہ حقتعالے یکبارگی اسکو ہلاک کردیتا ہی اور
مین یون سُنتا ہون کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہی اور کبھی تم اُسپر غالب آتے ہو اور اے ابو سُفیان آخر وہ
تمکو کس بات کا حکم کرتا ہی اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہی اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہی کہ تحنی ظہر فی النہار کما
تحنی النساء یعنے ہم جھکین صبح شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہی ہرقل نے کہا یہ ہیئت
نماز و بندگی خدا کی ہی اور وہ قوم اچھی نہین ہی جو بندگی نہین کرتی ہی اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہی
کہ ہم ہر سال اپنے مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابو سُفیان یہ زکوۃ ہی کہ البتہ ہم بھی مامور
ہین کہ لوگون سے خراج لیوین اور لوگون کو وہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہی مردہ
و مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھی چیز نہین ہی کیا تمھارا یہ قول نہین ہی
کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے
ابو سفیان یہ مرد صالح ہی چاہیے کہ اُسکی پیروی کرو اور اُس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار
نکرو وہ لوگ افعل و اقبح الناس ہین یعنے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ اپنے انبیاؑ سے لڑائی کرتے ہین
ولیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہی تو عہد شکنی بھی کرتا ہی ابو سُفیان نے

نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابو سفیان نے کہا کہ ہمنے اُس سے دو برس کا
عہد لیا ہی کہ بعض ہمارا البعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اُنکے عہد امان لیا گیا ہی اور
اب یہان مجھے خبر پہونچی ہی کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفوں سے لڑائی کی ہی اور ہماری قوم نے اپنے
حلیفون کی اعانت کی ہی پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مددمان کی ہی
لہذا وہ چاہتا ہی کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان اگر یہی بات
ہی جیسے تو نے مجھسے بیان کی ہی تو اُس سے تمہین عہد شکنی مین اولے تر ہو کہ تمنے اُسکے حلفا سے قتال کرنے
کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا ای ابو سفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا مرتبہ کیسا ہی اور کیا اُسکی منزلت
ہی اُسنے کہا واللہ وہ ہم مین بلندی پر ہی یعنے عالی رُتبہ ہی یہ سُنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا
تجھسے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور امر واقعہ اُسکا تو مجھسے بیان کرے درحال آنکہ البتہ مین نے
دریافت کر لیا تیری بات تو نسے کہ ہر آینہ حق تعالٰے نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اُنکے قوم کی
تونگری و برتری مین یعنے جو اُس قوم کے تونگرون اور برترون مین ہو تب ابو سفیان نے یہ بات
سنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنے عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ
وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اُسوقت اہل مکہ نے اُسکو مامور کیا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر پھر تجدید حلف کی کرے یعنے تازہ حلف لیوے تب سفیان
مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل
و حاجب ہو گئے تب ابو سفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوے ہو درحال آنکہ وہ میرا
بھتیجا ہی چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اُسکو یعنے اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیئے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپ کے تھا اُسکی تجدید حلف
کرون یعنے عہد تازہ کرون آپ نے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمھارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی
ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی لات و عزّی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قایم ہین
ابو سفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپکے حلیفون نے کیا ہی
شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اُسکا سُنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اس ہنسنے سے ابو سُفیان جان گیا کہ آنحضرت
صلعم ضرور اپنے حلیفونکی نصرت کرنے والے ہین تب ابو سُفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

۵ ما ارانی الا راجعا بنابر بعض نسخہ ما ارانی الا راجعا یعنے مین نہین دیکھتا ہون مجکو مگر رجوع کرنے والا طرف اسلام کے ۱۲

اور بولا اے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون یعنے قریش کے لئے حلف عہد کیون نہین لیتا ہی
ابوبکر نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمان رضؓ سے
مخاطب ہو کر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اُنھون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اُسنے کہا کیا وجہ ہی عثمان رضؓ نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا ورسول کو بہتر ہی تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلہ قرابت اُنکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اُسکو خدا نے
باقی نہ رکھا اور جو صلہ رحم تھا اُسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہی
اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجکو اپنی زندگانی کی
البتہ مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو ہمسے باتین کرتا تھا مگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری
وجرات کرتا تھا پس اے عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمر رضؓ نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا ورسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد آنکہ اُن موذن نے اذان دی اور
انحضرت صلعم کے لیے ایک کاسۂ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوے تو
اصحاب نے بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالا یا بایمعنی کہ خوش بو سونگھا اُسوقت
ابوسفیان نے کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہین دیکھا البتہ مابین زمین فارس کے
بہت پھرا ہون اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنے قدیمی ہی اور اُسکے
بادشاہ کو بھی دیکھا پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آینہ اصحاب اُسکے کثافت
دھوئی ہوئی اُسکے ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اُسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اُس سے اپنا منہ دھوتے
ہین پس ابوسفیان مشاہدہ اس سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنے پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اُنکے سجدہ کے
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا ابیکم یعنے کہنے لگا مین تمسے اپنے باپ کی
قسم کھاتا ہون یعنے باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہی پھر جب آن حضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب ابوسفیان
نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپنے فرمایا
اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالےٰ بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ رضؓ
بنت رسول صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ رضؓ آیا ہو سکتا ہی کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران و دو شیزگان سے مشہور ہو یعنے اُنمین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ نے فرمایا

امی ابوسفیان وہ کون سی بات ہی اُسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان و پناہ دے اور دلادے یہ سنکے حضرت فاطمہ رضہ نے جواب دیا کہ قسم ہی مجکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوے اُنپر جرأت کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا بل لا اعدمک کہ مین تجکو گم نکرونگا یعنے مین تجکو نچھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دسکتی ہی کیونکہ خواہر تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ وہی کا کیا تھا و حال آنکہ تیرا باپ اُسکے قتل کا حکم کرچکا تھا پس اُسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اُسکے شوہر کا چھوڑدیا گیا باوجود پیش کرنے ابوسفیان کے اس نظیر کو مگر حضرت فاطمہ رضہ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رضہ سنا تو متوجہ ہوا طرف حسن اور حسین کے و حال آنکہ یہ دونون صاحب ادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین مگر اُن دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو درینصورت البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنے الزام قایم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اُنکی والدہ نے جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہی بقاے پروردگار کی مین نے تمہارے کیسون اور اشرافون اور عورتون سے کلام کیا یہان تک کہ تمہارے بچون سے کلام کیا پر تمہارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر موافق دل ایک آدمی کے یعنے تم سب ایک دل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض و مزاحمت کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا و بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اُسنے کیا کیا ہی لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود و نامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اُسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے متحمل کیا ہی ۔

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے وناگاہ ہمراہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اُسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے ایک نامہ لکھا کہ بتحقیق محمد صلّے اللہ علیہ وسلم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہی اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ اُنکا تمپر ہی پس تمکو بھی حذر لازم ہی یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے اُس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا عازم مکہ روانہ کیا اور حال یہ ہی کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اُسکو کچھ دیکر نامہ بھی اُسیکے ہاتھ بھیجا